متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

(جلد سوم)

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

نام کتاب ــــــــ خطبات متکلم اسلام (جلد سوم)

نام مصنف ــــــــ محمد الیاس گھمن

بار اشاعت اول ــــــــ ستمبر 2013ء

تعداد ــــــــ 1100

مطبع ــــــــ دار الایمان پرنٹرز

باہتمام ــــــــ احناف میڈیا سروس

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

0321-6353540

دار الایمان 17-فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

0423-7350016 ◆ 0321-4602218

دار الایمان دوکان نمبر 11 ماشاء اللہ مارکیٹ نزد تبلیغی مرکز

گیٹ 5 رائیونڈ 0335-7500510

For Download

www.ahnafmedia.com

بیس رکعات تراویح مسنون ---------------------------------------21

مقام: فاروق آباد، شیخوپورہ

تمہید ---------------------------------------22
رمضان کی دو اہم عبادات ---------------------------------------23
رمضان کی عبادت کی فضیلت ---------------------------------------23
عالم کی ذمہ داری ---------------------------------------24
عوام کا فرض ---------------------------------------25
جس کا کام اسی کو ساجھے ---------------------------------------25
اھل الذکر فرمانے کی وجہ ---------------------------------------27
کامیابی پورے دین پر چلنے میں ---------------------------------------28
تراویح اور مسلک اہل السنۃ ---------------------------------------28
کیا بیس رکعات تراویح فاروق اعظم کی سنت ہے؟ ---------------------------------------29
تراویح اور عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ---------------------------------------29
اہل السنت بیس تراویح کیوں پڑھتے ہیں ---------------------------------------30
عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیس رکعات تراویح ---------------------------------------31

www.ahnafmedia.com

دلیل نمبر ا ---32
دلیل نمبر2 ---32
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ------------------------------33
حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح --------------------33
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح --------------------35
روایت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ امور ----------------------37
حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دانائی ------------------------37
صحابہ کرام اور بیس رکعات ------------------------------------38
حضرت عطاء بن ابی رباح اور بیس رکعات تراویح -------------------38
حضرت ابراہیم نخعی اور بیس رکعات تراویح -----------------------39
علامہ ابن تیمیہ اور بیس رکعات تراویح --------------------------39
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے صحابہ کا دعا مانگنا ----------40
اہل مکہ اور بیس رکعات تراویح --------------------------------41
اہل مدینہ اور بیس رکعات تراویح -------------------------------41
بیس رکعات تراویح اللہ کے پیغمبر کی سنت ہے ----------------------43
غیر مقلدین سے سوال --44
صحابی قائد کی حیثیت سے -------------------------------------45
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مہینہ تراویح کیوں نہ پڑھی؟ ----------46
اس امت کے تہتر فرقے ---------------------------------------46
بیس رکعات تراویح کس کا مسلک ہے؟ ---------------------------48

www.ahnafmedia.com

بیس رکعات تراویح پر دلائل دینے کی وجہ ---------------------------48
رمضان اور صبر --49
صبر والا کون؟ --49
تراویح آٹھ سنت ہیں یا بیس؟ -------------------------------------50
مثال ---50
دعا: ---51

امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنا -------------------------------------53

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

تمہید: ---54
ترک قراءۃ خلف الامام اور قرآن ---------------------------------55
علامہ ابن تیمیہ اور ترک قراءۃ خلف الامام --------------------------56
رسول اللہ کا سورۃ فاتحہ کو قراءۃ شمار کرنا --------------------------58
خلفاء راشدین اور قراءۃ سورۃ فاتحہ ---------------------------------59
کیا امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے؟ ------------------------------59
دلیل اول ---59
دلیل ثانی ---60
دلیل ثالث --60
خلاصہ روایات --60
ترک قراءۃ خلف الامام ---61
دلیل اول ---61

www.ahnafmedia.com

دلیل ثانی ---------- 62
دلیل ثالث ---------- 62
دلیل رابع ---------- 63
فعل رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام ---------- 63
دلیل اول ---------- 63
دلیل دوم ---------- 64
دلیل سوم ---------- 64
روایات کا خلاصہ ---------- 65
وہاڑی میں غیر مقلد کا فرار ---------- 65
عبد الحکیم میں غیر مقلدین کا مناظرہ سے فرار ---------- 66
تقریر رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام ---------- 67
دلیل اول ---------- 67
دلیل دوم ---------- 68
دلیل سوم ---------- 68
خلفائے راشدین اور ترک قراءۃ خلف الامام ---------- 69
دلیل چہارم ---------- 69
تابعین اور ترک قراءۃ خلف الامام ---------- 69
حضرت ابراھیم نخعی اور ترک قراءۃ خلف الامام ---------- 69
سوید بن غفلہ اور ترک قراءۃ ---------- 70
خلاصہ کلام ---------- 70

www.ahnafmedia.com

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب ---------------------------------71
جواب دلیل اول ---72
دوسری دلیل اور اس کا جواب ------------------------------------73
مثال ---76
تیسری دلیل اور اس کا جواب -----------------------------------77
جواب دوم --78
ذہبی زماں یا کذاب دوراں ------------------------------------79
حالات رواۃ ---79
امام ترمذی کے نزدیک متشدد کون --------------------------------79
نماز میں آمین آہستہ کہنا ---------------------------------------81

بمقام: دار العلوم شاہدرہ، لاہور

تمہید --82
آمین دعا ہے قرآن کریم سے ثبوت -------------------------------82
دوسری دلیل بخاری سے ---------------------------------------84
دعا کے متعلق قرآن کا حکم -------------------------------------84
امام رازی اور آمین بالسر --84
عمل رسول اور آمین باالسر -------------------------------------86
دلیل دوم --86
دلیل سوم ---87
دلیل چہارم ---87

www.ahnafmedia.com

خلفاء راشدین اور آمین بالسر --------------------------------------89
تابعین کرام اور آمین بالسر ---90
اعتراض --91
جواب --91
حضرات وائل کی حدیث ایک نظر میں -------------------------------93
آمین بالجہر تعلیماً تھی ---93
اعتراض --95
جواب --95
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر ----------------------------96
اثر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا جواب ------------------------------97
جواب اول --97
جواب دوم --97
برزخ کیا ہے --99

بمقام: پیر محل، ٹوبہ ٹیک سنگھ

تمہید --100
وجود انسانی کی برکت ---101
وجود انسانی کا مقصد ---101
اعتراض --102
جواب --102
سبب اصلی اور سبب ظاہری --103

www.ahnafmedia.com

سبب اور مقصد میں فرق -- 103
مثال -- 104
ہر حال میں معبود تو ہی -- 106
ہر حال میں مقام ادب ہے -- 106
تیرے لیے ہے وجود ملائک -------------------------------------- 107
مخلوق کی دو قسمیں -- 108
اعلیٰ مقام بشریت میں ہے -- 109
برکت اور کثرت -- 110
برکت اور کثرت میں فرق -- 111
ہمیں فخر ہے تیری اقتدا پر -- 111
عقیدہ بشریت اور امام اعظم -------------------------------------- 112
ہمارے نبی بڑی شان والے -- 113
حیات کسے کہتے ہیں؟ -- 113
ظاہراً زندہ حقیقت میں مردہ -- 115
دلیل -- 115
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی -------------------------- 116
عذاب وانعام میں برابر -- 117
روح اور جسم کی مثال -- 117
جنت کا باغ -- 118
روح پر تکلیف کی مثال -- 119

www.ahnafmedia.com

جمائی کا علاج -- 120

روح کے معاملہ کا بدن پہ اثر -- 121

مثال اول -- 121

مثال دوم -- 121

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟ -- 122

مثال سوم -- 122

یہ تیرے پر اسرار بندے -- 123

حیات دنیوی اور حیات برزخی میں فرق -- 124

مثال -- 124

عام مومن اور شہید میں فرق -- 127

شہید اور نبی کی حیات میں فرق -- 128

حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی -- 128

حیات انبیاء پر مثال -- 129

انبیاء کی میراث کیوں نہیں ہوتی -- 130

خمیر پیغمبر اور عقیدہ حیات النبی -- 130

ایک عاشق صادق دربار نبوت میں -- 131

شفاعت پیغمبر آج بھی -- 132

آرام گاہ صاحب جود وکرم -- 133

عقیدہ اہل السنت والجماعت -- 134

عقیدہ حیات پر اشعار سے استدلال -- 134

www.ahnafmedia.com

بے آسروں کا آسرا -- 135
مولانا امین صفدر اوکاڑوی اور بریلوی ماسٹر ------------------------ 135
دعا بعد از جنازہ -- 137
مثال -- 137
مماتیوں کے ایک ڈھکوسلے کا جواب ------------------------ 138
ایک شبہ کا ازالہ -- 139
حیات پیغمبر اور اصحاب پیغمبر ------------------------------ 139
مثال -- 141
مثال ثانی -- 141
امام اہل السنت اور عقیدہ حیات النبی ------------------------ 142
مسیح ہدایت اور قادیانیت ------------------------------ 142
سلام کا جواب -- 143
آج توبہ کر لو -- 144
دعا -- 145
سوالوں کے جوابات -- 146
علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ -- 157

بمقام: دارالعلوم شیخ زکریا، ترنول، اسلام آباد

خطبہ -- 158
درود شریف -- 158

www.ahnafmedia.com

تمہید ---------- 158
عقیدہ حیات الانبیاء اتفاقی عقیدہ ہے ---------- 159
کچھ ہم سے سنا ہوتا ---------- 160
نماز میں پگڑی پہننا ---------- 161
بخاری اور مصافحہ دو ہاتھ سے ---------- 161
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا ---------- 161
چیلنج ---------- 162
مولانا سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی ---------- 163
حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ---------- 163
مولانا رشید احمد گنگوہی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 163
حضرت شیخ الہند اور عقیدہ حیات النبی ---------- 164
حضرت سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی ---------- 164
حضرت تھانوی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 165
حضرت مدنی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 165
حضرت قاری طیب قاسمی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 165
علامہ شبیر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 165
مولانا ظفر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 166
حضرت شیخ زکریا اور عقیدہ حیات النبی ---------- 166
علامہ کاندھلوی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 166
فتاوی دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی ---------- 167

www.ahnafmedia.com

مفتی کفایت اللہ اور عقیدہ حیات النبی ---------- 167
مولانا عبد الرحیم اور عقیدہ حیات النبی ---------- 167
مولانامفتی محمود اور عقیدہ حیات النبی ---------- 168
مولانا محمد علی جالندھری اور عقیدہ حیات النبی ---------- 169
مفتی رشید احمد لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 170
فتاوی حقانیہ اور عقیدہ حیات النبی ---------- 170
حضرت درخواستی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 171
مولانا منظور نعمانی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 171
حضرت مفتی محمد شفیع اور عقیدہ حیات النبی ---------- 172
مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 172
مولانا خیر محمد جالندھری اور عقیدہ حیات النبی ---------- 173
مولانا یوسف لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی ---------- 174
دیوبندی کون ہیں ---------- 175
عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجماعی عقیدہ ---------- 175
تحفظ ختم نبوّت اور علمائے دیوبند ---------- 177

ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا

خطبہ ---------- 178
درود شریف : ---------- 178
اشعار ---------- 178
تمہید ---------- 179

www.ahnafmedia.com

پالیسی قیادت کا کام ہے -- 180
مرزا قادیانی کی کرشمہ سازیاں ------------------------------------ 180
مرزا کے کفر پر سب سے پہلا فتوی ------------------------------ 181
علمائے لدھیانہ اور علمائے دیوبند کا موقف ------------------------ 182
انگریز کا خود کاشتہ پودا -- 183
نبی نے خود جواب کیوں نہیں دیا؟ -------------------------------- 184
اعلان نبوت اوردفاع خداوندی ---------------------------------- 185
نمائندہ خدا اور نمائندہ مصطفی ----------------------------------- 185
دفاع مصطفی اور خدا -- 187
نظام خداوندی اور ورثاء نبوت ----------------------------------- 188
کردار علماء دیوبند --- 188
شاہ جی بیان لمبا ہو گیا! -- 189
صدق ووفاکے پیکر کا اعلان نبوت --------------------------------- 190
نبوت کی ذات اور مولوی کی بات -------------------------------- 191
نبی کا بدن بھی محفوظ -- 192
نبوت کے جسم کی مٹی --- 193
مسئلہ تدفین نبوت --- 193
نبی کا روضہ جنت -- 194
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا ------------------------------ 194
قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ ----------------------------------- 195

www.ahnafmedia.com

دفاع نبوت فرض ہے ---------------------------------- 195

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ---------------------------------- 197

{دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں مسئلہ کی تنقیح

اور اعتراضات وشبہات کے مدلل جوابات}

بمقام: مدرسہ انوار الاسلام، نارووال

درود شریف ---------------------------------- 199

تمہید: ---------------------------------- 200

یہ تجھے زیبا نہیں ہے ---------------------------------- 200

دلائل عقلی ونقلی میں فرق ---------------------------------- 200

علمی اختلاف کا مطلب ---------------------------------- 201

عقیدہ حیات النبی کا اختلاف اجتہادی نہیں ---------------------------------- 202

بدعت اور سنت کا اختلاف ---------------------------------- 202

مثال ---------------------------------- 203

مبتدع فی العمل کا حکم ---------------------------------- 203

غیرت مند بیٹا ---------------------------------- 203

اختلاف ہوتا ہی علمی ہے ---------------------------------- 204

علمی مسئلہ کا معنی ---------------------------------- 204

نبی اور امتی کی نیند میں فرق ---------------------------------- 206

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ کا معنی ---------------------------------- 207

www.ahnafmedia.com

مثال -- 208
سماع موتی اور بخاری -- 208
وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر -------------------------- 209
نوم نبی اور اختلاف ملائکہ -- 210
نبی کی اور امتی کی موت میں فرق ---------------------------------- 211
جنت کا باغ --- 211
جہنم کا گڑھا -- 212
آمدم بر سر مطلب -- 213
اعادہ روح اور موقف امام اعظم ------------------------------------ 213
ایمان بالغیب -- 213
خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ------------------------------------ 214
نیند پر موت کا اطلاق -- 215
مثال ثانی --- 216
پر امید رہنا اے ساتھیو! -- 217
نبی اور نبی الانبیاء میں فرق -- 218
حیات دنیوی اور اخروی -- 218
عام آدمی اور نبی کی حیات میں فرق --------------------------------- 219
مماتیوں کے دھوکے کا جواب -------------------------------------- 219
عذاب قبر مع الجسد -- 220
اتحاد اہل السنت کا خالص اسٹیج ------------------------------------ 221

www.ahnafmedia.com

موقف اتحاد اہل السنت -- 222
نشانہ بہدف -- 222
عام مردے اور نبی کی سماع میں فرق -- 223
سونے والوں میں فرق کی مثال -- 224
چیلنج -- 225
کافر، مومن اور نبی کی سماعت میں فرق -- 225
مومن، کافر اور نبی کی حیات میں فرق -- 225
نبی اور شہید کی حیات میں فرق -- 226
دلیل اول: -- 228
دلیل ثانی -- 228
معراج النبی اور صداقت صدیق -- 228
مماتیوں کے اشکال کا جواب -- 229
مماتی ڈھکوسلے کا جواب -- 230
جنت سے اعلیٰ جنت -- 231
مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ -- 232
صحابہ کرام اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم -- 233
حضرت امی عائشہ اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم -- 233
مثال -- 233
آپ پر امید رہیں -- 234
کیفیت پر بحث نہیں -- 235

www.ahnafmedia.com

ایمان بالغیب کی مثال -- 235

مثال -- 236

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم ---------------- 237

شہید فی اللہ اور شہید فی سبیل اللہ ---------------------------- 237

دلیل دوم -- 238

دلیل سوم -- 238

ایک اشکال کا جواب -- 238

ایک شبہ کا ازالہ -- 239

مثال -- 239

جسد پیغمبر کا محفوظ ہونا ------------------------------------ 240

نبی کو رزق کا ملنا -- 241

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر ------------------------ 241

سماع عند القبر -- 241

چیلنج -- 242

مسیح ہدایت کی نشانیاں -- 242

علمی مجلس کی مثال -- 243

دودھ کی تعبیر علم ہے -- 244

یہاں دودھ خالص ہے -- 246

دنیا اور جنت کی مٹی میں فرق ---------------------------------- 247

مثال -- 247

www.ahnafmedia.com

مثال ثانی -- 247
حضرت نانوتوی اور نبی کی حیات --- 248
نبی کی موت ساترِ حیات --- 249
ایک مغالطہ کی اصلاح --- 249
نبی کی حیات ازلی نہیں ابدی ہے --- 250
دربار نبوی کے سائے میں -- 251
امام اعظم نبی کا عاشق -- 251
مسئلہ توسل --- 252
صحبت نبوت کی برکت -- 253
آج دلیل دیکھیں گے -- 253
نفقہ اور سکنیٰ --- 255
مثال -- 255
دیوبند کا عقیدہ مسجد نبوی میں --- 256
حیات فی القبر پر اجماع صحابہ --- 257
1957ء سے پہلے حیات النبی کا منکر کوئی نہیں --------------------------------------- 258
دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ---------------------------- 258
جامعہ اشرفیہ اور عقیدہ حیات النبی --- 258
دارالعلوم کراچی اور عقیدہ حیات النبی -- 258
جامعۃ الرشید اور عقیدہ حیات النبی --- 259
مسیح ہدایت اور قادیانی ملعون --- 259

www.ahnafmedia.com

ملفوظ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ ---------------------------- 260
روضہ مبارک سے حضرت مدنی کے سلام کا جواب ------------------ 261
اہل حق کی قبور سے خوشبو کی وجہ ---------------------------- 261
منکرین اجماع امت کی سزا ---------------------------------- 262
منکر حیات النبی خارج از اہل السنت ہے ------------------------ 263
مماتیوں کے ایک دھوکہ کا ازالہ ------------------------------ 263
حضرت علامہ حیدری رحمہ اللہ کا چیلنج -------------------------- 264
سوالات کے جوابات -------------------------------------- 265
دعا -- 278

www.ahnafmedia.com

بیس رکعات تراویح مسنون

مقام: فاروق آباد، شیخوپورہ

www.ahnafmedia.com

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

سورۃ البقرہ پارہ نمبر 2 آیت نمبر 183

عن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

نسائی جلد اول صفحہ 308

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو اور میرے محترم نوجوان دوستو اور بھائیو! میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ تلاوت کی ہے، اور ذخیرہ احادیث میں سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مبارک حدیث

www.ahnafmedia.com

تلاوت کی ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے رمضان کی فرضیت کا اعلان کیا اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک حدیث میں رمضان کی فرضیت کا اور رمضان کی رات کی تراویح کا اعلان فرمایا۔ اللہ رب العزت نے رمضان المبارک میں دو عبادتیں وہ عطا فرمائی ہیں جو رمضان کے علاوہ نہیں ہوتیں رمضان کے علاوہ آپ فجر کی نماز پڑھتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، عصر، مغرب، عشاء کی نماز پڑھتے ہیں رمضان کے علاوہ اگر زکوۃ فرض ہو ادا کرتے ہیں یہ سارے اعمال آپ کرتے ہیں۔

رمضان کی دو اہم عبادات

مگر رمضان میں ایک عبادت دن کی ہے اور ایک عبادت رات کی ہے رمضان صرف دن کا نام نہیں ہے رمضان صرف رات کا نام نہیں ہے رمضان دن کا بھی کا نام بھی ہے اور رات کا نام بھی ہے اللہ رب العزت نے دو عبادتیں انسان کو صرف رمضان میں عطاء کی ہیں ان میں سے ایک عبادت فرض ہے اور ایک عبادت سنت ہے۔ فرض عبادت کو روزہ کہتے ہیں اور سنت عبادت کو رات کی تراویح کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے روزے اور رات کی تراویح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

رمضان کی عبادت کی فضیلت

حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ تعالی فرض صیامہ علیکم اللہ نے تم پر روزہ فرض قرار دیا وسننت لکم قیامہ میں نے رات کی تراویح کو سنت قرار دیا فمن صامہ جو دن کا روزہ رکھے وقامہ اور رات کو تراویح پڑھے ایمانا واحتسابا وہ اللہ کے اوپر

ایمان بھی رکھتا ہو اور نیت درست ہو خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ اللہ اس کو گناہوں سے یوں پاک کر دیتے ہیں کہ جیسے انسان ماں کے پیٹ سے پیدا ہو تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

نسائی جلد اول صفحہ 308

تو دو عمل گناہ سے صاف کرتے ہیں مگر عمل کون سے ہیں؟، دن کا روزہ، رات کی تراویح۔ یہ دو عبادتیں ہمارے ذمہ ہیں اگر کوئی مسلمان دن کو روزہ رکھتا ہے مگر رات کو تراویح نہیں پڑھتا یہ جرم کرتا ہے اگر رات کی تراویح پڑھتا ہے مگر دن کو روزہ نہیں رکھتا یہ مسلمان بھی جرم کرتا ہے۔

عالم کی ذمہ داری

عالم کے ذمہ ہے دونوں چیزیں بیان کرے جو عالم رمضان کا روزہ بیان نہیں کرتا وہ گونگا شیطان ہے جو دن کا روزہ بیان کرتا ہے رات کی تراویح نہیں بتاتا یہ بھی شیطان اخرس اور گونگا شیطان ہے۔ عالم کے ذمہ ہے پوری عبادت بیان کرے پورا مسئلہ بیان کرے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا صحیح ابن خزیمہ میں روایت موجود ہے۔

صحیح ابن خزیمہ جلد نمبر 3 صفحہ 191

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے فضائل رمضان میں جو پہلی حدیث بیان کی سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان

فضائل اعمال صفحہ 636

شعبان ختم ہو رہا تھا رمضان کا آغاز تھا شعبان کا آخری دن تھا اللہ کے پیغمبر

www.ahnafmedia.com

نے صحابہ کو جمع کیا اور حضور نے خطبہ ارشاد فرمایا یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک تھا جب بھی کوئی اہم مسئلہ ہوتا تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مسجد نبوی میں جمع فرماتے اور پھر مسائل شریعت بیان فرماتے۔

عوام کا فرض

اگر مسجد موجود ہو رمضان کی آمد پر مولوی مسئلہ بیان نہیں کرتا یہ غلط کرتا ہے اگر عید کے موقع پر مسئلہ بیان نہیں کرتا تو غلط کرتا ہے اگر فصل آتی ہے عشر کے مسائل بیان نہیں کرتا تو جرم کرتا ہے۔ عالم کے ذمہ ہے مسئلہ بیان کرے عوام کے ذمہ ہے مسئلہ پر عمل کرے۔ ایک عالم کے ذمہ کام ہے ایک عوام کے ذمہ کام ہے عالم کے ذمہ کام ہے کہ تحقیق کرے، دلائل سے مسئلہ بیان کرے، عوام کے ذمہ ہے اعتماد کرے اور مولویوں کی بات کو مان لے۔

جس کا کام اسی کو ساجھے

ہر آدمی کا الگ الگ کام ہے ایک عالم کے ذمہ کام ہے ایک عوام کے ذمہ کام ہے۔ علماء کے کام میں عوام مداخلت مت کرے اور عوام کے کام میں مولوی مداخلت مت کرے۔ اس لیے ایک کام میرے ذمہ ہے میں نے قرآن حفظ کیا ہے میں آپ کو حفظ پڑھاؤں گا میں نے تجوید پڑھی ہے میں آپ کو پڑھاؤں گا میں نے چودہ سال مسائل پڑھے ہیں میں آپ کو مسائل کا درس دوں گا۔

لیکن عوام میں ایک ڈاکٹر ہوگا وہ کلینک کھول کر بیٹھ جائے گا، ایک آدمی زرعیات کا کام کرے گا وہ دواؤں کا کام کرے گا ایک آدمی دکان پر بیٹھے گا وہ تولیہ اور بنیان بیچتا رہے گا۔ تو جو تولیہ بیچتا ہے وہ اپنا کام کرے، جو ڈاکٹر ہے وہ اپنا کام کرے، جو وکیل ہے وہ اپنا کام کرے، جو پروفیسر ہے وہ اپنا کام کرے، دکان دار اپنا کام کرے اور

www.ahnafmedia.com

مولوی اپنا کام کرے۔ آپ مسائل میں مداخلت مت کریں اور مولوی آپ کی حکمت میں مداخلت مت کرے آپ مسائل میں مداخلت مت کریں اور مولوی آپ کی دکانداری میں مداخلت مت کرے، ہاں جائز اور ناجائز بتلانا یہ عالم کی ذمہ داری میں داخل ہے اس لیے خالق نے قرآن میں اعلان کیا:

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

پارہ نمبر14 سورۃ النحل آیت نمبر43

اگر تم لا تعلمون ہو اگر تم عالم نہیں ہو اگر تم لا تعلمون ہو اگر تم جاہل ہو اگر تم لا تعلمون ہو تم شریعت کا علم نہیں رکھتے فاسئلو اتو تم مسئلہ پوچھو تو تم کیا کرو؟ بولیں مسئلہ پوچھو، میں آپ کو مسئلہ سمجھانے کے لیے آیا ہوں تم سے چندہ مانگنے کے لیے نہیں آیا ہوں میں نے آتے ہی ان احباب سے کہہ دیا تھا کہ میں تو رمضان میں بیان کرنے سے بڑا ڈرتا ہوں حضرت مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے وہ فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں مولوی تھیلہ لے کر بازار میں سودا خریدنے بھی نہ جائے جب تھیلہ پکڑ کر جاتے ہیں تو لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید چندہ لینے کے لیے آرہا ہے حالانکہ وہ تو گھر کے لیے ٹماٹر اور مٹر لینے کے لیے نکلا تھا لیکن لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید بھیک مانگنے کے لیے آیا ہے۔

اگر میرا رمضان میں صبح فجر کے بعد درس ہو رات تراویح کے بعد درس ہو تو میں آپ سے چندہ نہیں مانگتا۔ یہ اعلان اس لیے کرتا ہوں جتنا بھی اچھا بیان کرو جتنے بھی دلائل دو آخر تک لوگ سمجھتے ہیں کہ ابھی آیا چندے کا اعلان، ابھی آیا، ابھی آیا، میں پہلے کہتا ہوں چندے کا اعلان نہیں ہوگا ان شاء اللہ مسائل بیان ہوں گے۔ اللہ رب العزت ہمیں دلائل کے ساتھ اپنا مسئلہ بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے {آمین}

www.ahnafmedia.com

ایک بات میری سمجھ سے بالاتر ہے مجھے سمجھ نہیں آتی شاید آپ کو سمجھ آتی ہو، دیکھیں دو باتیں الگ الگ ہیں ایک ہے اپنے مسلک کو بیان کرنا ایک ہے دوسرے کے مسلک پر کیچڑ اچھالنا دونوں میں فرق ہے ناں!

ہم نماز کتنی پڑھتے ہیں؟ پانچ اوقات! تو ہمیں پانچ اوقات بیان کرنے نہیں چاہییں؟ ہم رمضان کا روزہ رکھتے ہیں تو نہیں بتانا چاہیے؟ رات کو تراویح پڑھتے ہمیں نہیں بتانا چاہیے؟ ایک آدمی رمضان کا روزہ رکھتا ہے رات کو تراویح بیس رکعات پڑھتا ہے تو بیس پر دلائل دے، ایک آدمی آٹھ پڑھتا ہے وہ آٹھ پر دلائل دے، آٹھ والا اپنے دلائل دے، بیس والا اپنے دلائل دے، بیس والا آٹھ والے کو گالی مت دے اور آٹھ والا بیس والے کو گالی مت دے یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن ہمارے کچھ ناسمجھ حضرات کہتے ہیں نہیں مسئلہ ہی بیان نہ کرو۔ دلائل ہمارے ذمہ ہیں میں اس لیے عرض کر رہا تھا اللہ نے قرآن میں اعلان کیا ہے **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون** اگر تمہارے پاس علم نہیں ہے تو تم مسئلہ پوچھو اور مسئلہ پوچھ کر اس پر عمل کرو۔

اھل الذکر فرمانے کی وجہ

اور ایک بات میں کہتا ہوں اللہ کو قرآن میں کہنا چاہیے تھا اہل علم سے پوچھو رب نے اہل علم نہیں فرمایا بلکہ فرمایا **فاسئلوا اھل الذکر** اہل ذکر سے پوچھو اگر تم عالم نہیں ہو تو اہل علم سے پوچھو۔ رب کہتا ہے کہ اہل علم نہیں اہل ذکر سے پوچھو اہل ذکر کیوں فرمایا؟ اہل ذکر ایسے عالم کو کہتے ہیں جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو اس لیے رب نے فرمایا اگر تمہارے پاس مسئلہ نہ ہو تو ایسے عالم سے پوچھو جو شریعت پر عمل بھی کرتا ہو جب اس کے اپنے گھر میں ٹی وی ہے وہ تمہارے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا

www.ahnafmedia.com

جو خود حرام کھاتا ہے وہ تمہیں مسئلہ نہیں بتاسکتا اس لیے ایسے عالم سے مسئلہ پوچھو جو شریعت پر عمل بھی کرتا ہے۔

کامیابی پورے دین پر چلنے میں

تو میں یہ عرض کر رہا تھا رمضان میں دو عبادتیں ہیں ایک دن کی اور ایک رات کی، دن کی عبادت یہ رمضان کا روزہ ہے اور رات کی عبادت یہ رات کی تراویح ہے دن کی عبادت الگ ہے رات کی عبادت الگ ہے اگر آپ میں سے کسی نے تبلیغ کے ساتھ وقت لگایا ہو تو وہ میری بات جلدی سمجھیں گے اگر وقت نہیں لگایا تو اللہ توفیق عطا فرمائے۔ اب دو دو تین تین دن لگالو ہمارے بزرگ اعلان کرتے ہیں اللہ نے کامیابی پورے دین پر چلنے میں رکھی ہے کتنے دین پر {عوام۔ پورے دین پر} تو روزے رکھو آدھے یا پورے {عوام۔ پورے} اور تراویح بھی پوری پڑھو اور روزے بھی پورے رکھو اللہ نے پورے دین پر چلنے میں کامیابی رکھی ہے ناں۔

یہ تو نہیں کہ روزے پورے رکھ لو اور تراویح آدھی پڑھ لو۔ روزہ رکھو تو وہ بھی پورا تراویح پڑھو تو وہ بھی؟ {عوام، پوری} اب روزہ کتنا ہے؟ وہ ہم پڑھتے رہتے ہیں اور سنتے رہتے ہیں اس پر دلائل کی حاجت نہیں ہے ہر آدمی جانتا ہے۔

تراویح اور مسلک اہل السنۃ

تراویح کتنی ہیں؟ اہل السنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ تراویح بیس رکعت سنت ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت پڑھی ہیں۔

- ❖ خلیفہ راشد نے بیس رکعت پڑھی ہے۔
- ❖ صحابہ کرام نے بیس رکعت پڑھی ہے۔
- ❖ مکہ والوں نے بیس رکعت پڑھی ہے۔

www.ahnafmedia.com

❖ مدینہ والوں نے بیس رکعت پڑھی ہے۔

جب نبی بیس رکعت پڑھے تو تراویح بیس رکعت سنت ہو گی، خلیفہ راشد بیس رکعت پڑھے تو تراویح بیس رکعات سنت ہو گی ناں، اگر صحابہ بیس رکعت پڑھیں تو بیس رکعات سنت ہو گی ناں، اگر مکہ اور مدینہ والے تراویح بیس رکعات پڑھیں تو تراویح بیس رکعت سنت ہو گی۔ ایک ہے تراویح کے فضائل بیان کرنا وہ آپ سنتے رہتے ہیں اور آپ حضرات کے سامنے بیانات بھی ہوتے ہیں۔

کیا بیس رکعات تراویح فاروق اعظم کی سنت ہے؟

لیکن عموماً ہمارے حضرات میں ایک غلط بات یہ پھیلی ہے کہ کہتے ہیں بیس رکعات تراویح پڑھنا یہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے یہ بالکل جھوٹ ہے بیس رکعت تراویح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت نہیں ہے اللہ کے پیغمبر کی سنت ہے میں آگے جا کر عرض کروں گا کہ یہ جملہ کیسے لوگوں نے کہا کہ بیس رکعت تراویح فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ میں پہلے دلائل عرض کروں گا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کتنی پڑھی ہے؟

تراویح اور عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں ثابت ہیں یہ ذہن نشین کر لو:

1: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رات تراویح پڑھی۔

2: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کتنے وقت میں پڑھی۔

3: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات پڑھی ہیں۔

تراویح کتنی رات پڑھی ہے؟ اب یہ روایت جامع ترمذی میں موجود ہے یہ روایت سنن ابوداؤد اور سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں موجود ہے صحاح ستہ کی چار

www.ahnafmedia.com

کتابوں میں یہ روایت موجود ہے۔ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی ہیں کہتے ہیں۔ صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا۔

ترمذی جلد اول صفحہ 286

اللہ کے نبی نے دن کو روزہ رکھا لیکن رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہ پڑھائی حتی کہ رمضان کے 23 دن گزر گئے فلما کانت السابعة جب سات دن باقی رہ گئے اب ساتویں رات چھ دن باقی اور ساتویں رات 23 شب بنی ناں، کہتے ہیں اللہ کے نبی مسجد میں تشریف لائے قام بنا حضور نے ہمیں تراویح پڑھائی حتی ذهب ثلث الليل یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا جب اس کے بعد 24 شب آئی پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح نہیں پڑھائی پھر 25 شب آئی قام بنا اللہ کے نبی نے تراویح پڑھائی حتی ذهب شطر الليل حتی کہ رات کا آدھا حصہ گزر گیا تو اس کے بعد 26 شب آئی اللہ کے پیغمبر نے تراویح نہیں پڑھائی اب 27 شب آئی قام بنا حضور نے تراویح پڑھائی حتی خشينا ان يفوتنا الفلاح حتی کہ سحری تک حضور نے تراویح پڑھائی۔ پوری رات تراویح پڑھائی اب اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

1۔ اللہ کے پیغمبر نے تراویح تین رات پڑھیں، تیئیں، پچیس اور ستائیس۔

2۔ یہ معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تراویح پڑھی ہیں وہ پہلی رات تہائی رات تک دوسری رات نصف رات تک اور تیسری رات، رات کے آخری حصہ تک یہ پیغمبر کا عمل مبارک ہے۔

اہل السنت بیس تراویح کیوں پڑھتے ہیں

تیسری بات کہ اللہ کے پیغمبر نے تراویح کتنی پڑھی ہے؟ ہم اہل السنت

www.ahnafmedia.com

والجماعت بیس تراویح پڑھتے ہیں کیونکہ یہی سنتِ پیغمبر ہے۔

یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما پیغمبر کے حقیقی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ ہیں پیغمبر کے صحابی ہیں اور بہت بڑے عالم صحابی ہیں۔ ان کی روایت مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہے ابن ابی شیبہ کون تھا {عوام، امام بخاری کا استاد} بابا تم اپنے دلائل بھی نہیں سن سکتے؟ میں کسی کو برا کہہ رہا ہوں؟ میں کسی کو غلط کہہ رہا ہوں؟ جو تراویح تم روزانہ پڑھتے ہو اس تراویح پر دلیل بیان کرنا بھی کوئی جرم ہے؟ تم تراویح کتنی پڑھتے ہو؟ بولیے! {عوام بیس} کبھی تم سے کوئی بازار میں پوچھ لے بیس کیوں پڑھتے ہو کیا جواب دوگے پتہ نہیں، پھر تم مار کھاؤ گے ناں، میں کہتا ہوں جب بیس پڑھتے ہو تو بیس کی دلیل بھی یاد کرو ناں۔

میں نے آپ سے گزارش کی ہے اپنے مسلک کو بیان کرو اپنے مسلک کے دلائل یاد کرو یہ ہمارے ذمہ ہے اپنے مسلک کے دلائل یاد کرو مخالف کو نہ چھیڑو، نہ لڑو نہ جھگڑو، نہ فرقہ واریت پھیلاؤ لیکن اپنے دلائل تو تمہیں یاد کرنے چاہئیں ناں؟ اب میں بات کہنے لگا تھا کہ یہ روایت ابن ابی شیبہ میں موجود ہے۔

عمل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیس رکعات تراویح

اس کتاب کا نام ہے مصنف ابن ابی شیبہ۔ ان کا نام تھا ابو بکر یہ حضرت امام بخاری کے استاد ہیں۔ شاگرد بڑا ہوتا ہے یا استاد بڑا ہوتا ہے؟ کون بڑا ہوتا ہے؟ {سامعین: استاد} استاد بڑا ہوتا ہے ناں تو میں بخاری کی نہیں بخاری کے استاد کی بات کرتا ہوں میں امام بخاری کی بات بھی کروں گا ان شاء اللہ لیکن استاد سے چلنا چاہیے پہلے استاد کی بات کرو پھر شاگرد کی، لوگ کہتے ہیں استادوں کو چھوڑو شاگرد کی بات کرو، ہم کہتے ہیں نہیں پہلا نمبر استاد کا ہے۔

www.ahnafmedia.com

دلیل نمبر ا

ابو بکر ابن ابی شیبہ یہ مصنف ابن ابی شیبہ میں فرماتے ہیں ابن عباس کی روایت موجود ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر

مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص286 طبع ملتان وفی نسخہ ج5ص225

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعت تراویح بھی پڑھتے اور وتر بھی پڑھتے، بولیں کتنی پڑھتے؟ {سامعین: بیس رکعات}

دلیل نمبر2

حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ پیغمبر کے صحابی ہیں کتاب کا نام ہے تاریخ جرجان، کتاب کا نام یاد رکھو تاریخ جرجان، یہ ایک جلد میں عربی زبان میں لکھی ہوئی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ اللہ کے پیغمبر رات کو باہر تشریف لائے فصلی الناس وفی روایۃ فصلی بالناس عشرین رکعۃ واوتر بثلثۃ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح بیس رکعات پڑھائی اور وتر تین رکعت پڑھائے

تاریخ جرجان ص142 طبع بیروت وفی نسخہ ص317

تراویح کتنی پڑھائی؟ {سامعین: بیس} اور وتر؟{سامعین: تین} پہلی روایت میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور معمولی درجہ کے نہیں بلند درجہ کے صحابی ہیں اور کتاب کا نام ہے مصنف

www.ahnafmedia.com

ابن ابی شیبہ امام بخاری کے بھی استاد، دوسری حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث، تاریخ جرجان میں یہ حدیث موجود ہے۔ یہ تو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل کیا تھا اللہ کے نبی کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دور تھا اللہ کے پیغمبر نے صرف تین رات تراویح پڑھائی ہیں پورا مہینہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھائی پورا مہینہ جماعت کا اہتمام نہیں فرمایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی جماعت کا اہتمام نہیں فرمایا اس لیے عہد صدیقی میں کوئی روایت نہیں ملتی کہ صحابہ کتنی رکعت نماز پڑھاتے اور صحابہ کیسے پڑھتے؟ الگ الگ نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح

لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو روایت میں آتا ہے یہ روایت بخاری کی ہے باب فضل من قام رمضان امام بخاری نے تراویح کے عنوان کے تحت حدیث نقل کی ہے حضرت عبد الرحمن بن عبد القاری کہتے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دیکھا فاذاالناس اوزاع متفرقون لوگ تراویح پڑھتے اور تراویح کیسے پڑھتے یصلی الرجل بصلوۃ ایک آدمی الگ تراویح پڑھتا ویصلی الرجل ویصلی الرھط بصلوتہ ایک آدمی الگ تراویح پڑھتا اور ایک جماعت الگ تراویح پڑھتی یصلی الرجل بنفسہ ایک آدمی اکیلا پڑھتا ویصلی الرھط بصلوتہ ایک آدمی الگ ہوتا لوگ اس کے پیچھے ہوتے الگ الگ نماز پڑھتے اور دو دو چار ٹولیوں کی صورت کی میں نماز پڑھتے تو صحابہ الگ الگ تراویح پڑھتے

www.ahnafmedia.com

جماعت کا اہتمام نہیں تھا۔

بخاری ج 1 ص269

عمر بن خطاب رضی اللہ نے فرمایا یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے **واللہ انی لاری لوجمعت ھؤلاء علی قاری واحد لکان امثل** اگر یہ لوگ الگ الگ تراویح نہ پڑھیں امام ایک ہو جائے اور سارے مل کر تراویح پڑھیں جماعت کے ساتھ پڑھیں مل کر پڑھیں تو کتنی زبردست تراویح ہو جائے۔ کتنا لطف آئے کہ لوگ الگ پڑھنے کی بجائے جماعت کے ساتھ پڑھیں تو مزا زیادہ آئے گا تراویح زیادہ مزے دار ہو گی۔

آپ نے سنا ہمارے رائے ونڈ کے بزرگ ایک جملہ کہتے ہیں کہ آدمی اکیلا عمل کرے وہ رائی کی طرح ہے جماعت کے ساتھ عمل کرے وہ پہاڑ کی طرح ہے۔ حضرت عمر بن خطاب نے پھر ان کو جمع کیا امام بخاری کہتے ہیں **ثم عزم عمر** عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ ارادہ کیا **فجمعھم** اور لوگوں کو جمع کر دیا علی ابی ابن کعب ابی بن کعب صحابی رسول کو عمر بن خطاب نے امام بنایا باقی صحابہ کو پیچھے کھڑا کر دیا ایک امام باقی سارے مقتدی اب اکٹھے تراویح شروع ہوئی۔

یہ بخاری میں نہیں ہے کہ عمر نے تراویح کتنی پڑھائی امام بخاری نے یہ بات تو فرمادی کہ عمر بن خطاب نے ابی ابن کعب کے پیچھے صحابہ کو جمع کر دیا تر واتح کتنی تھی یہ روایت ابوداؤد میں موجود ہے، یہ روایت سیر اعلام النبلاء میں موجود ہے۔

سیر اعلام النبلاء جلد 3 صفحہ 176

جامع المسانید و سنن ابن کثیر کے اندر موجود ہے حضرت حسن بصری بہت بڑے تابعی تھے حسن بصری کا نام کون نہیں جانتا رابعہ بصریہ اور حسن بصری کا نام دنیا

www.ahnafmedia.com

جانتی ہے، حسن بصری کہتے ہیں:

ان عمر ابن الخطاب رضی الله عنه جمع الناس علی ابی بن کعب فکان یصلی بھم عشرین رکعة ویوتر بثلاث

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی ابن کعب کے پیچھے جمع کر دیا ابی بن کعب تراویح بیس رکعات پڑھاتے تھے وتر تین پڑھاتے تراویح کتنی پڑھاتے؟ {سامعین: بیس} اور وتر کتنے پڑھاتے؟ {سامعین: تین} یہ عمر بن خطاب کا عمل تھا تراویح بیس رکعت شروع ہو گئی اور وتر تین رکعات شروع ہو گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بیس رکعات تراویح

اس کے بعد، اب آگے چلیے۔۔۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بڑی صراحت کے ساتھ موجود ہے علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت السنن الکبری للبیہقی کے اندر موجود ہے حضرت ابو عبد الرحمان السلمی کہتے ہیں ان علیا جمع القراء فی رمضان حضرت علی رضی اللہ نے، جب رمضان المبارک کا مہینہ آیا، تو قاریوں کو جمع کیا کن کو جمع کیا {سامعین: قاریوں کو} بات سمجھنا حضرت علی نے حکم کیا دیا فامر رجلا ان یصلی بالناس عشرین رکعة و کان علی لیوتر بھم حضرت علی نے امام کو حکم دیا کہ لوگوں کو تراویح بیس رکعت پڑھایا کرو۔ وہ امام تراویح پڑھاتا وتر علی المرتضی رضی اللہ عنہ خود پڑھاتے۔

سنن الکبری للبیہقی ج2 ص496

اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے:

1: علی المرتضی نے تراویح بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔

www.ahnafmedia.com

2: یہ بھی جائز ہے کہ تراویح الگ امام پڑھے وتر الگ امام پڑھائے دونوں باتیں ٹھیک ہیں یہ سنن الکبری للبیہقی کی حدیث موجود ہے۔

ایک اور روایت سنیے:

کتاب کا نام ہے مسند امام زید، نام یاد رکھو کتاب کا نام مسند امام زید اور یہ کتاب ہے کس کی؟ آدمی کتنا بڑا ہے؟ اندازہ کرنا، حضرت علی رضی اللہ کے بیٹے کا نام ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت حسین کے بیٹے کا نام ہے حضرت علی، حضرت علی کے بیٹے کا نام ہے حضرت زید، زید بن علی بن حسین بن علی کتنا بڑا آدمی ہے زید بن علی بن حسین بن علی، حضرت علی کا پڑپوتا حضرت حسین کا پوتا کتنا بڑا آدمی ہوگا!

امام بخاری تو بہت بعد کے آدمی ہیں، امام مسلم تو بہت دور کے آدمی ہیں، یہ حدیث جو میں عرض کرنے لگا ہوں اس کے سارے راوی اہل بیت کے ہیں۔ میں کہتا ہوں ہم نے روایت پڑھی صحابہ کا عمل بھی وہی، اہل بیت کا عمل بھی وہی، حضرت زید بن علی بن حسین بن علی کہتے ہیں حضرت علی کے بارے میں کہ انه امر الذی یصلی بالناس فی رمضان جو امام رمضان المبارک کے مہینے میں لوگوں کو تراویح کی نماز پڑھاتا تھا حضرت علی نے حکم دیا ان یصلی بالناس عشرین رکعة لوگوں کو تراویح بیس رکعات پڑھایا کرو ویسلم فی کل رکعتین اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا کرو ویراوح ما بین کل اربع اور ہر چار رکعت کے بعد آرام کروایا کرو۔

مسند زید ص139 وفی نسخہ 158

ہم تراویح کتنی رکعت پڑھتے ہیں؟ {عوام، بیس رکعات} اور ہر دو رکعت کے بعد؟ {سامعین: سلام} اور ہر چار رکعت کے بعد آرام کرتے ہیں۔ یہ حکم کس نے دیا؟ علی المرتضی نے دیا ناں! لوگ کہتے ہیں، جی امام ابو حنیفہ نے دیا، میں نے کہا

www.ahnafmedia.com

امام ابو حنیفہ پر جھوٹ مت بولو یہ تراویح امام ابو حنیفہ کی نہیں ہے یہ اللہ کے پیغمبر کی ہے بیس تراویح عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ہے یہ تراویح علی المرتضی کی ہے، لیکن امام ابو حنیفہ نے ہمیں بتائی ہے۔ امام صاحب کا قصور یہ نہیں ہے کہ تراویح دی ہے بلکہ اللہ کے نبی اور صحابہ کی نقل کر کے دی ہے۔

روایت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت شدہ امور

حضرت علی المرتضی نے کیا فرمایا؟

1: تراویح بیس رکعات پڑھاؤ۔

2: ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرو۔

3: ہر چار رکعت کے بعد آرام کرو۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دانائی

علی المرتضی بڑے دانا آدمی تھے بڑے حکیم آدمی تھے، حضرت علی نے حکم کیوں دیا؟ اسی کتاب کے اندر موجود ہے میں ساتھیوں سے کہا کرتا ہوں آدمی رمضان المبارک کے مہینے میں پورا دن بھوکا رہتا ہے پورا دن پیاسا رہتا ہے جب شام آتی ہے ناں پھر افطاری کھاتا نہیں ہے افطاری پر گرتا ہے۔ دستر خوان پر پکوڑے بھی ہوں گے، دستر خوان پر سموسے بھی ہوں گے، دستر خوان پر جلیبیاں بھی ہوں گی، دستر خوان پر گنڈیریاں بھی ہوں گی، دستر خوان پر دودھ بھی ہو گا، دستر خوان پر شربت بھی ہو گا، بھائی اتنی چیزوں کا جوڑ ہے آپس میں؟ بس آتا گیا اور جمع ہوتا گیا، جمع ہوتا گیا یہ بھی سارے مال کھا رہا ہے، نتیجہ کیا نکلے گا؟ پورے دن کا بھوکا پورے دن کا پیاسا اور مختلف قسم کی چیزیں کھائیں تو پیٹ خراب ہو گا، اب پیٹ میں گڑبڑ تو ہو گی رات کو تراویح مشکل تو ہو گی ناں۔

www.ahnafmedia.com

علی المرتضی کتنے دانا تھے حضرت علی المرتضی نے فرمایا جب تراویح بیس رکعت پڑھاؤ تو جب دو رکعت پر سلام پھیرو ناں تو ہر چار رکعت کے بعد ترویحہ کرنا، ایسا کیوں فرمایافیرجع ذالحاجۃ ویتوضأ تا کہ ضرورت مند آدمی ہو وہ جائے اپنی ضرورت کو پورا کرے اور وضو کرے اور اگلی چار رکعات میں آکر پھر شامل ہو جائے {سبحان اللہ} ہمارے ہاں کیا ہوتا ہے اگر کسی آدمی کا پیٹ خراب ہو وہ بے چارہ وضو کرلے پھر جائے تو لوگ کہتے ہیں تیرا پیٹ خراب سی تو تراویح پڑھن ہی نہ آوندا {یعنی اگر تیرا پیٹ خراب تھا تو تو تراویح پڑھنے کے لیے ہی نہ آتا} اللہ کے بندو! اس آدمی کو تو شاباش دو اس آدمی کو ملامت کیوں کرتے ہو ایک آدمی بیماری کے باوجود تراویح پڑھ رہا ہے اس کو شاباش دینی چاہیے اس کو ملامت نہیں کرنا چاہیے۔ تو علی المرتضی نے تراویح کتنی پڑھنے کا حکم دیا؟ {سامعین: بیس}

صحابہ کرام اور بیس رکعات

حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما ان کے بعد صحابہ کی باری آئی یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے اندر موجود ہے ابن ابی شیبہ کون ہیں؟ {سامعین: امام بخاری کے استاد} ابن ابی شیبہ ان کا نام ہے ابو بکر، ابو بکر ابن ابی شیبہ ان کی کتاب مصنف میں روایت موجود ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح اور بیس رکعات تراویح

حضرت عطاء بن ابی رباح، عطاء بن ابی رباح تابعی ہیں صحابہ کے شاگرد ہیں عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں:

ادرکت الناس میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا **وھم یصلون ثلث وعشرین رکعۃ والوتر** صحابہ 23 رکعت پڑھتے 20 رکعات تراویح اور تین رکعت

www.ahnafmedia.com

وتر پڑھا کرتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد2 صفحہ 285

حضرت ابراہیم نخعی اور بیس رکعات تراویح

ابراہیم النخعی رحمہ اللہ بہت بڑے تابعی ہیں ابراہیم نخعی نے نقل کیا کتاب کا نام ہے کتاب الآثار یہ حدیث کی کتاب ہے۔ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحابہ کے بارے میں، کہتے ہیں **كان الناس يصلون خمس ترويحات ويوترون بثلاث** کہ صحابہ پانچ ترویحے پڑھتے اور تین رکعت وتر پڑھتے۔

کتاب الآثار صفحہ 41رقم الحدیث2110

ترویحے کتنے پڑھتے؟ {سامعین: پانچ} ایک ترویحہ تو جانتے ہوناں، تراویح جمع ہے ترویحہ کی ترویحہ کہتے ہیں چار رکعات کے بعد آرام کرنا، چار کے بعد آرام کرو ایک ترویحہ، آٹھ کے بعد آرام کرو دو ترویحے، بارہ کے بعد آرام کرو تین ترویحے، سولہ کے بعد آرام کرو چار ترویحے، بیس کے بعد آرام کرو تو؟ {سامعین: پانچ ترویحے} پانچ بنے ناں! تو صحابہ پانچ ترویحے پڑھتے، اب دیکھو اللہ کے پیغمبر کی سنت بھی بیس، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بھی بیس، حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی بھی بیس، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھی بیس۔

علامہ ابن تیمیہ اور بیس رکعات تراویح

اب ایک اور فتوی سنو! یہ ہمارا فتوی نہیں ہے حنفی عالم کا نہیں ہے امام ابن تیمیہ مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ میں نقل کرتے ہیں، کہتے ہیں :

انه قد ثبت ان ابی بن كعب كان يصلی فی قيام رمضان عشرين ركعة ويوتر بثلاث

www.ahnafmedia.com

کہتے ہیں حضرت ابی بن کعب نے تراویح بیس رکعت پڑھائی وتر تین رکعت پڑھائے ورأى كثير من العلماء ان ذلك سنة علماء کہتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر یہ سنت ہیں، یہ سنت کیوں ہیں کہتے ہیں صحابہ کرام موجود تھے اور ایک صحابی نے بھی حضرت اُبی کا انکار نہیں کیا۔ حضرت ابی بن کعب تراویح پڑھاتے رہے سارے صحابہ پڑھتے رہے معلوم ہوتا ہے اگر سنت نہ ہوتی تو کوئی صحابی انکار ضرور کرتا صحابہ ہماری طرح کمزور ایمان والے نہیں تھے صحابہ ایمان والے تھے اور مضبوط ایمان والے تھے کوئی آدمی سنت کے خلاف عمل کرتا صحابہ ضرور اس کو روکتے صحابہ نے نہیں روکا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے صحابہ کا دعا مانگنا

میں ایک اور بات کہتا ہوں شیخ احمد رومی نے کتاب لکھی ہے، مجالس الابرار، اس کے اندر نقل کیا ہے۔ کہتے ہیں ابی ابن کعب تراویح بیس رکعت پڑھتے عمر بن خطاب نے حکم دیا والصحابة متواخرون حينئذ بہت بڑی تعداد میں صحابہ موجود تھے، حضرت عثمان موجود تھے، علی موجود تھے، عباس موجود تھے، ابن عباس موجود تھے، حضرت معاذ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ کہتے ہیں سارے صحابہ موجود تھے ولا رد عليه احد اور ان میں سے کسی ایک صحابی نے بھی تردید نہیں کی سارے صحابہ ان کے ساتھ اتفاق کرتے رہے شیخ احمد رومی نے بڑی عجیب بات کی ہے کہتے ہیں ایک ہوتا ہے انکار کرنا انکار نہیں کیا بل سعدوه ووافقوه وواظبوه عليها بیس رکعت تراویح پر عمر بن خطاب کا ساتھ بھی دیا عمر بن خطاب کے ساتھ تعاون بھی کیا بلکہ سارے صحابہ بیس رکعت تراویح پڑھتے رہے۔

حضرت علی المرتضی تو عمر بن خطاب کی اتنی تعریف کرتے حتی ان علی

www.ahnafmedia.com

اصنع علیھم تعریف کرتے اور عمر بن خطاب کے لیے دعائیں مانگتے حضرت نے دعا کیا مانگی؟ کہا نور اللہ قبر عمر کما نور مساجدنا اے اللہ عمر کی قبر کو روشن کر دے اس نے ہماری مساجد کو روشن کیا علی دعائیں مانگتے ان کے لیے اب دیکھو میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں میں نے اللہ کے نبی کا عمل نقل کیا، عمر بن خطاب کا نقل کیا، صحابہ کرام کا نقل کیا۔

اہل مکہ اور بیس رکعات تراویح

یہ روایت جامع ترمذی کی ہے جامع ترمذی صحاح ستہ کی کتاب ہے میں نے ادھر ادھر کی کتاب پیش نہیں کی حضرت امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جو تراویح ہم پڑھتے ہیں کہتے ہیں:

اکثر اھل العلم علی ماروی عن علی وعمر واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعۃ۔

کہتے ہیں اہل علم کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس پڑھی حضرت علی نے بیس پڑھی صحابہ بیس پڑھتے۔

ترمذی جلد اول صفحہ 166

اہل علم بھی بیس پڑھتے اہل علم کتنی پڑھتے؟ {سامعین: بیس} آگے سنیئے۔۔۔ امام شافعی نے کہا ھکذا ادرکت ببلدنا مکۃ کانوا یصلون عشرین رکعۃ امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو پایا کہ مکہ والے بیس رکعت پڑھتے۔

اہل مدینہ اور بیس رکعات تراویح

مدینہ والوں کی باری آئی عبد العزیز بن رفیع فرماتے ہیں:

کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینۃ عشرین رکعۃ

www.ahnafmedia.com

ویوتر بثلاثۃ

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں بیس رکعت تراویح پڑھتے اور وتر تین رکعت پڑھتے۔

مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص285

➢ مکہ والے کتنی رکعت تراویح پڑھتے؟ {سامعین: بیس}

➢ مدینہ والے؟ {سامعین: بیس}

➢ ہمیں کتنی پڑھنی چاہئیں {سامعین: بیس}

آج بھی مکہ والے بیس پڑھتے ہیں آج بھی مدینہ والے بیس پڑھتے ہیں اور آج میں فاروق آباد میں بڑی ذمہ داری سے بات کہتا ہوں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور سے لے کر صحابہ کے دور سے لے کر آج تک ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ مکہ اور مدینہ کی مسجد میں، بیت اللہ میں، یا مدینہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ کسی ایک شخص نے بھی تراویح بیس رکعت سے کم پڑھی ہو تو تراویح کتنی پڑھیں گے؟ {سامعین: بیس}

اب بات سنو میں بات سمیٹ کر کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر نے کتنی پڑھی؟ عمر بن خطاب نے کتنی پڑھی؟ علی المرتضی نے کتنی پڑھی؟ صحابہ نے کتنی پڑھی؟ اہل علم کتنی پڑھتے ہیں؟ مکہ والے کتنی پڑھتے ہیں؟ مدینہ والے کتنی پڑھتے ہیں؟ {سامعین: بیس}۔ ہمارے لوگ کہتے ہیں جی وی تراویح دی گل نہ کرنا تراویح دی گل نہ دسنڑا، بابا تراویح کی بات کیوں نہ بتائیں؟ کوئی وجہ تو سمجھاؤ میں کسی کو برا کہتا ہوں؟ میں نے کسی کو غلط بات کی ہے؟ بھائی دیکھو! میں آپ سے پوچھتا ہوں ہم غلط بات تو نہیں کہتے ہم نمازیں کتنی پڑھتے ہیں؟ {سامعین: پانچ} تو نہیں بتانا چاہیے کہ بیت اللہ کا حج فرض ہے

www.ahnafmedia.com

یا نہیں؟اس پر دلائل نہیں دینے چاہیے؟ {سامعین:چاہییں}

میرے دوستو جو ہمارا عمل ہے اس عمل پر دلیل یاد نہیں کروگے نتیجہ یہ نکلے گا کہ ایک ادھر سے آئے گا اور دوسرا ادھر سے آئے گا، تیسرا ادھر سے آئے گا، لوگ آپ کے نوجوانوں کو گمراہ کریں گے، آپ کے نوجوانوں کو خراب کریں گے پھر آپ پریشان ہوں گے۔ ہمارا بیٹا تھا دور نکل گیا، ہمارا بھائی تھا خراب ہوگیا۔ میں کہتا ہوں یہ جو بیس رکعت تراویح ہم پڑھتے ہیں ایسے نہیں پڑھتے بحمد اللہ ہمارے پاس دلائل موجود ہیں۔

بیس رکعات تراویح اللہ کے پیغمبر کی سنت ہے

بیس رکعت تراویح اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے پھر لوگ یہ جملہ کیوں کہتے ہیں کہ جی تراویح عمر بن خطاب کی سنت ہے، فوراً جواب آتا ہے ہم نے کلمہ نبی کا پڑھا ہے عمر بن خطاب کا نہیں پڑھا ہم عمر بن خطاب کی سنت پر عمل کیوں کریں؟ نہیں، میرے دوستو یہ بات ذہن نشین فرمالو۔۔۔

- ❖ ہم تراویح بیس رکعات پڑھتے ہیں۔
- ❖ پورا مہینہ پڑھتے ہیں۔
- ❖ جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔
- ❖ پورا قرآن ختم کرتے ہیں۔
- ❖ ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔

پانچ باتیں یاد رکھ لو، کتنی پڑھتے ہو؟{سامعین: بیس}، نمبر دو باجماعت، نمبر تین پورا قرآن ختم کرتے ہیں، نمبر چار پورا مہینہ پڑھتے ہیں اور نمبر پانچ ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

غیر مقلدین سے سوال

اب میں پوچھتا ہوں یہ تراویح تو ہمارا عمل تھا اور جو لوگ بیس نہیں پڑھتے آٹھ پڑھتے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں، وہ بھی آٹھ رکعت پڑھتے ہیں، باجماعت پڑھتے ہیں، پورا مہینہ پڑھتے ہیں، پورا قرآن پڑھتے ہیں اور ہر مسجد میں پڑھتے ہیں۔ آپ ان سے پوچھ لیں کہ پورا مہینہ کیوں پڑھتے ہو؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پورا مہینہ نہیں پڑھی، اگر نبی کی بات کرتے ہو تو نبی نے تو تین رات پڑھی ہیں، پھر پورا مہینہ تم کیوں پڑھتے ہو؟ اللہ کے نبی نے پوری تراویح میں قرآن ختم نہیں کیا یہ میرا دعوی اور چیلنج ہے کوئی اس چیلنج کو توڑے، اللہ کے نبی نے تین رات پڑھا ہے پورا مہینہ نہیں پڑھا ہے نبی پاک نے پورا قرآن بھی نہیں پڑھا ہے اللہ کے نبی نے مسجد نبوی کے علاوہ باقی مسجدوں میں جماعت بھی نہیں کروائی تو پھر تم کس اصول کے تحت پڑھاتے ہو؟

تو پھر فوراً جواب آئے گا اللہ کے پیغمبر نے فرمایا علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین کہ میری سنت پر عمل کرو اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرو۔

ابن ماجہ صفحہ 5

اللہ کے پیغمبر نے اعلان کیا اصحابی کالنجوم میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس ایک صحابی کی پیروی کروگے راہ پا جاؤ گے۔

مشکوۃ ج2 ص562

میں کہتا ہوں اگر پیغمبر نے خلیفہ راشد کی سنت پر عمل کرنے کا حکم دیا تو پورے مہینہ پڑھنا خلیفہ راشد کی سنت ہے، قرآن ختم کرنا خلیفہ راشد کی سنت ہے، ہر

www.ahnafmedia.com

مسجد میں تراویح پڑھنا خلیفہ راشد کی سنت ہے ،جماعت کا اہتمام کرنا خلیفہ راشد کی سنت ہے تو بیس رکعات تراویح کا اہتمام کرنا بھی خلیفہ راشد کی سنت ہے۔ تو پھر مان لو خلیفہ راشد کی باتیں۔

میرے دوستو ! فاروق آباد کے مسلمانو! میں ایک بات کہتا ہوں اللہ کے پیغمبر نے کیا فرمایا اصحابی کالنجوم میرے سارے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ایک صحابی کے پیچھے بھی چلو گے تو کہاں جاؤ گے؟ {سامعین: جنت میں}

صحابی قائد کی حیثیت سے

میں ایک اور حدیث پڑھتا ہوں، یہ تو آپ نے سنی ہے، ایک اور پڑھتا ہوں: اللہ کے پیغمبر نے فرمایا:

ما من احد من اصحابی یموت بالارض الابعث قاعدا ونورلهم یوم القیامة

مشکوۃ ج2 ص562

جس خطہ پر، جس سرزمین پر میرا صحابی فوت ہوتا ہے جب قیامت کو اٹھے گا میرا صحابی اس علاقہ کے لیے نور بھی ہو گا اور ان کا قاعد بھی ہو گا۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ اگر ایک صحابی کے پیچھے چلنے سے جنت ملتی ہے تو جو کام سارے صحابہ کریں ان کے پیچھے چلنے سے جنت نہیں ملے گی؟ نہیں سمجھے؟ ایک صحابی عمل کرے اور اس پر چلنے والا نجات پا جائے جو کام سارے صحابہ کریں کیا وہ جنت والا عمل نہیں ہو گا کیا صحابہ نے نبی کے دین کو چھوڑ دیا تھا العیاذ باللہ؟

اللہ مجھے اور آپ کو محفوظ فرمائے میں اس لیے کہتا ہوں یہ صحابی کا عمل ہے اور صحابی پیغمبر کے خلاف عمل نہیں کرتا خلیفہ راشد کا عمل پیغمبر کے خلاف نہیں ہم

www.ahnafmedia.com

اس لیے کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر نے تراویح تین رات پڑھی، میں مسئلہ سمجھانے لگا ہوں اللہ کے نبی نے تراویح بیس رکعات؟ {سامعین: پڑھی ہے}

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مہینہ تراویح کیوں نہ پڑھی؟

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پورا مہینہ تراویح پڑھی، لوگ کہتے ہیں عمر بن خطاب نے دین بدل دیا تھا العیاذ باللہ، عمر بن خطاب نے سنت کو بدل دیا تھا العیاذ باللہ، ارے کم عقل اور کم علم! بات یہ نہیں تھی۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی نے تین رات پڑھی نبی نے پورا مہینہ کیوں نہ پڑھی نبی نے خود بتادیا ناں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف تین رات تراویح پڑھی اور نبی نے پورا مہینہ کیوں نہیں پڑھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فانی خشیت ان یفترض علیکم کہ اگر میں پورا مہینہ اہتمام کے ساتھ پڑھتا تو تم پر تراویح فرض ہو جاتی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا مہینہ نہ پڑھی امت پر فرض نہ ہو جائے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پورا مہینہ پڑھی تاکہ پیغمبر کی سنت ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جائے۔ {سامعین: سبحان اللہ}

تو دونوں نے کام ٹھیک کیا ناں! اللہ کے پیغمبر نے پورا مہینہ کیوں نہ پڑھیں تاکہ امت پر؟، بولیں! {سامعین: فرض نہ ہو جائے} عمر بن خطاب نے پورا مہینہ کیوں پڑھی تاکہ پیغمبر کی سنت پورا مہینہ زندہ ہو جائے۔ تو اللہ کے پیغمبر کا عمل بھی ٹھیک ہے عمر بن خطاب کا عمل بھی ٹھیک ہے اس لیے میں کہتا ہوں اللہ رب العزت آپ کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس امت کے تہتر فرقے

میں آخری حدیث عرض کرنے لگا ہوں اللہ کے پیغمبر نے ایک بڑی عجیب

www.ahnafmedia.com

بات ارشاد فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ سنو!

لیأتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل میری امت پر وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے میری امت بنی اسرائیل کے نقش قدم پر چلے گی حتی ان کان منھم من اتی امه علانیة لیاتین من امتی من یصنع ذلك اگر بنی اسرائیل میں کسی بد بخت نے اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کیا تو میری امت میں ایسا بد کردار ہو گا جو یہ گھناؤنا جرم کرے گا۔

اللہ کے پیغمبر نے فرمایا فان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنة وسبعین ملة بنی اسرائیل میں بہتر فرقے بنے تھے و تفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة میری امت میں تہتر فرقے بنیں گے کلھم فی النار یہ سارے جہنم میں جائیں گے الا ملة واحدہ ان میں جنت میں جانے والا ایک ہو گا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ من ھی وہ جنت میں جانے والا کون ہو گا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما انا علیه واصحابی اس کا ترجمہ یاد کرلو، جو سنت میری پر عمل کرلے اور پوچھے میرے صحابہ سے۔

ترمذی ج2ص93

سنت نبی کی پوچھے صدیق سے، سنت نبی کی پوچھے عمر سے، سنت نبی کی پوچھے عثمان سے، سنت نبی کی پوچھے علی سے، سنت پیغمبر کی پوچھے صحابہ سے، ہم نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں مگر پھر پوچھتے صحابہ رضوان اللہ علیہم سے ہیں۔ پوچھتے کس سے ہیں؟

{سامعین: صحابہ سے} کیونکہ نماز پڑھتے نبی کو صحابہ نے دیکھا ناں تراویح پڑھتے نبی کو کس نے دیکھا {سامعین: صحابہ نے} تو جو صحابی پڑھے گا وہی برحق ہو گا جو خلفاء راشدین پڑھیں گے وہی تراویح برحق ہو گی۔

www.ahnafmedia.com

بیس رکعات تراویح کس کا مسلک ہے؟

میں اس لیے کہتا ہوں بیس رکعات تراویح پڑھنا ابو حنیفہ کا مسئلہ نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح پڑھنا فقہ حنفی کا مسئلہ نہیں ہے یہ خلیفہ راشد کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح کا مسئلہ امام ابو حنیفہ کا نہیں ہے یہ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مسئلہ ہے، بیس رکعات تراویح پڑھنا ابو حنیفہ کا مسئلہ نہیں ہے پوری امت کے علماء کا مسئلہ ہے۔

دعا کرو اللہ ہمیں نبی کی سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہمیں خلیفہ راشد کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ تراویح کتنی پڑھوگے؟ {سامعین: بیس} بیس سے پہلے دوڑنا نہیں ہے یہ ہمارے ہاں مرض چلا ہے وباء چلی ہے، کوئی آٹھ پڑھ کر دوڑ جاتا ہے، کوئی بارہ کے بعد دوڑ جاتا ہے۔

بیس رکعات تراویح پر دلائل دینے کی وجہ

میں ابھی پچھلے دنوں پشاور گیا وہاں عشاء کے بعد بیان تھا تو میں نے وہاں تراویح پر بیان کیا۔ ایک آدمی نے مجھ سے سوال کیا سوال بڑا اچھا تھا سوال بڑا معقول تھا اس نے طنز سے سوال نہیں کیا بڑی محبت سے سوال کیا۔

کہتا ہے مولوی صاحب ہماری مسجد میں سارے لوگ بیس رکعات تراویح ادا کرتے ہیں کوئی بھی آٹھ والا نہیں تو آپ بیس رکعات پر دلائل کیوں دیتے ہیں اس کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے کہا یار آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں، وہ دنیا دار آدمی تھا کلین شیو تھا دنیا کی تعلیم رکھتا تھا، میں نے کہا آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں جس علاقہ میں

www.ahnafmedia.com

پولیو نہ پھیلے اس علاقہ میں ڈاکٹر پولیو کے قطرے پلاتے ہیں یا نہیں؟ کہتا ہے پلاتے ہیں میں نے کہا جب حکومت پولیو کا اعلان کرے ناں آپ کہنا ابھی ہمارے محلہ میں نہ لگاؤ ابھی ہمارے بچوں کو پولیو نہیں ہوا، یہی کہتے ہو؟ اگر ماں کہہ بھی دے کہ نہیں پلانا جبراً پلاتے ہو، کہ نہیں بھائی نہیں ڈاکٹروں نے کہہ دیا۔ کہنے لگا پولیو کے قطرے احتیاطاً پلائے جاتے ہیں کہ کہیں پولیو کا مرض آنہ جائے۔

میں نے کہا میں نے آپ کی مسجد میں بیس رکعات تراویح پر دلائل اس لیے دیے ہیں کہ اب تو پڑھتے ہیں کہیں ایسا نہ کہ کل کو لوگ چھوڑ نہ دیں یہ بات بتانی چاہیے ناں بھائی، تو آپ کتنی پڑھو گے؟ {سامعین: بیس} بیس سے پہلے دوڑنا نہیں۔

رمضان اور صبر

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بتایا کہ فضائل اعمال میں شیخ زکریا رحمہ اللہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے حضرت نے پہلی حدیث نقل کی ہے حضور فرماتے ہیں رمضان کے بارے میں فرماتے ہیں رمضان کا مہینہ آیا شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة بات سمجھنا اللہ کے پیغمبر فرماتے ہیں رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر پر اللہ کیا دیتے ہیں؟ {سامعین: جنت}

فضائل اعمال ص636 ابن خزیمہ ج3ص 191

بولیں ناں بھائی تمہیں روزہ لگا ہے تو مجھے نہیں لگا؟ میرا تو فجر کے بعد تیسرا بیان ہے۔ میں روزہ رکھ کے بیان کرتا ہوں تراویح بھی پڑھتا ہوں اپنا پورا پارہ سناتا ہوں۔

صبر والا کون؟

جو بات میں کہنے لگا ہوں اللہ کے پیغمبر نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ صبر کا

www.ahnafmedia.com

مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ؟ {سامعین: جنت }تو دن کو صبر کرتے ہو کہ نہیں؟ {سامعین: کرتے ہیں }اگر کوئی آدمی روزہ رکھے اور ایک گھنٹہ باقی ہو تو کھول لے یہ صبر والا یا بے صبرا{سامعین: بے صبر }ابھی پانچ منٹ باقی تھے ،روزہ کھول لیا صبر والا یا بے صبرا؟اگر آدمی ایک گھنٹہ پہلے روزہ کھول دے وہ بے صبرا اور جو مولوی صاحب کی بیس رکعات تراویح سے پہلے دوڑ جائے وہ؟ {سامعین: بے صبرا} صبر والا وہ جو روزہ پورا رکھے اور صبر والا وہ جو تراویح پوری پڑھے۔جو روزہ پورا نہیں رکھتا وہ بھی بے صبرا اور جو تراویح پوری نہیں پڑھتا وہ بھی بے صبرا۔اللہ ہمیں صبر والا بنائے اللہ ہمیں بے صبرا نہ بنائے۔

تراویح آٹھ سنت ہیں یا بیس؟

اس لیے یہ جرم نہ کیا کرو، کہتے ہیں جی میں تھکا ہویا آں،اٹھ وی سنت اے تے ایہہ وی سنت اے، چلو کی فرق پیند ااے؟ بابا اگر تو تھکا ہوا ہے تو یہ جملہ نہ کہہ کہ آٹھ بھی سنت ہے بیس بھی سنت ہے۔تراویح تو بیس ہی سنت ہے ہاں اگر تو تھکا ہوا تھا فرض تو مولوی صاحب کے ساتھ پڑھتا اور تراویح گھر جا کر اکیلا پڑھ لیتا۔تو مجبور ہے، تیرا عذر ہے، تو تھکا ہوا ہے تو ضرورت کی وجہ سے جماعت چھوڑی جاسکتی ہے ناں۔ تراویح اگر عذر پیش آجائے پڑھنی بیس ہی ہیں اکیلے پڑھ لو۔

مثال

دیکھیں آپ میں سے کوئی آدمی سفر پر گیا واپس آیا ظہر کی نماز کا وقت ہوا اب ایک بج گیا اور ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے۔آپ کہتے ہیں چلو میں مولوی صاحب کے پیچھے جاتا ہوں دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہوں چلو آج دو رکعت ہی پڑھ لیتے ہیں یہ اس لیے کہ میں تھکا ہوا ہوں چلو کچھ تو پڑھی ہے ناں کچھ نہ پڑھنے سے کچھ پڑھنا بہتر

www.ahnafmedia.com

ہے۔ ہم اسے کہیں گے نہیں بھائی نہیں، تو نے چار پڑھنی ہیں، تو نے دو پڑھ کے غلط کیا تجھے چار پڑھنی چاہیے تھیں۔ اگر تو تھکا ہوا تھا تو جماعت کے ساتھ نہ پڑھتا اکیلا پڑھ لیتا عذر کی وجہ سے آدمی جماعت چھوڑ تو سکتا ہے عذر کی وجہ سے آدمی رکعتیں کم نہیں کر سکتا بات سمجھے ہو؟ تو روزہ پورا رکھو گے یا آدھا بولیں؟ {سامعین: پورا}

اور تراویح؟ {سامعین پوری} اس لیے آٹھ پڑھ کے نہ دوڑا کریں دس پڑھ کے نہ دوڑا کریں بارہ اور سولہ پڑھ کے نہ دوڑا کریں تراویح پوری بیس رکعات پڑھو۔ اللہ مجھے اور آپ کو روزہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تراویح بھی پوری پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا:

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله وعلى آله واصحابه اجمعين

اے اللہ ہمارے روزوں کو قبول فرما۔

اے اللہ ہماری تراویح کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے صدقات کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے اتحاد کو قبول فرما۔

اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

اے اللہ خطاؤں کو معاف فرما۔

اے اللہ بیماروں کو شفاء عطا فرما۔

اے اللہ جائز حاجات کو پورا فرما

اے اللہ مشکلات کو دور فرما۔

www.ahnafmedia.com

اے اللہ ہمیں اپنے اکابر پر اعتماد کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے۔

ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ ہمیں دین سے محروم نہ فرما۔

اہل حق کے ساتھ زندہ رکھ، اہل حق کے ساتھ موت دے، اہل حق کے ساتھ قیامت کو حشر فرما۔

آمین یارب العلمین

و صلی اللہ تعالی علی رسولہ خیر خلقہ محمد والہ واصحبہ اجمعین برحمتك یاارحم الراحمین

www.ahnafmedia.com

امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنا

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

www.ahnafmedia.com

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون۔

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

تمہید:

ہمارے آج کے مسئلے کا عنوان ہے ترک قراءۃ خلف الامام- امام کے پیچھے مقتدی قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔ عموماً بعض حضرات اس مسئلہ کو خلط ملط کرنے اور عوام کی نگاہ سے اصل مسئلہ او جھل کرنے کے لیے عنوان قائم یہ کرتے ہیں، فاتحہ خلف الامام کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی چاہیے جبکہ عنوان فاتحہ خلف الامام یا ترک الفاتحہ خلف الامام نہیں ہے اصل عنوان ترک القراءۃ خلف الامام یا القراءۃ خلف الامام ہے۔ اصل عنوان یہ ہے کہ امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا چاہیے یا امام کے پیچھے قرآن کریم نہیں پڑھنا چاہیے۔

عجیب بات یہ ہے آپ حضرات گھر جب تشریف لے جائیں کسی عالم سے رابطہ کرنے کے بعد کتب احادیث منگوائیں اور ان کا مطالعہ فرمائیں۔ کسی محدث نے

www.ahnafmedia.com

کتب حدیث میں یہ عنوان قائم ہی نہیں کیا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھیں یا فاتحہ نہ پڑھیں، عنوان یہی چلتا ہے ترک القراءۃ خلف الامام یا القراءۃ خلف الامام تو جو عنوان محدثین نے دیا ہے اور جو عنوان محدثین نے قائم کیا ہے اس کی ترتیب کے مطابق ہی گفتگو کرنی چاہیے۔ اس لیے ہم نے عنوان یہ نہیں رکھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ اہل السنۃ والجماعۃ احناف کا مؤقف یہ ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے اور 114 سورتوں میں سے سورۃ فاتحہ بھی اسی طرح قرآن کریم کا حصہ ہے جس طرح الم سے لے کر والناس تک باقی 113 قرآن کا حصہ ہیں تو امام کے پیچھے قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

ترک قراءۃ خلف الامام اور قرآن

اس کے لیے میں نے سب سے پہلے قرآن کریم پارہ نمبر 9 سورۃ الاعراف آیۃ نمبر 204 تلاوت کی ہے جس میں اللہ رب العزت ارشاد فرمارہے ہیں:

ترجمہ: اور جب قرآن کریم کو پڑھا جائے اس کو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ {تمہارے اوپر رحم کیا جائے}

اس آیۃ کریمہ کی تفسیر بیان کرنے کے لیے حسب وعدہ میں صحابہ کرام کا تذکرہ کروں گا میں نے اس عنوان پر گفتگو شروع کرنے سے قبل آپ حضرات سے وعدہ کیا تھا کہ قرآن کریم کی آیت اپنے مسئلہ پر میں پیش کروں گا اس کی تفسیر اپنی طرف سے نہیں کروں گا بلکہ اس کی تفسیر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ قرآن کریم کی یہ جو آیت ہے واذا قرء القرآن بظاہر اس آیت کو پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے ہر حال میں قرآن کریم کو جب بھی پڑھا جائے باقی لوگ سنیں، خواہ قرآن کریم نماز کے اندر پڑھا جائے یا نماز کے باہر پڑھا جائے

www.ahnafmedia.com

جب کہ یہ حقیقت کی بات نہیں ہے اور جو بات میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی ہے۔ بالکل یہی بات مشہور مفسر قرآن عبد اللہ بن احمد النسفی نے ذکر کی ہے جو بات میں نے آپکی خدمت میں نقل کی ہے۔ کہتے ہیں:

معنی ظاھرہ وجوب الاستماع والانصات وقت قراءۃ القرآن فی الصلوۃ وغیرھا قرآن کریم کے ظاہر سے محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت نماز میں ہو یا نماز سے باہر کی جائے تو تلاوت سننے والے پر خاموش رہنا واجب ہے ۔جب کہ یہ معنی قرآن کریم کی آیت کا نہیں ہے اس آیت کا حکم کب ہے اور کس وقت کے لیے ہے اس کی تفسیر صحابہ کرام سے سماعت فرمائیں۔ امام عبد اللہ بن احمد النسفی جن کی وفات 710ھ میں ہے اپنی معروف کتاب "مدارک التنزیل وحقائق التاویل" میں تحریر فرماتے ہیں:

وجمھور الصحابۃ رضی اللہ عنھم علی انہ فی استماع المؤتم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک دو نہیں اکثر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے یہ تھی کہ یہ آیت مقتدی کے سننے کے بارے میں ہے کہ جب نماز کے اندر امام قرآن کی تلاوت کر رہا ہو تو مقتدی امام کا قرآن سنے اور امام کے پیچھے قرآن کریم کی تلاوت نہ کرے۔

مدارک التنزیل وحقائق التاویل جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 458

علامہ ابن تیمیہ اور ترک قراءۃ خلف الامام

امام احمد ابن تیمیہ جن کی وفات 728ھ میں ہے مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ قال احمد اجمع الناس علی انھا نزلت فی الصلوۃ اس بات پر امت کا اجتماع ہے کہ یہ آیت کریمہ نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ نماز کے

www.ahnafmedia.com

بارے کا مطلب کیا ہے ایک امام نماز پڑھ رہا ہے مقتدی اسی نماز کے اندر شامل ہے حکم یہ ہے امام قرآن پڑھے اور مقتدی اس کی سماعت کرے۔

مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ جلد نمبر22 صفحہ نمبر295

میں نے اسی نماز کی بات کیوں کی ہے؟ عموماً غیر مقلدین یہ اعتراض کر گزرتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھ رہا ہو اس کی تلاوت کو سننا واجب ہے تو احناف کے ہاں مسئلہ یہ ہے فجر کی نماز میں امام نماز پڑھا رہا ہو بعد میں اگر کوئی شخص آئے گا تو اگر اتنی گنجائش موجود ہو کہ کوئی شخص سنتیں پڑھ کر جماعت کے ساتھ شریک ہو سکتا ہو تو سنتیں پڑھے اور جماعت کے ساتھ شریک ہو۔

کہتا ہے کہ جب سنتیں پڑھے گا تو امام قرآن کریم پڑھ رہا ہے تو یہ تو قرآن نہیں سنے گا پھر نہ سننے کی وجہ سے گناہ گار ہو گا ہم نے کہا اس آیت کا معنی یہ ہے امام نماز پڑھا رہا ہو اسی نماز میں مقتدی امام کے پیچھے موجود ہو اس وقت حکم یہ ہے کہ امام کی قراءۃ کو سننا واجب ہے۔ اگر امام نماز پڑھا رہا ہو کوئی آدمی الگ سنتیں پڑھ رہا ہو تو اس حکم کے اندر داخل نہیں۔ نماز کے بعد حفظ کی درس گاہ ہے دس طالب علم اکٹھے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں ان کے لیے حکم نہیں ہے کہ ایک پڑھے اور باقی خاموشی سے سنیں بلکہ حکم اس صورت میں ہے جماعت کی نماز ہو امام قرآن پڑھ رہا ہو مقتدی امام کے پیچھے ہو اس مقتدی کے لیے امام کے پیچھے خاموش رہنا واجب ہے۔

اس آیت کریمہ کے بعد دوسری بات یہ سمجھیں کہ سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا بالکل اسی طرح قرآن کریم کا پڑھنا ہے جس طرح الحمد سے لے کر والناس تک قرآن کریم کا پڑھنا ہے۔ میں آسان لفظوں میں یوں کہتا ہوں کہ قراءۃ فاتحہ بھی قراءۃ قرآن ہے اور اس پر میں دلائل احادیث مبارکہ سے آپ کی خدمت میں عرض

www.ahnafmedia.com

کرتا ہوں۔

رسول اللہ کا سورۃ فاتحہ کو قراءۃ شمار کرنا

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ جن کی وفات 256ھ میں ہے صحیح بخاری میں یہ روایت نقل کرتے ہیں:

وبه قال حدثنا ابو هريرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسكت بين التكبير وبين القراءة اسكاتة فقلت بابي انت وامي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اسكاتك بين التكبير وبين القراءة ما تقول

صحیح بخاری باب مایقرء بعد التکبیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 103

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے اور اس کے بعد کچھ دیر خاموش رہتے پھر قراءۃ شروع کرتے تو میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ درمیان میں جو آپ خاموشی اختیار کرتے ہیں یعنی تکبیر اور قراءۃ کے درمیان تو اس وقت آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت میں دعا پڑھتا ہوں:

اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب

ہم کہتے ہیں کہ نماز پڑھنے والا اس مقام پر سبحانك اللهم وبحمدك پڑھ لے یا اور ادعیہ ماثورہ جو اس مقام پر منقول ہیں وہ پڑھ لے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفاتحہ کو قراءۃ سے تعبیر کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ ابوہریرہ سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا قراءۃ نہیں ہے۔

www.ahnafmedia.com

خلفاء راشدین اور قراءۃ سورۃ فاتحہ

امام محمد بن عیسی ترمذی جن کی وفات 279ھ میں ہے جامع ترمذی میں نقل کرتے ہیں:

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان یفتتحون القراءۃ بالحمدللہ رب العالمین

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم قراءۃ کو الحمدللہ رب العالمین سے شروع فرماتے تھے۔

جامع ترمذی، باب فی افتتاح القراءۃ بالحمد للہ رب العالمین جلد 1 صفحہ 68

تو بخاری اور ترمذی کی روایت کے مطابق سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے۔

کیا امام کی قراءۃ مقتدی کو کافی ہے؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب فاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے امام بھی قراءۃ کرے مقتدی بھی قراءۃ کرے کیا امام کی قراءۃ کرتے ہوئے مقتدی کے لیے الگ قراءۃ کرنا ضروری ہے یا امام کی قراءۃ مقتدی کے لیے کافی ہے اور مقتدی کو قراءۃ کرنے کی ضرورت نہیں؟

دلیل اول

اس کے لیے احادیث میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں:

حضرت ابو بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی شیبہ جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں تحریر فرماتے ہیں:

عن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل من

www.ahnafmedia.com

کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ۔

مصنف ابن ابی شیبہ باب من کرہ القراءۃ خلف الامام جلد نمبر 1 صفحہ 414

دلیل ثانی

حضرت ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے اپنی معروف کتاب شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ۔

شرح معانی الآثار، باب القرأ خلف الامام جلد 1 صفحہ 159

دلیل ثالث

حضرت احمد بن ابی بکر جن کی وفات 840ھ میں ہے اپنی کتاب المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ میں نقل فرماتے ہیں

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ

المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ، باب ترک القراءۃ خلف الامام جلد 2 صفحہ 216

اور یہ حدیث امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق ہے۔

خلاصہ روایات

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان روایات کا خلاصہ یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ جس کا امام موجود ہو اس کے امام کی قراءۃ اس مقتدی کی قراءۃ ہے گویا امام کے ہوتے ہوئے اور امام کے قراءۃ کرتے ہوئے مقتدی کو قراءۃ کی ضرورت نہیں بلکہ امام کی

www.ahnafmedia.com

قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے اس میں الحمد ہو الم ہو اس میں قل اعوذ برب الناس ہو 114 سورتوں کا یہی حکم ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ امام کی قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے۔ اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے۔

ترک قراءۃ خلف الامام

سورۃ فاتحہ کے بارے میں بعض حضرات کو اشکال رہتا ہے آپ نے ایسی احادیث پیش کی ہیں کہ اس میں مطلقاً امام کی قراءۃ کو مقتدی کی قراءۃ کہا گیا ہے کوئی ایسی حدیث پیش کریں جس میں صاف طور پر امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کی قراءۃ کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو۔

دلیل اول

امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے شرح معانی الآثار میں فرماتے ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من صلی رکعۃ فلم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام

حضرت جابر فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ایک رکعت نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی فاتحہ کو نہیں پڑھا اس کی گویا نماز ہی نہیں۔ ہاں اگر امام کے پیچھے ہو تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ ہر شخص کو نماز میں ہر رکعت میں فاتحہ پڑھنی چاہیے لیکن اگر امام کے پیچھے ہو پھر اس شخص کو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔

شرح معانی الآثار باب قراءۃ خلف الامام جلد نمبر 1 صفحہ 159

www.ahnafmedia.com

دلیل ثانی

حضرت عبد الوہاب ابن مندہ وفات 475ھ اپنی کتاب الفوائد میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

سمعت رسول الله وهو يقول من صلى صلاة لم يقرأفيها بفاتحة الكتاب فلم يصل الا وراء الامام

جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں فاتحۃ الکتاب کو نہ پڑھا گویا اس نے نماز کو نہیں پڑھا الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے فاتحۃ الکتاب پڑھنا ضروری نہیں۔

الفوائد لابن مندہ جلد2 صفحہ 133

دلیل ثالث

احمد بن حسین بن علی البیہقی جن کی وفات 458ھ میں ہے، اپنی کتاب کتاب القراءة خلف الامام میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلى صلاة لم يقراء فيها بفاتحة الكتاب فلم يصل الا وراء الامام

کتاب القراءة خلف الامام صفحہ 136

جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ وہ شخص امام کے پیچھے ہو۔

یہ تین روایات جو میں نے حضرت جابر رضی اللہ کی نقل کی ہیں، ایک روایت میں صلوۃ کا لفظ ہے ایک میں رکعۃ کا لفظ ہے نماز پڑھی یا رکعت، اس نے

www.ahnafmedia.com

پڑھی اور فاتحہ نہ پڑھی نماز نہیں ہو گی۔ اگر امام کے پیچھے موجود ہو تو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں۔

دلیل رابع

حضرت محمد بن یزید قزوینی جن کی وفات 273ھ میں ہے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوہریرہ رضی عنہ سے نقل کرتے ہیں:

عن ابی هریره رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قراء فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین

سنن ابن ماجہ، باب اذا قراء الامام فانصتوا جلد 1 صفحہ 61

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ امام پر اعتماد کیا جائے۔ جب امام اللہ اکبر کہے تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب امام قرآن شروع کرے تم خاموش ہو جاؤ اور جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھے تب تم آمین کہہ دو۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تقسیم فرمادی ہے امام الحمد سے لے کر ولاالضالین تک پڑھے گا اور مقتدی نہیں پڑھے گا خاموش رہے گا جب امام ولاالضالین پڑھ چکے تو مقتدی آمین کہے گا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک تھا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو سورۃ فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے۔

فعل رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام

دلیل اول

ترک قراءۃ خلف الامام پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل کیا ہے؟ امام محمد

www.ahnafmedia.com

بن یزید قزوینی المعروف ابن ماجہ جن کی وفات 273ھ میں ہے اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں فرماتے ہیں:

قال ابن عباس واخذ النبی صلی الله علیه وسلم من القراءۃ من حیث کان بلغ ابوبکر

سنن ابن ماجہ ج۱ص87

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءۃ کو وہاں سے شروع فرمایا جہاں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔

دلیل دوم

حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ جن کی وفات 241ھ میں ہے اپنی کتاب مسند احمد میں نقل فرماتے ہیں:

قال ابن عباس واخذ النبی صلی الله علیه وسلم من القراءۃ من حیث بلغ ابوبکر

مسند احمد بن حنبل ج1ص463

دلیل سوم

حضرت امام احمد حسین البیہقی وفات 458ھ اپنی کتاب السنن الکبری میں نقل کرتے ہیں:

باب ماروی فی صلوۃ المامومر قائما فان صلی الامامر جالسا عن علقمۃ بن شرحبیل قال سافرت مع ابن عباس الی ان قال فاستفتح النبی صلی الله علیه وسلم من حیث انتهی ابوبکر من القرآن۔

السنن الکبری جلد 3 صفحہ 81

www.ahnafmedia.com

روایات کا خلاصہ

ان تین روایات کا خلاصہ یہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات میں تھے اور حدیث مبارک میں تصریح موجود ہے کہ اسی مرض میں خاتم الانبیاء اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ مرض الوفات میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا قل ابا بکر یصلی بالناس ابو بکر سے کہو میرے مصلے پر جا کر نماز پڑھائے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانا شروع کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے سے تشریف لائے صحابہ کرام نے سبحان اللہ کہہ کر تسبیح کہی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے صدیق دائیں جانب مقتدی بنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بائیں جانب کھڑے ہو کر امام بنے باقی صحابہ پیچھے تھے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تلاوت شروع فرما چکے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القراءۃ من حیث کان بلغ ابوبکر

جہاں تک ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قراءۃ فرمائی تھی اللہ کے پیغمبر نے وہاں سے شروع کی ہے دوبارہ سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی آج غیر مقلدین کہتے ہیں اگر امام قراءۃ شروع کر چکا ہو آپ حضرات امام کے پیچھے شریک ہوں پہلے فاتحہ پڑھیں پھر امام کے پیچھے باقی نماز پڑھیں۔ یہاں تک کہا گیا ہے اگر امام رکوع میں ہو اور آپ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع میں چلے گئے آپ کی نماز نہیں ہو گی یہ کہنے کی باتیں ہیں لیکن دلائل نہیں دے سکتے۔

وہاڑی میں غیر مقلد کا فرار

مجھے وہاڑی کے قریب ایک جگہ ہے ماچھی وال وہاں سے فون آیا مولانا اسلم

صاحب کا چند دن قبل ایک سنی، حنفی، آدمی، امام نماز پڑھا رہا تھا یہ رکوع میں جا کر شامل ہوا بعد میں اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرا غیر مقلد نے کہا چونکہ تم نے فاتحہ نہیں پڑھی اس لیے تمہاری نماز نہیں ہوئی۔

تاریخ طے ہوگئی، یکم فروری مناظرے کا دن طے ہوا مجھے ان حضرات نے فون پر حکم دیا میں نے کہا ہم بھی ان شاء اللہ آپ کی خدمت میں پہنچیں گے مگر مجھے چڑھتے سورج کی طرح یقین ہے کہ غیر مقلد مناظرے کے اندر نہیں آئیں گے تاریخ موجود ہے یکم فروری کی تاریخ درج ہے مگر غیر مقلدین نے کہا ہم اس موضوع پر مناظرے کے لیے تیار نہیں ہیں، الحمد للہ میں اللہ کی ذات پر بھروسہ کرکے کہتا ہوں میں خواہ مخواہ نہیں کہتا۔

عبدالحکیم میں غیر مقلدین کا مناظرہ سے فرار

اسی اتوار 4 جنوری کو شہر عبدالحکیم؛ آپ رابطہ کریں؛ ہمارا مناظرہ طے تھا نماز مکمل کے عنوان پر تحریر درج تھی دستخط میرے اس پر موجود تھے یہاں تک لکھا کہ اگر کوئی مناظر نہ آئے یا ہار جائے تو مخالف فریق اپنا مسلک بدل دے گا، 4 جنوری 11 بجے جناح کالج عبدالحکیم میں پہنچا اور تولمبہ مدرسہ کے اساتذہ کرام اس کے اندر موجود تھے محمد مجتبی شاہ صاحب، مولانا ریاض صاحب، آپ ان تمام احباب سے رابطہ کریں ہم نے پونے گھنٹہ تک کھڑے ہو کر بیان کیا۔ عبدالحکیم شہر کا چکر لگایا مگر غیر مقلدین کو میدان مناظرہ میں آنے کی جرأت نہیں ہوئی اور ان شاء اللہ ثم انشاء اللہ آئندہ بھی نہیں آئیں گے۔

خیر میں عرض کر رہا تھا کہتے ہیں اللہ کے پیغمبر نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قراءۃ جہاں تک ہوئی تھی وہاں سے آگے قراءۃ کی ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ

وسلم نے خود بھی فاتحہ نہیں پڑھی بلکہ امام کی فاتحہ پر اعتبار کر لیا۔

تقریر رسول اور ترک قراءۃ خلف الامام

تقریر رسول فی ترك القراءة خلف الامام یعنی نبی کی موجودگی میں صحابی عمل کرے نبی خاموش رہے اس کا نام ہے تقریر پیغمبر، نبی عمل فرمائے اس کا نام ہے فعل پیغمبر، نبی ارشاد فرمائے اس کا نام ہے قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، صحابی عمل کرے پیغمبر خاموش رہے اس کا نام ہے تقریر پیغمبر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں صحابی نے امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی پیغمبر خاموش رہے اس بات کی دلیل ہے کہ پیغمبر نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

دلیل اول

حضرت محمد بن اسماعیل بخاری جن کی وفات 256ھ میں ہے کتاب صحیح بخاری میں فرماتے ہیں:

عن ابی بکرة انه انتهى الى النبی صلی الله علیه وسلم وهو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال زادك الله حرصا ولا تعد

صحیح بخاری باب اذا رکع دون الصف جلد نمبر 1 صفحہ 108

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اللہ کے پیغمبر نماز پڑھا رہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے اندر تھے ابو بکرہ تشریف لائے پچھلی صف کے اندر ہی رکوع میں چلے گئے اور رکوع کی حالت میں آکر جماعت سے مل گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد بتایا گیا کہ ابو بکرہ نے عمل یوں کیا ہے کہ جماعت کھڑی تھی پچھلی صف میں آکر رکوع میں کھڑے ہو گئے

www.ahnafmedia.com

اور اسی طرح چلتے ہوئے حالت رکوع میں نماز میں ملے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادك الله حرصا اللہ اس عبادت پہ تمہارے حرص میں اضافہ کرے ولا تعد آئندہ ایسا نہ کرنا کہ رکوع کی حالت میں چلتا ہوا آگے آئے بلکہ صف کے اندر آکر رکوع میں شامل ہونا۔

اس کا بعض محدثین نے معنی یہ کیا ہے ولا تعد اس نماز کا اعادہ نہ کرنا نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اور ولا تعد کی دلیل یہ بھی ہے ابو بکرہ کا نماز کو دوبارہ پڑھنا ثابت نہیں ہے اگر نہ ہوتی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے نماز پڑھو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

دلیل دوم

اسی حدیث کو امام احمد بن شعیب النسائی جن کی وفات 303ھ میں ہے اپنی کتان سنن نسائی میں نقل کیا ہے۔

سنن النسائی باب الرکوع دون الصف جلد نمبر 1 صفحہ 139

دلیل سوم

اور اسی حدیث مبارک حضرت امام احمد بن حسین بن علی البیہقی جن کی وفات 458ھ میں ہے اپنی کتاب سنن کبری میں نقل کیا ہے۔

باب من الرکوع دون الصف جلد 2 صفحہ 90

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے امام کے پیچھے مقتدی کو فاتحہ کی حاجت نہیں پیغمبر کا اپنا عمل مقتدی کے لیے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر یعنی صحابی کا عمل نبی کی موجودگی میں کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

www.ahnafmedia.com

خلفائے راشدین اور ترک قراءۃ خلف الامام

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر پیغمبر کے فعل اور پیغمبر کے قول کے بعد خلفاء راشدین کا ترك القراءۃ خلف الامام کا عمل ملاحظہ فرمائیں۔

دلیل چہارم

حضرت امام عبد الرزاق ابن ہمام جن کی وفات 211ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف عبد الرزاق میں نقل کرتے ہیں۔

قال عبدالرزاق واخبرنی موسی بن عقبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر وعمر وعثمان کانوا ینھون عن القراءۃ خلف الامام

کہتے ہیں کہ حضرت خاتم الانبیاء، ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءۃ سے منع فرماتے تھے۔

مصنف عبد الرزاق باب القراءۃ خلف الامام جلد2 صفحہ 91

عبد اللہ بن ہمام اپنی اسی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حکم نقل کرتے ہیں۔ ان علیا کان ینھی عن القراءۃ خلف الامام۔

مصنف عبد الرزاق میں جلد 2 صفحہ 90

علی المرتضی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قراءۃ سے منع فرماتے تھے۔

تابعین اور ترک قراءۃ خلف الامام

ان فتاوی کے بعد تابعین کرام رحمہم اللہ بھی ترك القراءۃ خلف الامام کے قائل نظر آتے ہیں۔

حضرت ابراھیم نخعی اور ترک قراءۃ خلف الامام

امام عبد اللہ بن محمد جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی

www.ahnafmedia.com

شیبہ میں نقل کرتے ہیں:

عن ابراھیم انہ کان یکرہ القراءۃ خلف الامام

مشہور تابعی حضرت ابراہیم رحمہ اللہ امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد1 صفحہ 413

سوید بن غفلہ اور ترک قراءۃ

حضرت عبد اللہ بن محمد جن کی وفات 235ھ میں ہے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ میں نقل کرتے ہیں:

عن ولید بن قیس قال سالت سوید بن غفلۃ اقراء خلف الامام فی الظھر والعصر قال لا

فرماتے ہیں میں نے سوید بن غفلہ سے پوچھا میں امام کے پیچھے ظہر اور عصر میں پڑھوں؟ فرمایا کہ امام کے پیچھے تو نے قرآن کی تلاوت نہیں کرنی۔

مصنف ابن ابی شیبہ جلد1 صفحہ 413

خلاصہ کلام

میں نے سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت فاذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا سے ثابت کیا اصحاب پیغمبر سے کہ یہ آیت حالت نماز میں امام کے پیچھے قرآن کریم سننے کے بارے میں نازل ہوئی۔ امام قرآن پڑھے اور مقتدی سنے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے کہ فاتحہ کا پڑھنا قراءۃ ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے امام کی قراءۃ مقتدی کی قراءۃ ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے کہ امام کی قراءۃ پر اعتبار کیا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

www.ahnafmedia.com

کے دور میں تقریر پیغمبر سے صحابی نے امام کی قراءۃ پر اعتماد کیا، خلفائے راشدین کا فتوی کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قراءۃ نہیں کرنی چاہیے اور اسی طرح تابعین کا عمل اور تابعین کا فتوی کہ امام کے پیچھے قراءۃ مکروہ ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں قرآن کریم کی آیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر پر عمل کی توفیق عطا فرمائے خلفائے راشدین کے فتوے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے اور تابعین کے مبارک عمل اور تابعین کے فتوے کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان دلائل کی روشنی میں اہل السنت والجماعت احناف کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرے نہ سورۃ فاتحہ نہ کوئی دیگر صورت بلکہ امام کی قراءۃ پر مقتدی کو اعتماد کرنا چاہیے۔ اللہ ہمیں ان دلائل پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ نشست میں میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ حضرات چٹیں لکھیں وہ چٹیں جو مجھ سے متعلقہ نہیں ہوتیں ان کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ چٹیں آئی ہیں میں نے جواب دیا اس میں ایک چٹ آئی ہے تین طلاق کے موضوع پر اسے کہتے ہیں سوال گندم جواب چنا سوال کیا ہے اور جواب کیا دیا جارہا ہے میں نے گزارش کی جن مسائل کی گفتگو ہے ان مسائل کی چٹیں لکھیں جب تین طلاق کی باری آئے گی تو آپ حضرات اس پر چٹیں لکھیں گے ان شاء اللہ اور پھر جواب دیں گے آپ حضرات دعا فرمائیں یہ جو ہمارا سلسلہ چلا ہے اللہ اس کو آگے تک چلانے کی توفیق عطا فرمائے اب اسی طرح مسائل چلتے رہیں گے انشاء اللہ۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے عبادہ بن صامت رضی اللہ سے ایک حدیث

www.ahnafmedia.com

نقل کی ہے لاصلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب غیر مقلدین اس حدیث مبارکہ کو پیش کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ جو شخص فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس میں امام بھی ہے مقتدی بھی اور منفرد بھی ہے یہ سب کو شامل ہے لہذا سب کے لیے یہ حکم ہے سب کو فاتحہ پڑھنا ضروری ہے۔ فاتحہ نہیں پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوگی۔

جواب دلیل اول

اب اس حدیث مبارک کا ایک معنی وہ ہے جو غیر مقلد کرتے ہیں اور ایک معنی وہ ہے جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی کرے۔ ایک معنی وہ جو چودہ سو سال کے بعد غیر مقلد کرے اور ایک معنی وہ جو اس حدیث کا مرکزی راوی کرے۔ فرق یہ ہے کہ ہم صحابی کا معنی مانتے ہیں اور غیر مقلد وہابی کا معنی مانتے ہیں تو اختلاف تو فہم وہابی اور فہم صحابی میں ہوگا ناں! اختلاف اس میں نہیں کہ فاتحہ قراءۃ نہیں۔ اب ایک معنی انہوں نے کیا ایک معنی ہم نے کیا۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ جامع ترمذی جلد 1 صفحہ 86 پر ارشاد فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ پیغمبر کے صحابی ہیں وہ اس حدیث کا معنی کرتے ہیں ان ھذا اذا کان وحدہ یہ حدیث مبارک اس وقت ہے کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو اور ہم بھی کہتے ہیں کہ جب آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لیے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے مسئلہ یہ تھا کہ مقتدی کے لیے ضروری ہے یا نہیں اس حدیث کا تعلق مقتدی کے ساتھ نہیں ہے صحابی رسول کے مطابق اس کا تعلق منفرد اور اکیلے آدمی کی نماز کے ساتھ ہے۔

حضرت سلیمان بن اشعث جن کی وفات 275ھ میں ہے اپنی کتاب سنن

www.ahnafmedia.com

ابو داؤد جلد نمبر 1 صفحہ 126 پر نقل فرماتے ہیں سفیان بن عیینہ نے اس روایت کا معنی بیان کیا لمن یصلی وحدہ، اور ایک بات یہ ذہن نشین فرمالیں۔ کہ سفیان بن عیینہ ہی سے امام بخاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں سفیان بن عیینہ سے امام ابو داود لاتے ہیں، فرق یہ ہے کہ امام بخاری نے روایت کو پیش کیا لا صلوۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب تک نقل کیا فصاعدا کا لفظ صحیح بخاری میں نہیں ہے سنن ابی داود میں فصاعدا کا لفظ بھی ہے۔ اور سفیان بن عیینہ سے معنی بھی ہے گویا امام ابو داود فرمانا چاہتے ہیں پوری حدیث یہ ہے اس شخص کی نماز نہیں ہو گی جو سورۃ الفاتحہ اور فاتحہ کے ساتھ کچھ اور نہ پڑھے۔ یعنی فاتحہ بھی پڑھے اور فاتحہ کے ساتھ اور بھی پڑھے فرمایا کہ اس کا تعلق مقتدی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ لمن یصلی وحدہ یہ منفرد کے لیے ہے کہ فاتحہ بھی پڑھے اور اس کے ساتھ ایک اور سورۃ کی تلاوت بھی کرے محض فاتحہ پڑھنا اس کے لیے کافی نہیں۔

دوسری دلیل اور اس کا جواب

ایک بڑی مشہور حدیث پیش کی جاتی ہے صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

من صلی صلوۃ لم یقراء فیھا بام القرآن فھی خداج غیر تمام فقیل لابی ھریرۃ انا نکون احیاء وراء الامام فقال اقرأ بھا فی نفسك

مسلم صفحہ 169

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ حضرت ہم تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہ

www.ahnafmedia.com

رضی اللہ عنہ نے اقرأ بہا فی نفسك اس کا معنی غیر مقلدین یہ کرتے ہیں کہ اقرأ بہا فی نفسك کا مطلب یہ ہے کہ تو امام کے پیچھے آہستہ پڑھ لیا کر کہتے ہیں دیکھو حدیث موجود ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز ناقص اور نامکمل ہوتی ہے۔

ایک اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا جملہ ہے لہذا یہ حدیث بیان کر کے یہ کہنا کہ اللہ کے نبی فرماتے ہیں امام کے پیچھے فاتحہ آہستہ پڑھا کرو یہ اللہ کے پیغمبر پر بہتان ہے اور الزام ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا بلکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

غیر مقلدین انکار کرنے پر آئیں تو کہتے ہیں جی صحابہ کا قول حجت نہیں ہے اور ماننے پر آئیں تو صحابی کے قول کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔

تو اقرأ بہا فی نفسك نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اقرأ بہا فی نفسك کا یہ معنی کرنا درست نہیں کہ آہستہ پڑھا کرو اقرأ بہا فی نفسك کا معنی قرآن کریم کی روشنی میں پوچھیں احادیث پیغمبر کی روشنی میں پوچھیں اگر نفس پر فی داخل ہو تو فی نفس کا معنی الگ ہوتا ہے یا فی نفسك کا معنی آہستہ ہوتا ہے؟ فی نفس کا معنی کیا ہے؟

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے فرمایا وقل لهم فی انفسهم قولا بليغا کہ وہ بڑے بڑے لوگ جو مجمع میں دعوت قبول کرنے میں اپنی سبکی محسوس کرتے ہیں تو میرے پیغمبر ان کو دعوت دو لیکن کیسے؟ فی انفسهم اب فی انفسهم کا معنی کریں کہ آہستہ دعوت دو تو آہستہ اتنی پڑھو جس کو وہ سنیں ہی نہیں اس دعوت دینے کا کیا فائدہ؟ قل لهم فی انفسهم کا معنی یہ ہے کہ ان کو دعوت علیحدہ دو جب اکیلے ہوں تو دعوت دو تو فی انفسهم کا معنی ہوا اس کا تعلق آہستہ کے ساتھ نہیں ہے

www.ahnafmedia.com

بلکہ الگ ہونے کے ساتھ ہے اور ہم بھی کہتے ہیں کہ الگ ہونے کا مسئلہ اور ہے اور آہستہ ہونے کا مسئلہ اور ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے حدیث مبارک نقل کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفس جو آدمی مجھ کو فی نفسہ یاد کرے گا اب اس کا معنی محدثین نے یہ نہیں کیا جو مجھے آہستہ یاد کرے گا میں آہستہ یاد کروں گا بلند آواز سے یاد کرے گا بلند آواز سے یاد کروں گا۔ فرمایا جو مجھے خلوت میں یاد کرے گا میں اسے خلوت میں یاد کروں گا اور جو مجھے مجمع میں یاد کرے گا میں اس کو مجمع میں یاد کروں گا من ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیرا منه ملأ کا تذکرہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ فی نفس سے مراد خلوت ہے آہستہ نہیں۔

صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 1101

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال قتادة اذا طلق فی نفسه فلیس بشئی اگر کوئی آدمی اپنے نفس میں اپنے جی میں طلاق دے تو یہ طلاق شمار نہیں ہو گی اپنے دل میں پڑھی جانے والی فاتحہ بھی قراءۃ شمار نہیں ہو گی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانا چاہتے ہیں اس کے وسوسے کو دور کرنے کے لیے اقرأ بها فی نفسك یعنی تو قرآن کریم آہستہ نہیں بلکہ اپنے دل میں یعنی تو امام کی پڑھی جانے والی قراءۃ کا تصور کر لیا کر کہ جو امام قرآن پڑھ رہا ہے اپنے دل میں اس تلاوت کا تو بھی تصور کر لیا کر تو یہ نہیں فرمایا کہ تو آہستہ قرآن امام کے پیچھے پڑھ لیا کر۔

اور سب سے اہم ایک بات اور سمجھیں۔ اس شخص کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے اس وقت عموما مزاج امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کا نہیں تھا کیوں حضرت

www.ahnafmedia.com

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب فرمایا اقرا بھا فی نفسك تو اس نے کہا جی ہم بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو یہ سوال کیوں کیا؟

مثال

مثال کے طور پر اس درس سے فراغت کے بعد مجھے آپ پوچھتے ہیں کہ مولانا آپ کہاں جارہے ہیں؟ میں نے کہا جی سرگودھا جارہاہوں تو مجھے آپ کہیں جی یہ ہمارا ساتھی ہے اس کو بھی ساتھ لے جائیں میں کہتاہوں جی میرے ساتھ گھر والے بھی ہیں۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ میں آپ کو ساتھ نہیں لے جاسکتا عذر پیش کررہاہوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فاتحہ نہ پڑھو نماز ناقص ہے آدمی نے کہا جی ہم تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ یعنی اس کا ذہن یہی تھا کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی آپ کہتے ہیں ناقص ہوتی ہے امام کے پیچھے ہوں تو پھر کیا کریں؟ تو اس سوال کا انداز بتارہاہے اس وقت عموماً مزاج امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھنے کا تھا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جس طرح حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے یہ حدیث مبارک بھی ہے۔

اور حدیث مبارک مکمل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت امام بیہقی نے کتاب القراءۃ میں نقل کی ہے وہ روایت آپ کے سامنے بیان نہیں کریں گے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کل صلوۃ لا یقرا فیھا بام الکتاب فھی خداج الا صلوۃ خلف امام۔

کتاب القراءۃ صفحہ 171

ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز ناقص ہے مگر وہ نماز جو امام کے پیچھے ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو خود فرمارہے ہیں کہ نماز ناقص اس وقت

www.ahnafmedia.com

ہوتی ہے جب آدمی فاتحہ نہ پڑھے اور اکیلا ہو لیکن اگر امام کے پیچھے موجود ہو تو اس آدمی کو فاتحہ پڑھنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ اس آدمی کی نماز کامل اور مکمل ہے۔

تیسری دلیل اور اس کا جواب

جامع ترمذی سے ایک حدیث مبارک پیش کی جاتی ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیھم الصبح فثقلت علیہ القراءۃ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قراءۃ فرمارہے تھے اور بوجھ محسوس فرمارہے تھے فلما انصرف اللہ کے پیغمبر نماز سے فارغ ہوئے فرمایا انی اراکم تقرؤن وراء امامکم تم امام کے پیچھے قراءۃ کرتے ہو؟ ہم نے کہا یا رسول اللہ ای واللہ جی ہاں اللہ کی قسم ہم امام کے پیچھے قراءۃ کرتے ہیں فرمایا کہ لا تفعلوا الا بام القرآن فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرا بھا، فرمایا کہ ٹھیک ہے تم قراءۃ کیا کرو مگر تم امام کے پیچھے قراءۃ نہ کیا کرو سوائے سورۃ فاتحہ کے فاتحہ پڑھ لو باقی قراءۃ نہ کرو کیونکہ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث مبارک یہ جامع ترمذی میں ہے۔ یہ بات ذہن نشین فرمالیں حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث مبارک کو نقل کیا ہے لیکن یہ کوئی نہیں بیان کرتا امام ترمذی نے کس مقام پر بیان کیا ہے۔ حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ کی خوبی یہ ہے ایک مسئلہ پر دو قسم کی روایات لاتے ہیں اور دونوں پر پھر باب قائم کرتے ہیں پہلے امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام امام کے پیچھے قراءۃ کرنی چاہیے پھر امام ترمذی نے ایک باب

www.ahnafmedia.com

قائم کیا ہے باب ترك القراءةخلف الامام کہ امام کے پیچھے قراءۃ نہیں کرنی چاہیے امام ترمذی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو باب قراءۃخلف الامام کے تحت لائے ہیں۔

اور اس کے بعد پھر باب قائم کیاترك القراءةخلف الامام توگویا امام ترمذی ثابت کرنا چاہتے ہیں حدیث عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ متروک ہے پہلے باب قائم کیا امام کے پیچھے قراءۃ کرنے کا کچھ احادیث اس کے تحت لائے پھر باب قائم کیا امام کے پیچھے قراءۃ نہ کرنے کا پھر احادیث اس کے تحت لائے ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ جس کو پہلے باب کے تحت لائے ہیں اس کے بعد باب ترک کا قائم کرکے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ثابت کردیا کہ یہ حدیث متروک ہے اس پر ہمیں بھی کوئی اشکال نہیں ہے یہ پہلے مسئلہ تھا اب یہ مسئلہ نہیں ہے۔

ترمذی جلد 1 صفحہ 85

جواب دوم

اس حدیث مبارک کے رواۃ کو دیکھیں اس حدیث کا ایک راوی ہے محمد بن اسحاق اس کے بارے میں امام ذہبی فرماتے ہیں امام مالک رحمہ اللہ نے کہا یہ دجال تھا،

میزان الاعتدال جلد3 صفحہ 453

ابن حجر عسقلانی نے تہذیب التہذیب میں فرمایا ہے کہ محمد بن اسحاق کذاب ہے۔

تہذیب التہذیب جلد5 صفحہ 29

طبقات المدلسین میں ابن حجر فرماتے ہیں اس کا ایک راوی مکحول مدلس ہے۔

طبقات المدلسین صفحہ 64

www.ahnafmedia.com

ذہبی زماں یا کذاب دوراں

غیر مقلدین کا موجودہ وقت کا ایک مولوی جو غیر مقلدین کے نزدیک حجت ہے زبیر علی زئی، غیر مقلدین اس کو ذہبی زمان کہتے ہیں ہمارے اتحاد اہل السنت والجماعت کے سہ ماہی رسالہ قافلہ حق میں مسلسل اس کذاب اور دجال کے جھوٹ لکھے جارہے ہیں۔ آج تک اپنے جھوٹوں کو وہ سچ ثابت نہیں کر سکا۔ جو تمہارا ذہبی ہے ابھی تک کسی ایک جھوٹ پر وہ یہ نہیں کہہ سکا کہ جی میں جھوٹ نہیں بولتا میں سچ کہتا ہوں۔ ہمارے ہاں کذاب ہے تمہارے ہاں ذہبی زمان ہے، اس ذہبی کذاب نے اپنی کتاب نور العینین میں لکھا ہے کہتا ہے مدلس کی روایت قابل قبول نہیں۔

نور العینین صفحہ 138

حالات رواۃ

ایک راوی محمد بن اسحاق جو کذاب ہے ایک راوی مکحول جو مدلس ہے اور تم نے خود کہا کہ مدلس کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو متروک کہا ہے راوی دجال کذاب تھا ایسی روایت پیش کرو کہ جس کے راوی دجال اور کذاب بھی نہ ہوں اور اس روایت کو محدثین متروک نہ سمجھیں بلکہ اس کو معمول سمجھیں اس لیے اس روایت کو ہم حجت نہیں سمجھتے۔

امام ترمذی کے نزدیک متشدد کون

اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، کہتے ہیں یہ جو مسئلہ ہے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا یہ تو اجتہادی مسئلہ ہے اور آپ لوگ اس میں بہت تشدد کرتے ہیں آپ نے اس پر مسلسل بیانات کیے ہیں مناظرے کیے ہیں تو یہ تشدد کر رہے ہیں میں کہا چلو یہ فیصلہ ہم نہیں کرتے یہ فیصلہ محدثین سے کروالیتے ہیں متشدد کون ہے

www.ahnafmedia.com

امام ترمذی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں کیا فرماتے ہیں؟ فتوی سماعت فرمائیں:

شدد القوم من اهل العلم فی ترك القراءة فاتحة الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لاترجع الصلوة الا بقراءة فاتحة الکتاب وحده کان او خلف الامام۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو یہ فتوی دے کہ امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی تو یہ فتوی دینے والا متشدد ہے۔

جامع الترمذی جلد 1 صفحہ 86

تو یہ فتوی امام ترمذی نے دیاناں! اب جو لوگ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کو ضروری سمجھتے ہیں اور ساتھ یہ کہتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس کو محدث نہیں کہتے اس کو متشدد کہتے ہیں۔ محدثین نے متشدد تمہیں شمار کیا ہے اور تم الٹا متشدد ہمیں کہہ رہے ہو۔ اللہ رب العزت مجھے اور آپ کو قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں امام پر اعتماد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور امام کی قراءۃ کو اپنی قراءۃ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ {آمین ثم آمین}

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

نماز میں آمین آہستہ کہنا

بمقام: دارالعلوم شاہدرہ، لاہور

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذ با الله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قال قد اجيبت دعوتكما فاستقيما ولا تتبعان سبيل الذين لا يعلمون

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

تمہید

ہماری آج کی گفتگو کا عنوان ہو گا آمین بالسر ۔ کہ نماز میں سورۃ فاتحہ کے مکمل ہونے کے بعد آمین کو آہستہ کہنا اہل السنۃ والجماعۃ احناف کے نزدیک سنت ہے۔ امام بھی ولا الضالین کے بعد آمین کہے تو آہستہ، منفرد اور اکیلا نماز پڑھنے والا ولا الضالین کے بعد آمین کہے تو آہستہ کہے، حسب وعدہ اپنے موقف پر سب سے پہلے قرآن کریم کی آیت پیش کرتا ہوں اس کے بعد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل پیش کروں گا۔

آمین دعا ہے قرآن کریم سے ثبوت

قرآن کریم کی آیت کریمہ جو میں نے آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہے

www.ahnafmedia.com

سورۃ یونس پارہ نمبر 11 آیت نمبر 89 اللہ رب العزت نے حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ نقل کیا ہے کہ جب حضرت موسی علیہ السلام کی قوم پر فرعون نے حد سے زیادہ ظلم اور زیادتی کی تو حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ رب العزت سے فرعون کے لیے بددعا کی۔ حضرت موسی علیہ السلام دعا فرماتے حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے اور قرآن کریم نے ان دونوں حضرت موسی علیہ السلام کی دعا اور حضرت ہارون علیہ السلام کی آمین کو جن لفظوں سے ذکر فرمایا وہ الفاظ قرآن کریم کے یہ ہیں۔

قال قد اجیبت دعوتکما حضرت موسی کی دعا اور حضرت ہارون کی آمین دونوں کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے تمہاری دعا کو قبول کر لیا ہے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ آمین دعا ہے لہذا آمین کے اوپر احکام وہی ہوں گے جو دعا کے بارے میں ہیں اور اس آیت کی تفسیر امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ جن کی وفات 911ھ میں ہے اپنی تفسیر در منثور میں نقل کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے:

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال کان موسی علیہ السلام اذا دعا امن ھارون علی دعائہ یقول آمین۔

تفسیر الدر المنثور جلد 3 صفحہ 567

میں نے حسب وعدہ آیت کریمہ کی تفسیر میں صحابی رسول کا ارشاد نقل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ موسی علیہ السلام جب دعا فرماتے حضرت ہارون ان کی دعا پر آمین کہتے تو اللہ نے حضرت موسی کی دعا اور حضرت ہارون کی آمین دونوں کو دعوت یعنی دعا کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ اگر انسان دعا مانگے تو اس کا حکم قرآن کریم میں ہی ہے۔

www.ahnafmedia.com

دوسری دلیل بخاری سے

اس آمین کے دعا ہونے پر صحیح بخاری میں محمد بن اسماعیل بخاری جن کی وفات 256ھ میں ہے اپنی کتاب صحیح بخاری میں نقل کرتے ہیں قال عطاء آمین دعاء حضرت عطاء نے فرمایا آمین دعا ہے۔

باب جہر الامام بآمین جلد 1 صفحہ 107

قرآن سے بھی ثابت ہوا آمین دعا ہے حضرت عطاء کے حوالے سے امام بخاری سے بھی ثابت ہوا آمین دعا ہے۔

دعا کے متعلق قرآن کا حکم

دعا کے بارے میں قرآن کریم نے ہی حکم دیا ہمیں اس حکم کے مطابق عمل کرنا چاہیے قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ ادعوا ربکم تضرعا و خفیۃ حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ جن کی وفات 606ھ میں ہے اپنی کتاب تفسیر کبیر نقل کرتے ہیں قال ابو حنیفہ اخفاء التامین افضل

تفسیر کبیر جلد 14 صفحہ 131

حضرت امام رازی نے اس مقام پر بڑی بہترین بحث فرمائی ہے اور وہ بحث تفسیر کبیر میں دیکھنے کے قابل ہے۔

امام رازی اور آمین بالسر

حضرت امام رازی باوجود اس کے کہ شافعی المسلک ہیں امام شافعی کا مقلد ہونے کے باوجود حضرت امام رازی اس پر بحث کرتے ہوئے تشریح فرماتے ہیں واحتج ابو حنیفہ علی صحتہ کقولہ قال فی قولہ آمین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جو مسلک ہے اس مسلک پر دلیل دیتے ہوئے دو طرح سے بات کی جا سکتی ہے:

www.ahnafmedia.com

ایک انه دعاء دوم انه من اسماء الله۔ فرمایا آمین یا تو اللہ کا نام ہے اور یا آمین دعا ہے، آمین کا اللہ کا نام ہونا یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تفسیر در منثور میں موجود ہے، آمین کا دعاء ہونا یہ بھی در منثور میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام رازی فرماتے ہیں فان کان دعاء وجب اخفائه اگر آمین دعا ہے تو اس کا اخفاء اور آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اس میں اللہ حکم دے رہے ہیں ادعوا ربکم تضرعا وخفية اور اللہ کا حکم وجوب کا درجہ رکھتا ہے۔

وکان اسم من اسماء الله تعالی اگر یہ اللہ کے اسماء میں سے اللہ کا نام ہے تو گویا ذکر کیا جارہا ہے وجب اخفائه پھر بھی اس کا اخفاء واجب ہے۔

اس لیے کہ اللہ قرآن کریم میں فرماتے ہیں واذکر ربك فی نفسك تضرعا کہ اللہ کے ذکر کو تم آہستہ اور عاجزی کے ساتھ پڑھو۔ آگے امام رازی فرماتے ہیں فان لم یثبت الوجوب فلا اقل من الندبية کم از کم درجہ تو وجوب کا اصل یہ ہے کہ وجوب ہو اگر وجوب نہ ہو کم از کم درجہ ندب اور استحباب کا تو ہے ہی اور حضرت امام رازی باوجود شافعی المسلک ہونے کے فرماتے ہیں:

ونحن بهذا القول نقول کہ میں شافعی ہونے کے باوجود حضرت امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق فتوی دیتا ہوں اس لیے کہ آمین آہستہ پڑھنے پر حضرت امام ابو حنیفہ کی تائید میں قرآن موجود ہے۔ امام شافعی کا مقلد ہونے کے باوجود جب دلیل کی باری آئی اور دلیل وزنی محسوس ہوئی تو انہوں نے فتوی امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق دیا ہے۔

www.ahnafmedia.com

عمل رسول اور آمین بالسر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مبارک عمل آمین بالسر کے بارے میں کیا تھا؟ حضرت سلیمان بن داود بن جارود جن کی وفات 204ھ میں ہے مسند ابو داؤد طیالسی میں نقل کرتے ہیں:

عن وائل قد سمعت من وائل انه صلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قراء غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین خفض بها صوته

مسند ابو داود طیالسی جز نمبر 4 صفحہ 138

حضرت وائل فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب اللہ کے پیغمبر نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو اللہ کے پیغمبر نے آمین فرمایا۔ خفض بها صوته آمین بلند آواز سے نہیں فرمایا بلکہ آمین کہتے وقت اللہ کے پیغمبر نے آواز کو آہستہ کیا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کو بالسر ادا کیا۔ گویا کہ نبوت کے عمل سے ثابت ہوا کہ آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔

دلیل دوم

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جن کی وفات 241ھ میں ہے اپنی کتاب مسند احمد میں فرماتے ہیں۔

قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما قرا غیر المغضوب علیهم ولا الضالین قال آمین واخفی بها صوته

حضرت وائل بن حجر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز

www.ahnafmedia.com

پڑھائی جب اللہ کے پیغمبر نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا اور آہستہ فرمایا۔

مسند احمد جلد 4 صفحہ 389

دونوں روایات میں فرق کیا ہے، پہلے میں خفض بہا صوتہ اب لفظ ہے اخفی بہا صوتہ۔ خفض کا معنی بھی آہستہ ہے اور اخفی کا معنی بھی آہستہ ہے۔

دلیل سوم

اسی طرح محمد بن عبد اللہ الحاکم نیشاپوری جن کی وفات 405 ھ میں ہے مستدرک حاکم میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کرتے ہیں۔

انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین یخفض بہا صوتہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا اللہ کے پیغمبر نے آمین فرمایا اور آمین کہتے وقت اللہ کے پیغمبر نے آواز کو آہستہ اور پست رکھا۔

مستدرک حاکم جلد 2 صفحہ 253

ان تین احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا مبارک عمل آمین کو آہستہ کہنے کا تھا۔

دلیل چہارم

حضرت سلیمان بن اشعث رحمہ اللہ جن کی وفات 275ھ میں ہے اپنی کتاب ابو داؤد میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ سے حدیث مبارکہ نقل کی ہے:

انہ حفظ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکتتین سکتۃ اذا

www.ahnafmedia.com

کبر وسکتۃ اذا فرغ من قراءۃ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اس حدیث مبارکہ کو ذرا سمجھو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے دو سکتے یاد کیے ہیں۔ ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر فرماتے تو اس کے بعد اللہ کے پیغمبر سکتہ کرتے پھر جب اس کے بعد غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی قراءۃ سے فارغ ہوتے پھر اللہ کے پیغمبر سکتہ فرماتے۔

سنن ابی داود باب السکتۃ عند الافتتاح جلد 1 صفحہ 120

اب اللہ اکبر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ رب العالمین تک سکتہ جو فرماتے تو حضور پڑھتے تو تھے، دعا مانگتے تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تو نہیں تھے لیکن صحابی اس کو سکتہ کیوں فرما رہے ہیں؟ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یوں پڑھتے کہ بلند آواز سے نہ ہوتا اس کی آواز نہ آتی۔ تو جس طرح اللہ اکبر اور الحمد للہ رب العالمین کے درمیان پیغمبر نے پڑھا ہے مگر آہستہ پڑھا ہے صحابی نے سکتہ فرمایا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے بعد پیغمبر نے آمین فرمایا مگر آہستہ فرمایا تو صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سکتہ فرمایا۔

تو سمرہ بن جندب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ اکبر اور الحمد للہ کے درمیان پیغمبر دعا مانگتے ہیں اور آہستہ، اسی طرح ولا الضالین کے بعد پیغمبر آمین کے ساتھ دعا مانگتے تو یہ بھی آہستہ تو خاتم الانبیاء کا مبارک عمل تو آمین کو آہستہ کہنے کا تھا اور یہ حدیث مبارک محمد بن عیسی ترمذی نے جن کی وفات 279ھ میں ہے جامع ترمذی میں اس کو نقل کیا حضرت سمرہ بن جندب سے۔

باب ماجاء فی السکتتین جلد 1 صفحہ 49

www.ahnafmedia.com

حضرت محمد بن یزید ابن ماجہ جن کی وفات 273ھ میں ہے انہوں نے سنن ابن ماجہ میں حضرت سمرہ بن جندب کی اسی حدیث مبارک کو ذکر کیا۔

سنن ابن ماجہ باب فی السکتتی الامام جلد 1 صفحہ 61

تو گویا سنن ابن ماجہ اور جامع ترمذی اور سنن ابی داود سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ولاالضالین کے بعد آمین پڑھتے مگر آمین آہستہ پڑھتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل آمین کو بلند آواز سے پڑھنے کا نہیں تھا۔

خلفاء راشدین اور آمین بالسر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ راشد کا عمل کیا تھا؟ حضرت امام احمد بن محمد الطحاوی جن کی وفات 321ھ میں ہے اپنی کتاب معانی الآثار میں فرماتے ہیں۔

عن ابی وائل قال کان عمر رضی الله عنه وعلی رضی الله عنه لا یجهرون ببسم الله الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ یہ دونوں نماز میں بسم اللہ بھی آہستہ پڑھتے اور تعوذ بھی آہستہ پڑھتے اور آمین بھی آہستہ پڑھتے۔ نہ اعوذ باللہ کو جہراً پڑھتے، نہ بسم اللہ کو جہراً پڑھتے اور نہ آمین کو جہراً پڑھتے۔

شرح معانی الآثار، باب القراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ جلد 1 صفحہ 150

اسی طرح حضرت امام عبد الرزاق نے مصنف عبد الرزاق میں حضرت ابراہیم سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں پانچ مقامات وہ ہیں کہ جن کو آہستہ پڑھا جاتا ہے:

1: سبحانك اللهم وبحمدك

2: التعوذ

3: تسمیه

4: آمین

5: اللهم ربنا ولك الحمد

توخلفاء راشدین کا مبارک عمل بھی آمین کو آہستہ پڑھنے کا ہے۔

مصنف عبد الرازاق جلد 2 صفحہ 57

تابعین کرام اور آمین بالسر

ابراہیم تابعی کا فتوی بھی آمین کو آہستہ پڑھنے کا ہے خلاصہ کلام یہ ہے قرآن کریم کی آیت قال قد اجیبت دعوتکما سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہارون علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کی دعا پر آمین کہتے۔ دوسرا حضرت امام بخاری کی قال عطاء آمین سے ثابت ہوا کہ آمین دعا ہے۔

دعا کو آہستہ مانگنے کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے ادعوا ربکم تضرعا وخفیة نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل آمین کو آہستہ کہنے کا، خلفاء راشدین کا مبارک عمل آمین کو آہستہ کہنے کا، تابعی کا عمل اور تابعی کا فتوی آمین کو آہستہ کہنے کا۔ قرآن کریم، احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین اور تابعی کے فتوے کے مطابق اللہ تعالی ہمیں نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق آمین کو آہستہ کہنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ ہم سب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ میں نے بڑے اختصار کے ساتھ دلائل آپ کی خدمت پیش کیے ہیں جن

www.ahnafmedia.com

سے ثابت ہوا کہ آمین نماز میں انسان کو آہستہ آواز میں پڑھنی چاہیے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی جو حدیث مبارک میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا لیکن یہ آمین آہستہ تھا آپ حضرات جامع ترمذی میں دیکھیں حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ نے آمین بالجھر کا باب بھی قائم کیا ہے اور آمین بالسر کا باب بھی قائم کیا ہے آمین بالسر میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔

اعتراض

بہت سارے احباب کہتے ہیں حضرت امام ترمذی رحم اللہ نے حدیث وائل جس میں آمین آہستہ پڑھنے کا ذکر ہے اس کو ذکر کیا اور ایک بڑا مضبوط اعتراض کیا ہے اس کی سند پر۔وہ اعتراض کیا ہے کہ وائل بن حجر کی روایت میں حضرت امام شعبہ نے درمیان میں راوی آتا ہے حجر ان کی کنیت نقل کی ہے ابوالعنبس۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خطا ہے حجر کی کنیت ابوالعنبس نہیں ہے بلکہ حجر کی کنیت ابوالسکن ہے۔امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں شعبہ سے خطا ہوئی۔تو کہتے ہیں کہ جب راوی سند بیان کرنے میں خطا سے کام لے رہا ہے تو ممکن ہے حدیث کا متن بیان کرنے میں بھی اس نے خطا سے کام لیا ہو۔

جواب

ہم کہتے ہیں امام ترمذی رحمہ اللہ کی یہ اپنی خطا ہے اس کی وجہ حضرت امام شعبہ حجر کی جو کنیت ابوالعنبس ذکر کرتے ہیں اس میں شعبہ منفرد اور تنہا نہیں ہے اسی طرح سفیان ثوری رحمہ اللہ نے بھی کنیت ابوالعنبس ذکر کی ہے۔ابوداود جلد 1 صفحہ 141 پر روایت موجود ہے اور اگر امام شعبہ امام سفیان ثوری ابوالعنبس کنیت نقل

کریں تو ممکن ہے آپ کے ذہن میں وہ سوال باقی رہ جائے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی کنیت ابو السکن ہے ابو العنبس ہے ہی نہیں تو پھر تو دونوں نے خطا کی۔

حضرت امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تلخیص الحبیر جلد 1 صفحہ 237 میں امام ابن حبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حجر کی کنیت ابو العنبس بھی ہے اور ابو السکن بھی ہے جب ایک شخص کی دو کنیتیں ہیں تو امام شعبہ چاہیں تو ابو العنبس نقل کر دیں اور چاہیں تو ابو السکن نقل کر دیں۔ یہ امام شعبہ کی خطا نہیں ہے بلکہ امام ترمذی کو امام شعبہ پر اعتراض کرنے میں خطا ہوئی ہے اس لیے اس سند پر کوئی کلام نہیں ہے۔ امام شعبہ نے جو کیا ہے درست کیا ہے۔ کنیت حجر کی ابو السکن بھی ہے ابو العنبس بھی ہے چاہے تو یہ نقل کر دیں اور چاہے تو وہ نقل کر دیں۔

یہ کہتے ہیں جس طرح تم نے حدیث مبارک حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ولاالضالین کے بعد آمین آہستہ پڑھتے تو یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے نماز پڑھی ہے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاالضالین کے بعد آمین پڑھا رفع بها صوته تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہتے وقت آواز کو بلند کیا۔

اگر وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے آمین آہستہ پڑھنے کی حدیث موجود ہے تو اسی صحابی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بلند آواز سے آمین پڑھنے کی دلیل بھی موجود ہے تو پھر یوں کہنا چاہیے آمین آہستہ بھی سنت ہے آمین بلند بھی سنت ہے تو صحابی تو وہی ہے تم نے ان کی جہر والی روایت کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟

www.ahnafmedia.com

حضرات وائل کی حدیث ایک نظر میں

ہم نے کہا چھوڑا نہیں۔ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایتیں دونوں ہیں مگر ہم نے سر والی روایت کو لیا اور جھر والی روایت کو کیوں نہیں لیا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جو روایت جس میں رفع بھا صوتہ کا ذکر ہے اس کے معروف راوی حضرت امام سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور امام سفیان ثوری کا اپنا فتوی فقہ سفیان ثوری میں موجود ہے کہتے ہیں آمین سرا سواء کان اماما او مأموما او منفردا کہ آمین آہستہ ہے خواہ امام ہو خواہ مقتدی ہو اور خواہ اکیلا ہو تو سفیان ثوری جو اس حدیث کے مرکزی راوی ہیں وہ بھی فتوی اس روایت کے خلاف دے رہے ہیں۔

فقہ سفیان ثوری صفحہ 561

تو معلوم ہوا اس روایت کا معنی وہ نہیں جو غیر مقلد سمجھے ہیں، معنی وہ ہوگا جو محدثین اور امام سفیان ثوری جیسے لوگ سمجھے۔ کیوں کہ راوی اگر ایک روایت کو پیش کرے اور فتوی اس روایت کے خلاف دے دے تو حضرت امام سرخسی رحمہ اللہ نے اصول سرخسی میں ایک اصول لکھا ہے فیثبت بعمله بخلاف الحدیث نسخ الحکم اگر راوی روایت پیش کرے اور فتوی روایت کے خلاف دے یہ دلیل اس بات کی ہے اس راوی کے نزدیک وہ حدیث منسوخ ہے تو سفیان ثوری رحمہ اللہ بھی اس حدیث کو منسوخ سمجھتے ہیں۔

اصول سرخسی جلد 2 صفحہ 6

آمین بالجہر تعلیماً تھی

اور دوسری اہم بات یہ سمجھیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایتیں تو دونوں نقل کرتے ہیں اول اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین آہستہ پڑھنے کی،

www.ahnafmedia.com

دوم اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے آمین بلند آواز سے پڑھنے کی لیکن جہاں جہراً آمین کا تذکرہ کیا ہے اس میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا اپنا ارشاد موجود ہے۔ محمد بن احمد الدولاوی جن کی وفات 310ھ میں ہے اپنی کتاب الکنی والاسماء میں ارشاد فرماتے ہیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمایا یمد بہا صوتہ ما اراہ الا یعلمنا اللہ کے پیغمبر نے جو آمین بلند آواز سے فرمایا یہ ہمیں تعلیم دینے کے لیے تھا۔

الکنی والاسماء جلد 1 صفحہ 442

معلوم ہوا اصل عمل پیغمبر کا آہستہ کا تھا دو تین مرتبہ بلند آواز سے فرمایا امت کو تعلیم دینے کے لیے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

اب ظہر کی نماز میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے جہر سے نہیں ہوتی عصر کی نماز میں قراءۃ آہستہ ہوتی ہے جہر سے نہیں ہوتی لیکن امام بخاری رحمہ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ظہر کی نماز میں ویسمع الآیۃ احیانا صحابی فرماتے ہیں کبھی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک دو آیتیں بلند آواز سے سنا دیتے۔ اب ظہر کی نماز میں قراءۃ تو آہستہ ہوتی ہے کبھی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے پڑھ لیتے یہ بتانے کے لیے ان مقامات پر میں یہ تلاوت کرتا ہوں۔

صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 105

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آمین کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی بلند آواز سے پڑھ لیتے مقصود تعلیم تھی، یہ

www.ahnafmedia.com

بتانے کے لیے کہ ان مقامات پر یہ لفظ آمین میں کہتا ہوں۔ اپنے عمل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتادیا۔

اعتراض

اور ایک بڑی معروف حدیث جو بطور ایک اعتراض کے پیش کی جاتی ہے۔
جی امام بخاری نے باب قائم کیا ہے باب جهر الامام فی التأمین کہ نماز میں آمین بلند آواز سے پڑھنی چاہیے، اور حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اس کتاب میں کئی ایک احادیث لائے ہیں ان میں سے ایک ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی، ایک ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور اسی طرح یہ حضرت عطاء کا قول لائے ہیں کہتے ہیں اس سے امام بخاری جہر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

جواب

سوال یہ ہے کہ ان سے جہر ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟ نمبر ایک حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ترجمۃ الباب قائم فرماتے ہیں اور اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ نے آگے حدیث مبارک نقل کی ہے امام بخاری فرماتے ہیں باب جهر الامام بالتامین کہ امام آمین بلند اواز سے کہے پہلی بات کہ قال عطاء آمین دعاء یہ ترجمۃ الباب کا حصہ ہے "عطاء نے کہا آمین دعا ہے" تو دعا کہنے سے کیا آمین کا جہر ثابت ہو جاتا ہے؟ عطاء یہ تو کہتے ہیں کہ آمین دعا ہے یہ تو نہیں کہ اس کے اندر جہر بھی ہے۔

دوسری بات آگے ترجمۃ الباب میں لائے ہیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا اثر آگے ترجمۃ الباب میں لائے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اثر پھر ترجمۃ الباب میں لائے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر، پھر اس کے بعد امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث مبارک لائے ہیں جهر الامام بالتامین کے تحت اب ذرا توجہ سے

www.ahnafmedia.com

بات سمجھنا۔

صحیح بخاری کا مسئلہ آپ کے سامنے حل ہو جس کو عموماً لوگ شد و مد کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ دیکھو جی امام بخاری کی صحیح بخاری میں بلند آواز سے آمین پڑھنے کی دلیل موجود ہے۔

نمبر ایک، کہتے ہیں باب جھر الامام بالتامین قال عطاء آمین دعاء کہ عطاء نے آمین کو دعا کہا اس سے آمین کا جہرا ہونا تو ثابت نہ ہوا۔ جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ینادی الامام لا تفتنی بآمین اگر امام نے میرے آنے سے پہلے نماز شروع کر دی ہے تو امام آمین مجھ سے پہلے نہیں کہے گا میں بھی آمین کہہ لوں گا تو اس سے آمین کا جہر کیسے ثابت ہوا حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں قال ابن عمر لایدعه کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کبھی بھی آمین کو چھوڑا نہیں کرتے تھے اس سے آمین کا جہر کیسے ثابت ہوا؟

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر ایک نظر

اب ایک اثر رہ جاتا ہے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا اس سے پہلے ذرا حدیث سن لیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث امام بخاری لائے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا امن الامام فامنوا کہ جب امام آمین کہتے تو تم بھی آمین کہو فانه من وافق تامینه تامین الملائکة غفر له ما تقدم من ذنب جس آدمی کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول آمین نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہتے اب بتاؤ اس سے جہر کیسے ثابت ہوا؟ ہم بھی کہتے ہیں امام جب

www.ahnafmedia.com

آمین کہے تم بھی آمین کہو اگر ملائکہ کے موافق تمہاری آمین ہو گئی، اب ملائکہ کی موافقت کیا ہے؟ کبھی آپ نے آج تک ملائکہ کو جہر سے آمین کہتے سنا؟ ملائکہ کی آمین بھی تو آہستہ ہے۔ تو ملائکہ کی آمین کے ساتھ تو موافقت یہی ہو گی کہ ملائکہ کی آمین آہستہ ہے تو ہماری آمین بھی آہستہ ہو اکٹھے آمین ہو گی تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اثر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا جواب

اب ایک اثر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا ہے جس کو پیش کیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں امن ابن زبیر فمن وراءہ حتی ان للمسجد للجۃ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے جو مقتدی تھے انہوں نے آمین کہا یہاں تک کہ مسجد میں گونج پیدا ہو گئی یہاں بھی جہر کا لفظ نہیں تھا صرف لفظ گونج سے استدلال کیا۔ مگر دو جواب یہ ذہن نشین فرمالیں۔

جواب اول

ایک حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے یہاں ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے اثر کو بغیر سند کے ذکر کیا ہے یہاں پر سند قطعاً موجود نہیں ہے۔ آپ کوئی جملہ پیش کریں اور اس کی سند ضعیف ہو غیر مقلدین شور مچادیں گے کہ تمہاری سند ضعیف ہے۔ اور وہ جملہ پیش کریں اور بغیر سند کے پیش کریں آپ کو بھی حق حاصل ہے ناں کہ پوچھیں کہ بے سند بات نہ کرو باسند بات کرو۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بات پیش کی ہے مگر امام بخاری رحمہ اللہ نے بغیر سند کے پیش کی ہے۔ لہذا اس کو غیر مقلدین اپنے حق میں پیش نہیں کر سکتے۔

جواب دوم

اس کی سند مصنف عبدالرزاق کے اندر موجود ہے مگر اس سند کو غیر

www.ahnafmedia.com

مقلدین اپنے حق میں پیش نہیں کرسکتے۔وجہ یہ ہے کہ طبقات المدلسین میں عبد الرزاق کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مدلس ہیں۔ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عبد الرزاق یہ مدلس ہے اور فتح المبین صفحہ 45 جو طبقات المدلسین کا حاشیہ ہے کہتے ہیں قال تشیع تغیر بقول تمہارے یہ شیعہ بھی تھا بقول تمہارے ان کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا اور مدلس تھا۔ تمہارے مسلک کے مطابق مدلس کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی امام بخاری رحمہ اللہ بغیر سند کے لائے ہیں اور جہاں پر سند موجود ہے تمہارے اصول کے مطابق ان کی روایت کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔

اس لیے بہتر یہ ہے کہ آدمی قرآن کریم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ، خلفائے راشدین کے عمل اور تابعین کے فتوے کے مطابق نماز میں امام کے پیچھے ہو یا امام بن کے نماز پڑھا رہا ہو یا اکیلا نماز پڑھ رہا ہو ہر حال میں آمین آہستہ کہے۔

اللہ رب العزت ہم سب کو ادب اور آداب کے ساتھ آمین آہستہ کہتے ہوئے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

برزخ کیا ہے

بمقام: پیر محل، ٹوبہ ٹیک سنگھ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ

سورۃ السجدہ آیت 23

عن انس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا نبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

مسند ابو یعلی موصلی 658

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

تمہید

میرے نہایت واجب الاحترام دوستو بزرگو مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو، اس کائنات میں ایک ذات کا نام خالق ہے اور خالق کے ماسوا کا نام مخلوق ہے۔ اللہ رب العزت کی ذات کائنات کی خالق ہے اور اس کائنات میں اللہ کے ماسوا جس قدر اشیاء موجود ہیں یا

www.ahnafmedia.com

موجود ہوں گی ان کا نام مخلوق ہے۔

مخلوقات میں سے نوری مخلوق بھی ہے جنہیں ملائکہ کہتے ہیں۔ مخلوقات میں سے ناری مخلوق بھی ہے جسے جنات کہتے ہیں۔ مخلوق میں سے ارضی مخلوق بھی ہے جنہیں بشر کہتے ہیں۔ مخلوقات میں سے نباتات، جمادات اور حیوانات بھی موجود ہیں۔

وجود انسانی کی برکت

لیکن مخلوقات میں اللہ نے جس قدر اس کائنات میں مخلوقات کو وجود بخشا ہے ان میں اصل ایک حضرت انسان کی ذاتِ گرامی ہے اور باقی جس قدر مخلوقات کو اللہ نے وجود بخشا ہے، اللہ رب العزت قرآن کریم میں اعلان فرما رہے ہیں هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُمۡ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا میں نے زمین میں جس قدر چیزیں پیدا کیں ان کو وجود میں نے تمہارے لیے دیا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 29

وجود انسانی کا مقصد

وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ

سورۃ الذاریات آیت 56

اور انسان تجھے میں نے اپنے لیے پیدا کیا ہے۔ اللہ نے انسان کو وجود دیا ہے تا کہ انسان سجدہ اللہ کو کرے۔ وجود انسان کو دیا تا کہ گھٹنے اللہ کے سامنے ٹیک لے، انسان کو اللہ نے وجود دیا ہے کہ انسان اس دنیا میں اللہ کی مان کر زندگی گزارے۔ لیکن اللہ نے اس کائنات میں جس قدر مخلوقات پیدا کی ہیں ان کو اللہ نے انسان کا خادم بنایا، انسان کے لیے پیدا کیا۔ اسی لیے اللہ قرآن کریم میں

www.ahnafmedia.com

اعلان فرماتے ہیں لو یوا خذاللہ الناس بما کسبوا اگر اللہ بد اعمالیوں کی وجہ سے انسان پر عذاب بھیج دے۔

اللہ پھر اس زمین پر جانوروں کو باقی نہیں رہنے دیتے۔ لوگ کہتے ہیں گناہ انسان نے کیا تھا رب نے جانوروں کو فنا کیوں کیا ہے؟ اللہ کے بندے جانور تو انسان کے لیے تھے جب اس بستی پر انسان نہیں تو جانور کا فائدہ کیا ہے؟

اللہ رب العزت نے سورج کو وجود دیا ہے، اللہ نے چاند کو وجود دیا ہے، اللہ نے آسمانوں کو وجود دیا ہے، اللہ نے کائنات میں پہاڑ اور دریا کو وجود دیا ہے، مگر ان کا وجود اس وقت تک ہے جب تک اس کائنات میں انسان رہے گا اور انسان بھی اللہ اللہ کرنے والا رہے گا۔ جب اللہ کا نام لینے والا انسان نہیں ہو گا تو اللہ انسان کے وجود کو مٹانے کا فیصلہ کر لیں گے۔ پھر سورج مشرق کی بجائے مغرب سے، پھر سورج کا چکر بدل جائے گا۔ اللہ سورج کو فنا کر دیں گے، اللہ اس چاند کو فنا کر دیں گے اللہ پوری کائنات کے نظام کو ختم کر دیں گے۔ کیوں؟ یہ نظام تھا جو انسان کے لیے۔ کبھی اللہ اگر کسی علاقے میں (اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے) اگر انسان ابتلاء کا شکار ہو یا انسان پر واقعۃً عذاب آجائے اور اللہ جانور کے وجود مٹا دیں تو کم عقل لوگ اعتراض یہ کرتے ہیں:

اعتراض

گناہ انسان نے کیا، جانور کا کیا قصور تھا کہ اس کو مٹا دیا گیا؟

جواب

میں کہتا ہوں جب قیامت آئے گی اللہ انسان کو فنا کرنے کا ارادہ کریں گے پھر تو چاند نہیں بچے گا چاند کا قصور کیا ہے؟ سورج نہیں بچے گا سورج کا قصور

www.ahnafmedia.com

کیا ہے؟ بات قصور کی نہیں ہے جب سورج کے وجود کا مقصد ختم ہو گیا اب سورج کو کائنات میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سبب اصلی اور سبب ظاہری

اللہ رب العزت نے انسان کو وجود دیا ہے اس کے دو سبب ہیں ایک سبب اصلی ہے اور ایک سبب ظاہری ہے۔ علماء کی زبان میں کہتے ہیں اللہ نے کائنات کو وجود دیا ہے ایک اس کی علت ہے ایک اس کا سبب ہے۔ مگر علت اور سبب کو چونکہ عوام علمی زبان میں نہیں سمجھتے میں نے اس لیے کہا اللہ نے وجود دیا ہے۔ ایک سبب اصلی ہے اور ایک سبب ظاہری ہے۔ اگر کوئی پوچھے سبب اصلی کیا ہے؟ ہم کہیں گے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون تاکہ انسان عابد بن کر اس دنیا میں رہے۔

اگر کوئی پوچھے سبب ظاہری کیا ہے؟ اللہ نے کائنات کو وجود کیوں بخشا ہے؟ ہم کہیں گے اللہ نے اپنے پیغمبر کی ذات کی خاطر بخشا ہے۔ اگر اللہ کائنات میں خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود دینے کا ارادہ نہ کرتے اللہ کائنات میں جنت کو وجود نہ دیتے۔ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وجود دینے کا ارادہ نہ کرتے اللہ کائنات میں جنات کو وجود نہ دیتے۔ اگر اللہ پیغمبر کو وجود دینے کا ارادہ نہ فرماتے اللہ ملائکہ حور غلمان کو وجود نہ دیتے۔ ایک سبب اصلی وہ انسان کا عبادت کرنا ہے، ایک سبب ظاہری وہ پیغمبر کا مبارک وجود ہے۔

سبب اور مقصد میں فرق

مجھے ایک شخص نے کہا کہ تم نے کہا کہ اللہ نے کائنات کو اس لیے پیدا کیا کہ نبی کو پیدا کرنا تھا۔ اللہ قرآن میں کہتا ہے ہم نے انسان کو عبادت کے لیے

www.ahnafmedia.com

پیدا کیا ہے تم کہتے ہو نبی کی وجہ سے پیدا کیا۔ میں نے کہا آپ کے شہر میں میں آیا اگر تم مجھ سے پوچھو کہ مولانا ہمارے شہر مثلاً پیر محل میں کیوں آئے؟ تو میں کہوں گا بیان کرنے کے لیے، اگر پوچھو کیوں آئے تو میں کہوں گا تقریر کرنے کے لیے، اگر کوئی اور مجھے فون کرکے پوچھے کہ مولانا پیر محل میں کیوں آئے تو میں کہوں مجھے پیر محل میں مثلاً مفتی عابد سلیم نے دعوت دی ہے۔ تم کہو گے عجیب بات ہے کبھی کہتا ہے بیان کرنے کے لیے کبھی کہتا ہے جی فلاں نے دعوت دی ہے۔ میں کہتا ہوں اس پیر محل میں آنے کی وجہ وہ تو میرا بیان کرنا ہے۔ اور آنے کا سبب وہ اس شخص کا وجود ہے جس نے مجھے دعوت دی ہے۔ آیا تو میں بیان کے لیے تھا لیکن آنے کا سبب اس داعی کا وجود بنا ہے۔ ہم آئے تو کائنات میں عبادت کے لیے تھے مگر آنے کا سبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک بنا ہے۔

مثال

میں نے کہا اگر پھر بھی تمہیں بات سمجھ میں نہ آئے تو میں یوں کہتا ہوں۔ کیونکہ لوگوں نے کہا نہیں نہیں ہم اس بات کو نہیں مانتے رب نے پیدا کرنا ہی تھا، اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تب بھی کرنا تھا۔ میں نے کہا پھر میں ایک مثال اور دے کر بات سمجھانا چاہتا ہوں، اگر تمہاری کوئی شخص دعوت کرے اور دعوت پر ہرنی کا گوشت پیش کردے، اگر دعوت کرے اور اس میں دیسی مرغ دیسی گھی میں پکا کر پیش کردے اور تم مرغ اڑاؤ اور وہاں سے چل دو اور اس کا شکریہ بھی ادا نہ کرو ایسا تو نہیں کرسکتے ناں! لیکن کم عقل مہمان اور کم علم مہمان بلکہ دوسرے لفظوں میں یوں کہو بد دماغ مہمان کہے گا ارے شکریہ کس بات کا۔ اللہ نے اس کے گھر میں ہمارا رزق لکھا تھا ہم نے کھا لیا اللہ نہ لکھتے ہم کھانے کے لیے نہ آتے۔

www.ahnafmedia.com

اس میں اس کا کون سا کمال ہے! میں نے کہا اچھا اگر تم دس دن بعد پھر اس کے گھر جاؤ اور تمہیں کھڑے ہو کر سلام بھی نہ کرے تم اس کے گھر جاؤ اور تمہیں مشروبات بھی پیش نہ کرے، تم اس کے گھر جاؤ اور تمہیں چائے کی پیالی بھی پیش نہ کرے اسی طرح بھوکے تم واپس آؤ پھر دس دن بعد پھر تمہیں بلائے تو تم جانے کے لیے تیار نہیں ہوگے۔

لوگ پوچھیں گے کیوں نہیں جاتے؟ آپ کہو گے ناں اس لیے نہیں جاتا یار کیسا میزبان ہے ایک کپ چائے بھی نہیں پلا سکتا تھا، یہ کیسا میزبان ہے ارے ایک بوتل بھی 15 روپے کی نہیں پلا سکتا، یہ کیسا میزبان تھا ہمیں بیٹھنے کے لیے کرسی نہیں دے سکتا تھا اس میزبان کے پاس جانے کا فائدہ کیا؟ تو پھر میں پوچھ سکتا ہوں ناں کہ اسی میزبان نے اگر دس دن پہلے تمہیں دیسی گھی میں دیسی مرغ بھون کر کھلایا تو تم نے کہا کہ اس کا کیا کمال ہے رب نے رزق لکھا تھا ہم آگئے رب نہ لکھتا تو نہ آتے۔ تو رب نے لکھا تھا اس نے کھلایا تمہیں خوشی نہیں ہوئی، آج رب نے نہیں لکھا تو اس نے نہیں کھلایا تو پھر جناب کا موڈ کیوں بدل گیا ہے۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج گئے ہیں۔ اللہ کے پیغمبر نے اعلان کیا قال رسول الله صلى الله عليه و سلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله جو انسان کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا۔

ترمذی باب الشکر لمن احسن الیک ص339

ارے تجھے کہنا تو یہ چاہیے تھا کہ اس شہر میں رزق میرے رب نے لکھا تھا لیکن ذریعہ تجھے بنا دیا، رب اور کسی کو بھی بنا سکتا تھا لیکن رب نے تجھے بنا دیا میں تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تو جس طرح رب نے اگر میرا اور آپ کا رزق لکھ دیا

www.ahnafmedia.com

لیکن جس میزبان کو اللہ سبب بنائے اس میزبان کا شکریہ ادا نہیں کرتے؟ اللہ نے وجود ہمیں دیا یہ ہمارے مقدر میں لکھا تھا لیکن سبب پیغمبر کو بنادیا۔ ہم اللہ کو بھی محسن مانتے ہیں کہ اللہ تو نے وجود دیا، ہم پیغمبر کو بھی محسن مانتے ہیں جو ہمارے دنیا میں آنے کا سبب بنا ارے وہ بھی ٹھیک ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے۔

ہر حال میں معبود تو ہی

میں اس کی ایک اور مثال دیتا ہوں اللہ نے قرآن میں حکم دیا **وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا** ارے تم نے عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کی نہیں کرنی اور تم نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے۔

اسراء آیت 23

تو میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر اللہ صحت دے تو اللہ کی عبادت کریں گے اگر اللہ صحت چھین لے عبادت تب بھی کریں گے۔ اللہ اولاد دے تب بھی عبادت کریں گے اللہ اولاد واپس لے لے تب بھی عبادت کریں گے۔ اللہ دولت عطا کرے عبادت تب بھی کریں گے اللہ دولت واپس لے لے عبادت تب بھی کریں گے کیوں؟

ہر حال میں مقام ادب ہے

ہم عبادت اس لیے نہیں کرتے کہ رب نے صحت دی ہے اگر صحت دے دے تب بھی سجدہ اس کو، اگر مرض دے تب بھی سجدہ اسی کو۔ اللہ دولت دے دے تب بھی سجدہ اسی کو، اللہ فقیر بنادے تب بھی سجدہ اسی کو۔ اللہ اولاد دے دے تب بھی سجدہ اسی کو، اللہ اولاد لے لے تب بھی سجدہ اسی کو۔ کیوں کہ وہ خالق ہے۔ اور جو ماں باپ تیرے وجود کا ذریعہ بنے ہیں اگر تیرا باپ نماز

www.ahnafmedia.com

پڑھے تب بھی والد کا ادب ہے اگر نماز چھوڑ دے تب بھی والد کا ادب ہے۔ تیرا باپ چہرے پر داڑھی رکھ لے تب بھی باپ کا ادب ہے۔ تیرا باپ خدا نہ کرے ڈاڑھی منڈا دے تب بھی ادب ہے۔ اگر ماں رات کو تہجد پڑھے تب بھی ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اگر ماں خدا نہ کرے بدکار ہو تب بھی تیری جنت تیری ماں کے قدموں تلے ہے۔ ارے والدین کا ادب یہ ایمان کی وجہ سے نہیں ہے والدین کافر ہوں ادب تب بھی تیرے ذمے ہے۔ والدین بدکردار ہوں تب بھی ادب تیرے ذمے ہے۔ کیوں؟ اللہ صحت دے عبادت تب بھی اس کی اللہ صحت نہ دے عبادت تب بھی اسی کی ہے۔ اگر والدین نیک ہوں تب بھی ادب ہے والدین بدکردار ہوں تب بھی ادب ہے۔ وجہ یہ ہے مجھے اور تجھے وجود ملا ہے۔ ایک اس کا سبب اصلی ہے وہ میرے اللہ کا فیصلہ ہے۔

اور ایک سبب ظاہری ہمارے والدین کا وجود ہے۔ اللہ کا فیصلہ نہ ہوتا مجھے تجھے وجود نہ ملتا اگر والدین ذریعہ نہ ہوتے وجود تب بھی نہ ملتا۔ اللہ میرے اور تیرے وجود کا سبب اصلی ہے اور تیرے اور میرے والدین ہمارے دنیا میں آنے کا سبب ظاہری ہیں۔ بالکل اسی طرح عبادت تیرے اور میرے آنے کا سبب اصلی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تیرے اور میرے آنے کا سبب ظاہری ہے۔ (نعرے)

تیرے لیے ہے وجود ملائک

میں بات سمجھا رہا ہوں اللہ نے وجود دیا اصل مقصد عبادت تھا اور جو وجود کا سبب بنے ہیں خاتم الانبیاء محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے، میں کہتا ہوں اللہ خالق ہے اور باقی ماسوا اللہ کے ساری مخلوق ہے۔

www.ahnafmedia.com

توجہ کریں۔۔۔اور مخلوق میں ملائکہ بھی ہیں اور مخلوق میں جنات بھی ہیں مگر کبھی تم نے غور کیا اللہ نے ملائکہ کو کیوں بنایا، اللہ نے ملائکہ کو اسی لیے بنایا ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے کراماً کاتبین تیرے کندھے پر موجود ہیں تیری نیکی لکھنے کے لیے، تیرے کندھے پر موجود ہیں تیرا گناہ لکھنے کے لیے۔ ملائکہ خدا نے کیوں بنائے؟ فرمایا لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ میں نے ملائکہ بنائے ہیں ارے تیری حفاظت کے لیے۔

سورۃ الرعد آیت 11

اللہ تونے ملائکہ کیوں بنائے ہیں؟ ارے تیرے لیے آسمان سے بادل برسانے کے لیے۔ اللہ ملائکہ تونے کیوں بنائے ہیں؟ ارے بندے تیرے لیے ہواؤں اور ان دریاؤں کا نظام چلانے کے لیے۔ تو رب نے نوری مخلوق کو وجود بخشا ہے تیری خدمت کے لیے۔

مخلوق کی دو قسمیں

پھر میں یہ بات کہہ سکتا ہوں ناں ایک تو کائنات میں ذاتِ خالق ہے اور خالق کے ماسوا یہ پوری کائنات مخلوق ہے اور مخلوق کی دو قسمیں ہیں ایک کا نام مخدوم ہے اور ایک کا نام خادم ہے۔ اگر بشر کو دیکھے گا یہ مخدوم ہے اگر جبرائیل کی قسم کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے اگر نباتات کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے۔ اگر ابلیس کی قسم کو دیکھے گا تو یہ خادم ہے۔ رب کہتا ہے انسانو! تم نے کبھی غور کیا؟ جبرائیل نہیں کہہ سکتا محمد ہم میں سے ہیں ارے جبرائیل نہیں کہہ سکتا کہ محمد ہم میں سے ہیں۔ حور و غلمان نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، ارے جنات نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

لیکن انسان کہتا ہے رب نے قرآن میں اعلان کیا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ انسانو! تمہیں مبارک ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے ہیں۔

سورۃ التوبہ آیت 28

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ اے ایمان والو تم شکر میرا ادا کرو کہ میں نے جس جنس سے تمہیں بنایا میں نے اسی جنس میں اس کائنات کی سب سے بڑی شخصیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔

سورۃ آل عمران آیت 164

ارے نوری نہیں کہہ سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، ناری نہیں کہہ سکتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، نباتات نہیں کہہ سکتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں، اگر کہہ سکتا ہے تو انسان کہہ سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں۔

اعلیٰ مقام بشریت میں ہے

انسان مخدوم ہے اور ملائکہ خادم ہیں، ارے میں کہتا ہوں کہ نبی نعوذ باللہ ناری مخلوق نہیں وہ تو خادم ہے نبی نباتات میں سے نہیں وہ تو خادم ہے۔ نبی جمادات میں سے نہیں وہ تو خادم ہے نبی نوری مخلوق نہیں وہ تو خادم ہے۔ نبی بشر مخلوق ہے کیونکہ بشر مخدوم ہے۔ نبی کو بشر مان یہ مخدوم ہے، نبی کو نور نہ مان وہ خادم ہے۔ اگر تو نے نور مانا مقام گھٹتا ہے اگر بشر مانا مقام بڑھایا ہے۔ (نعرے) تم نے پیغمبر کا مقام سمجھا نہیں ہے۔

www.ahnafmedia.com

اب میں اگلی بات کہتاہوں ایک بات توذہن میں رہنی چاہیے ناں۔ میں کہتاہوں ایک طرف جبرائیل ہے وہ نوریوں کاسردار ہے اور ایک طرف حضرت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ صرف بشر کے سردار نہیں یہ صرف نور کے سردار نہیں یہ پوری کائنات کے سردار ہیں۔

برکت اور کثرت

توجہ رکھنا اللہ نے اس کائنات میں ایک پیغمبر کو سیر کروانے کے لیے جو سب سے بلند مقام تھا اس کا اہتمام کیاہے۔ نبی گئے ہیں سیر کرنے اللہ نے حکم دیا ہے سیر کرنے کا۔ اب اللہ نے ایک براق بھیجی وہ بھی جنت سے آئی ہے پیغمبر کی خادم بن کر۔ جبرائیل جنت کے اوپر سے آیا وہ بھی نبی کا خادم بن کر۔ نبی مخدوم تھے جبرائیل خادم ہے نبی مخدوم ہے، براق خادم ہے۔ارے جنت نبی کے قدموں پر سوبار قربان کردوں۔ اللہ کی قسم پیغمبر تو مخدوم ہے،جنت بھی خادم ہے پیغمبر مخدوم ہے جبرائیل بھی خادم ہے۔

جبرائیل پیغمبر کے پاس آیا ادھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جارہے ہیں جبرائیل آیا پوچھا کہ جبرائیل کے پر کتنے ہیں جواب آیا600(چھ سو) ارے پر کتنے بڑے ہیں؟ تمہیں جواب ملے گا، مشرق مغرب کو ڈھانپ لے گا۔ پوچھو پیغمبر کے بازو کتنے ہیں؟ تمیں جواب ملے گا دو۔ اگر پوچھا جائے پیغمبر کے بازو کتنے بڑے ہیں؟ توجواب ملے گا جبرائیل سے چھوٹے ہیں، جبرائیل کے بازو زیادہ بھی ہیں جبرائیل کے بازو بڑے بھی ہیں۔ ہمارے پیغمبر کے بازو دو ہیں اور بازو چھوٹے بھی ہیں۔

مگر دونوں میں فرق یہ ہے ارے وہ بازو خادم کے ہیں اور یہ بازو مخدوم

www.ahnafmedia.com

کے ہیں۔ پھر مجھے کہنے دیں جبرائیل چھ سو لے کر آیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو بازؤوں کو لے کر گیا ہے۔ ادھر چھ سو ہیں ادھر دو ہیں اور ان میں فرق یہ ہے کہ جبرائیل چھ سو رکھتا ہے مگر وہ کثرت والے ہاتھ ہیں پیغمبر دو رکھتے ہیں مگر وہ برکت والے بازو ہیں۔

برکت اور کثرت میں فرق

ارے کثرت اور برکت میں فرق یہ ہے۔ کہ اگر تیرے پاس دو روٹیاں موجود ہوں اگر دس روٹیاں موجود ہوں اور ایک آدمی کھائے اور پیٹ نہ بھرے ہم کہہ دیں گے کثرت والی روٹیاں ہیں اور اگر ایک روٹی موجود ہو دس آدمی کھائیں اور پیٹ بھر جائے ہم کہہ دیں گے برکت والی روٹیاں موجود ہیں۔ برکت اور کثرت میں فرق یہ ہے اگر چیز زیادہ ہو اور فائدہ تھوڑا ہو اسے کثرت کہتے ہیں۔ اگر چیز تھوڑی ہو اور فوائد زیاہ ہوں اسے برکت کہتے ہیں وہ چھ سو کثرت والے لے کر آیا یہ دو برکت والے لے کر گیا۔ ارے نوری کے چھ سو پروں نے رب کعبہ کی قسم کائنات میں وہ کام نہیں کیا جو اس بشری مخلوق کے سر تاج کے دو بازؤوں نے کام کیا۔

ہمیں فخر ہے تیری اقتدا پر

اسی بات پر امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا تم سمجھتے نہیں ہو ہم نے کہاناں بشر غلط فہمی ہوئی کیوں ہم نے سمجھا کہ بشر تو ہم جیسے ہیں۔ پھر اعتراض پیدا ہوا اشکالات پیدا ہونے لگے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ جن کے ہم مقلد ہیں اللہ ہمیں ان کی تقلید پر رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین) اور جو نہیں سمجھتے اللہ ان کو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مقلد بننے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

www.ahnafmedia.com

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کائنات کے بہت بڑے آدمی تھے (پھر کھسر پھسر نہیں کرنی میری بات کو سمجھو) میں آپ سے کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ میں وہ پیشہ ور خطیب نہیں ہوں کہ جس نے دو چار ہزار روپے پر بیان کرنا ہوتا ہے، میں نے اپنا مسلک عقیدہ بیان کرنا ہے۔ میں دلائل بھی دوں گا اور جرأت کے ساتھ بیان کروں گا ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ اللہ کا شکر ہے ہم اپنے موقف پر دلائل بھی رکھتے ہیں اور جرأت بھی رکھتے ہیں اس لیے میں کئی بار یہ کہتا ہوں اگر کسی کا بیان سننے کو دل نہ کرے آرام کے ساتھ اٹھے اور اپنے گھر چلا جائے اپنا وقت ضائع نہ کرے۔

اگر امام سے چڑ ہے تو تمہیں مبارک ہو ہمیں امام سے محبت ہے ہمیں مبارک ہو۔ ہم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خادم ہیں انہوں نے کام کیا اور دنیا میں مقام پیدا کیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے شاگردوں کا شاگرد ہے۔ ارے اگر سورج نکلے اور سورج کو دیکھ کر تم سورج پر بھونکنا شروع کر دو تو سورج کی شان میں فرق پیدا نہیں ہوتا۔ اگر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تذکرے ہوں کسی کے پیٹ میں مروڑ اٹھے تو قصور ہمارا نہیں ہے تمہیں اپنے پیٹ کا علاج کرانا چاہیے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اللہ انکی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ اللہ ہمیں ان کی تقلید پر جما رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عقیدہ بشریت اور امام اعظم

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بڑی عجیب بات کی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

www.ahnafmedia.com

محمد بشر لیس کالبشر

الیاقوت حجر لیس کالحجر

فرمایا ایک پتھر وہ بھی ہے جس سے تم نے سڑک بنائی ہے ارے ایک پتھر وہ بھی ہے جسے تم نے اپنی بیٹھک میں لگایا ہے۔ ایک پتھر وہ بھی ہے جو کہیں مسجد کے محراب میں لگا ہے اور ایک پتھر وہ بھی ہے جو بیت اللہ میں لگا ہے اور ایک پتھر وہ بھی ہے جو حجر اسود کہلاتا ہے جسے تم بوسہ دیتے ہو۔ ارے ہیں تو سارے پتھر ناں! لیکن پتھر اور پتھر میں فرق ہے۔ بشر اور بشر میں فرق ہے جس طرح پتھر اور پتھر میں فرق ہے بشر اور بشر میں فرق ہے۔

ہمارے نبی بڑی شان والے

توجہ رکھنا میں یہ کہہ رہا تھا کہ کائنات میں ایک خالق ہے اور باقی ساری ماسوا مخلوق ہے۔ مخلوق میں سے ایک خادم ہے اور ایک مخدوم ہے۔ انسان کو رب نے مخدوم بنایا۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں تونے پیغمبر کو اس جنس سے بنایا اور پیدا کیا جو تونے ہمیں عطا کر دی ہے۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں تونے ہمیں اپنے پیغمبر کے کلمے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں اس مخلوق میں سے انسان مخدوم تھا اس مخدوم میں انسان کافر بھی ہے مومن بھی ہے اس میں پیغمبر اور نبی بھی ہیں۔ لیکن نبی سارے ہم مانتے ہیں کہ سارے برحق نبی اور مخدوم نبی ہیں اور مقامات والے نبی ہیں۔ لیکن ہمارے پیغمبر اور بقیہ انبیاء میں فرق یہ ہے باقی صرف نبی تھے اور ہمارے نبی نبی الانبیاء نبی ہیں۔

حیات کسے کہتے ہیں؟

اللہ نے کائنات میں انسان کو وجود دیا ہے ارے پہلے وجود نہیں تھا۔ انسان

www.ahnafmedia.com

عدم میں تھا، رب عدم سے وجود میں لایا تو یہ انسان جو پوری کائنات میں بکھرا پڑا تھا۔ اللہ نے جہاں سے اعضاء جمع کر کے انسان کے کچھ حصے کو ماں کی چھاتی میں جمع کر دیا کچھ حصے کو اللہ نے باپ کی پشت میں جمع کر دیا یہ ماں اور باپ ملے ہیں اللہ نے انسان کو وجود دیا ہے۔ انسان اس دھرتی میں آیا اب یہ ماں کے پیٹ میں ہے۔ انسان کو وجود ملا اس کے اندر روح آئی ہے رب نے زندگی عطا کر دی ہے اگر کوئی تم سے پوچھے تمہاری عمر کتنی ہے تم کہو گے چالیس سال میرے بیٹے کی عمر دس سال ہے لیکن جب یہ ماں کے پیٹ میں تھا یہ زندہ تب بھی تھا چار ماہ بعد رب نے زندگی دی ہے لیکن ماں کے پیٹ کی عمر کوئی شمار نہیں کرتا۔ اگرچہ تھا تب بھی وہ زندہ۔

انسان ماں کے پیٹ میں آگیا رب نے زندگی عطا کر دی ہے۔ یہ روح اور جسم ملے ہیں رب نے زندگی دے دی ہے۔ پہلے جسم نہیں تھا روح عالم ارواح میں موجود تھی کبھی کسی نے انسان کو زندہ نہیں کہا۔ بلکہ خالق قرآن میں کہتا ہے:

كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

ارے تم رب کا انکار کیسے کر سکتے ہو، کیونکہ تم مردے تھے، رب نے تمہیں وجود دیا ہے۔

سورۃ البقرۃ آیت 28

ارے کس وقت؟ رب نے کہا تم عدم میں تھے تمہارا وجود نہیں تھا ارے روح تو موجود تھی لیکن رب نے زندہ نہیں کہا معلوم ہوا تنہا روح کا نام زندگی نہیں ہے۔ اللہ بشر کو وجود دے پھر اللہ روح عطا کر دے اور یہ روح جسم

www.ahnafmedia.com

میں دے اسے حیات کہتے ہیں۔

ظاہراً زندہ حقیقت میں مردہ

اللہ نے بدن کو ماں کے پیٹ میں لا کر ساتھ ہی روح عطا کر دی رب نے روح کا تعلق جوڑا۔ انسان کو ہم نے حیات کہہ دیا انسان دنیا میں آگیا یہ آنے والا انسان کافر بھی تھا دنیا میں آنے والا مومن بھی تھا دنیا میں آنے والا نبی بھی تھا۔ لیکن اگر آنے والا مومن نہیں تو زندہ ہونے کے باوجود اللہ کہتا ہے۔ **اومن کان میتاً فاحییناہ**

اگر دنیا میں آگیا روح موجود ہے جسم موجود ہے لیکن تب بھی رب کہتے ہیں یہ مردہ ہے کیا کہتے ہیں یہ کون ہے(سامعین:مردہ) حالانکہ مردہ نہیں زندہ ہے، یہ چلتا پھرتا وجود ہے دنیا میں چل پھر رہا ہے کھاتا بھی ہے پیتا بھی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں یہ مردہ ہے کیا فرمایا؟(سامعین:یہ مردہ ہے) کیوں وجہ؟

دلیل

اس پر میں بطور دلیل کے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ کی بات نقل کرتا ہوں جب حضرت خالد رضی اللہ عنہ گئے ایرانیوں سے لڑنے کے لیے تو ایرانی جرنیل نے کہا کہ تم اپنا ایک آدمی بھیجو۔ حضرت خالد نے سعد بن ابی وقاص سے کہا میں جاتا ہوں کہا خالد تم دشمن کی چال سمجھو تنہا نہ جاؤ ادھر سات ہزار عیسائی عرب ہیں اور باقی ایرانی ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عجیب بات کی انہوں نے کہا امیر اگر امیر محترم سات ہزار بھی ہوں تو جانے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ فرمایا وہ سات ہزار ہیں تم اکیلے۔ کہا میں اکیلا ہوں تو زندہ ہوں وہ سات ہزار ہیں تو مردہ ہیں، پوچھا وہ کیسے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کے

www.ahnafmedia.com

نبی نے اعلان نہیں کیا:

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

اللہ کا نام لینے والا زندہ اللہ کا نام نہ لینے والا مردہ۔

صحیح بخاری باب من انتظر حتی تدفن

تو امیر محترم میں اللہ کا نام لیتا ہوں زندہ ہوں اور وہ سات ہزار مردے ہیں۔ فرمائیں سات ہزار مردے کیا ایک زندہ سے لڑ سکتے ہیں؟

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

امیر محترم نے کہا کہ خالد درجہ اسباب میں تم پھر بھی کچھ آدمی ساتھ لے کر چلے جاؤ۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے سعد کو لیا سعد کو لے کر چلے گئے۔ ادھر جب ایرانی دربار میں پہنچے تو ایران کے جرنیل نے کہا ارے خالد کہاں سے آئے؟ فرمایا مدینہ سے۔ اس نے پوچھا اسلحہ؟ خالد نے کہا یہ ہمارے پاس تلواریں موجود ہیں اس نے کہا تم ان تلواروں سے لڑو گے؟ فرمایا تلواروں سے نہیں ان بازؤں سے لڑیں گے۔ جرنیل نے خالد سے پوچھا مدینہ سے لوگ آئیں گے؟ فرمایا نہیں، انہوں نے کہا مدینہ سے اسلحہ آئے گا فرمایا نہیں آئے گا، اس نے کہا تمارے مرکز سے جب کمک نہیں آئے گی خالد پھر ہم سے کیسے لڑو گے؟ آگے خالد کے جملہ نے اس کو تاریخ کے سینے میں محفوظ کر لیا۔

خالد بن ولید فرمانے لگے فرمایا مدینہ سے افراد نہیں آئیں گے مدینہ سے لوگ نہیں آئیں گے مدینہ سے اسلحہ نہیں آئے گا مدینہ سے کمک نہیں آئے گی، ادھر آسمان سے اترتی کمک کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حضرت

www.ahnafmedia.com

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جو جملہ کہا تاریخ نے رقم کر لیا۔ تو خالد نے کہا اللہ کا نام لینے والا زندہ جو اللہ کا نام نہ لے وہ مردہ ہے ارے جسم موجود ہے روح موجود ہے مگر شریعت کہتی ہے أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ اور جو مردے تھے ایمان کی دولت نہیں تھی ہم نے ایمان کی دولت عطا کرکے تمہیں حیات ایمانی عطا کر دی ہے۔

سورۃ الانعام آیت 122

عذاب وانعام میں برابر

آدمی دنیا میں آگیا آدمی کو زندگی مل گئی ہے آدمی کو رب نے جسم دیا ہے۔ آدمی کو رب نے روح دی ہے ارے روح اور جسم دونوں ملتے ہیں، رب نے کہا تم نے نیکی کرنی ہے دونوں مل کر نیکیاں کرتے رہے رب نے کہا تم نے گناہ نہیں کرنا، دونوں مل کر گناہ سے بچتے رہے۔ میرے اللہ نے فرمایا ہاں پھر تمہیں موت دوں گا اگر تم نے دنیا میں میری بات کو مانا اور تم نے نیک اعمال کیے تمہاری روح کا بھی حصہ ہے تمہارے بدن کا بھی حصہ ہے۔ مرنے کے بعد تمہاری روح کو بھی انعام دوں گا میں تمہارے بدن کو بھی دوں گا دونوں مل کر جو مجھے سجدے کرتے رہے۔ لیکن اگر کسی نے میری بات کو نہ مانا اور چوری کر گیا۔ تو روح کا بھی قصور تھا، بدن کا بھی قصور تھا پھر میں مرنے کے بعد تم دونوں کو عذاب دوں گا۔ کیوں؟ اس لیے کہ پھر تم دونوں نے اکٹھے جرم جو کیا ہے۔

روح اور جسم کی مثال

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ، اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے علامہ انور شاہ کشمیری دیوبند کے شیخ الحدیث تھے۔ بڑی عجیب مثال دی

www.ahnafmedia.com

ہے فرمایا روح اور جسم کی مثال تو ایسے ہے جیسے ایک آدمی لنگڑا جو چل نہیں سکتا ایک آدمی آنکھوں سے اندھا جو دیکھ نہیں سکتا۔ یہ دونوں مل کر چوری کرنے کے لیے گئے ہیں اندھا چل رہا ہے اور لنگڑا اس کے کندھے پر سوار ہے۔ اس لنگڑے نے چوری کی اور چوری کر کے واپس آگئے۔ پھر عدالت میں جائیں گے وہ صرف ایک کو سزا نہیں دے گی کہ چوری صرف اس نے کی ہے وہ صرف اندھے کو سزا نہیں دے گی یہ چل کر گیا تھا۔ ارے دونوں کو سزا دے گی، اندھے کو چلنے کی وجہ سے اور لنگڑے کو چوری کرنے کی وجہ سے۔ فرمایا بالکل اسی طرح ایک انسان کا بدن ہے ایک انسان کی روح ہے۔ ارے بدن کی مثال مثال ایسے ہے جیسے نابینا ہو اور روح کی مثال ایسے ہے جیسے لنگڑا ہو۔

اگر بدن میں روح نہ ڈالی جائے تو بدن چلتا نہیں اور اگر روح کو جسم کی سواری نہ دو تو روح نہیں پہنچ سکتی۔ اب انسان چل رہا ہے اس میں بدن جیسی سواری بھی ہے اور اس میں روح جیسا سوار بھی ہے۔ اب یہ دونوں مل گئے ہیں اگر جرم کیا ہے تو دونوں نے اکٹھا کیا ہے۔ بدن خود تو جا نہیں سکتا تھا اگر روح کی آنکھ نہ ہوتی اور روح تنہا پہنچ نہیں سکتی تھی اگر روح کی سواری نہ ہوتی۔ آدمی قبر میں گیا تو عقل بھی کہہ رہی ہے کہ عذاب و جزا ہو تو جسم اور روح دونوں کو ہونا چاہیے۔ اگر جزا دی جائے تب بھی دونوں کو اگر سزا دی جائے تب بھی دونوں کو۔

جنت کا باغ

آدمی مر گیا ہے اور مرنے کے بعد قبر میں چلا گیا ہے، اللہ نے روح کو لوٹا دیا ہے، اللہ کی طرف سے فرشتے نے پوچھا:

❖ من ربك بتا تیرا رب کون ہے؟

www.ahnafmedia.com

❖ من نبیك بتا تیرا نبی کون ہے؟

❖ ما دینك بتا تیرا دین کیا ہے؟

بندہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرا دین اسلام ہے۔ جب جواب دے دیا پھر اللہ کی طرف سے فرشتہ اعلان کرتا ہے افرشوله من الجنة اس کو جنت کا لباس دے دو، جنت کا بچھونا دے دو وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ اس کو جنت کا لباس دے دو۔ ارے اس کو جنت کا لباس دے دو۔ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ جنت کی کھڑکی کھول دو۔ فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيبِهَا جنت کی خوشبو اس تک پہنچتی ہے پھر فرشتہ کہہ دیتا ہے نم کنومة العروس ارے آرام کی نیند کی سو جا یہ سو جاتا ہے۔

سنن ابی داود باب فی المسئلۃ عذاب القبر

ارے جنت کا لباس بھی ملا پھر اس کو جنت کا بچھونا بھی ملا اور جنت کی ہوائیں بھی ملی ہیں یہ حالت تو عام مومن کی ہے۔ عام مسلمان کی ہے۔ یہ قبر میں چلا گیا یہ قبر میں مردہ نہیں ہے قبر میں زندہ ہے مگر سویا ہوا زندہ ہے۔ مگر؟ (سامعین: سویا ہوا) کون؟ (سامعین: عام مومن)

روح پر تکلیف کی مثال

توجہ رکھنا! اگر کافر قبر میں ہے وہ بھی زندہ ہے مگر سویا ہوا وہ بھی زندہ مگر سویا ہوا۔ آپ نے کبھی سوتے وقت ڈراؤنا خواب دیکھا ہو (کدی ویکھیا اے؟) اللہ بچائے میں نے یہ تو نہیں کہا کہ آپ ضرور دیکھیں۔ اللہ بچائے کبھی آپ نے دیکھا کہ آدمی دس بیٹھے ہیں اور ایک آدمی سویا ہوا ہے اچانک گھبرا کر اٹھتا ہے۔ پوچھا کیا ہوا؟ کہتا ہے میرے پیچھے کتا لگ گیا ہے۔ خواب میں ہوتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

کیا ہوا؟ کہتا ہے جی مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے میں ڈر گیا ہوں۔ اب دیکھیں اس کو سانپ ڈس رہا ہے مگر ہمیں نظر نہیں آرہا۔ اس کے پیچھے کتا بھونک رہا ہے ہمیں نظر نہیں آرہا بالکل اسی طرح قبر میں ہے، کیوں؟ اس کی وجہ یہ ڈسا جسم کو نہیں ہے ڈسا روح کو ہے یہ کتے نے ڈرایا جسم کو نہیں ہے بلکہ روح کو ہے۔ لیکن روح کا جسم سے چونکہ تعلق ہے ڈر روح کو لگا ہے ہے کانپا جسم ہے، ڈر روح کو لگا ہے تکلیف جسم کو ہوئی ہے۔

جمائی کا علاج

ہمارے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما احتلم النبی قط انما الاحتلام من الشیطان نبی کو کبھی خواب میں احتلام نہیں ہوا۔

الخصائص الکبری ج 1 ص120

اور نبی کو کبھی جمائی اور انگڑائی بھی نہیں آئی۔ جمائی جسے ہم اباسی کہتے ہیں۔ اس لیے ہمارے مشائخ نے یہ علاج تجویز کیا ہے اگر کسی آدمی کو جمائیوں کی بیماری ہو، آپ آج تجربہ کر کے دیکھیں اگر کسی کو جمائی آئی ہو منہ کھلنے لگے آپ صرف دل میں تصور کر لیں کہ نبی کو کبھی جمائی نہیں آئی۔ اس تصور کی وجہ سے جمائی فوراً ختم ہو جائے گی۔ آزمائش شرط ہے آپ خود تجربہ کر کے دیکھیں۔

یہ کوئی علاج ہے یا کیا ہے؟ یہ علاج ہے۔ غیر مقلد پوچھے یہ کونسی آیت میں ہے؟ کونسی حدیث میں ہے؟ یہ کیا ہے؟ علاج ہے۔ امراض کے علاج ہوتے ہیں تو علاج تو احادیث میں ضروری نہیں ہوتا کہ حدیث میں دوائیاں موجود ہوں وہ تو مشائخ بتائیں گے۔ ذرا توجہ رکھنا میں جو بات سمجھانا چاہتا ہوں۔

www.ahnafmedia.com

روح کے معاملہ کا بدن پہ اثر

یہ مسئلہ ہے شریعت کی بات ہے اس میں کوئی جھجکنے کی بات تو نہیں ہے۔ میں نے کہا نبی کو کبھی بھی خواب میں احتلام نہیں ہوا۔ لیکن غیر نبی کو ہوتا ہے ناں، توجہ ذرا غیر نبی کو؟ (سامعین: ہوتا ہے) اب اگر غیر نبی کو احتلام ہوا آپ بیٹھے ہیں آدمی سویا پڑا ہے اب وہ تنہا لیٹا ہوا ہے اٹھ کر کہتا ہے جی میں نے غسل کرنا ہے، پوچھو کیوں؟ کہتا ہے یار مجھے احتلام ہوا ہے۔ اب دیکھو یہ کام روح کے ساتھ ہے یا بدن کے ساتھ؟ بولیے ناں! لیکن غسل بدن نے کیا یا روح نے؟ کس نے کیا؟ تو تعلق روح کے ساتھ تھا لیکن اثر بدن پر ہوا یا نہیں؟

مثال اول

کبھی آدمی خواب میں ڈر جاتا ہے اور آدمی کے بدن سے پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ معاملہ روح کے ساتھ تھا لیکن اثر بدن پر ہے یا نہیں؟ جس طرح آدمی سویا ہوا ہو تو روح ڈر جاتی ہے لیکن اثر بدن پر رہتا ہے اگر روح نے عمل کیا ہے اور اس کا اثر بدن پر آیا ہے اگر روح نے اچھی چیز دیکھی ہے آدمی کے جسم کو راحت محسوس ہوئی ہے۔ کسی نے خواب میں دیکھا کہ سیر کر رہا تھا اپنے دوستوں کے ساتھ گیا پکنک منا رہا تھا انہوں وہاں پر مرغی کو ذبح کیا پکانے لگے تو امی نے اٹھا دیا کہ بیٹا نماز کا وقت ہو گیا ہے بیٹا کہنے لگا امی تھوڑی دیر اور سونے دیتیں امی نے پوچھا بیٹا کیا ہوا؟ ابھی تو مرغی پکنے لگی تھی آپ نے مجھے اٹھا دیا۔

مثال دوم

اب دیکھو یہ بدن کو راحت محسوس ہو رہی تھی ناں۔ تو میں نے کہا آدمی سویا ہوا ہو تو حالات آدمی کی روح پر آتے ہیں، آدمی کا جسم محسوس کرتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

اور اگر آدمی جاگ رہا ہو تو حالات آدمی کے جسم پر آتے ہیں مگر روح محسوس کرتی ہے۔ میں سمجھانے کے لیے مثال دیتا ہوں گرمی کے موسم میں آپ بازار جائیں گے بازار سے آپ مشروب خرید کر لائیں گے تو پوچھیں گے یار مشروب کون سا لائے؟ آپ کو جواب ملے گا جی میں روح افزا لے کر آیا ہوں۔ بیٹھے پوچھیں گے ابا جی یہ روح افزاء جو شربت ہے یہ روح نے پینا ہے یا جسم نے؟ ابو جی کہتے ہیں جسم نے۔ تو پھر آپ کہتے ہیں ابو جی آپ روح افزا نہ لے کر آؤ آپ جسم افزا لے کر آؤ ناں آپ روح افزاء کیوں لے کر آئے؟ ارے پینا تو جسم نے ہے لیکن مزے روح بھی لیتی ہے۔

کیا موسیقی روح کی غذا ہے؟

کبھی تم نے سنا، آج کے دور میں یہ گندہ جملہ دنیا میں پھیل گیا اللہ ہمیں محفوظ رکھے لوگ کہتے ہیں جی موسیقی روح کی غذا ہے ارے بدبختو ہاں ہاں میں مانتا ہوں موسیقی روح کی غذا ہے مگر مومن کی روح کی نہیں کافر کی روح کی مگر مسلمان کی روح کی نہیں بلکہ بدکردار کی روح کی ہے۔ مومن کی روح کی غذا اللہ کا قرآن ہے مومن کی روح کی غذا پیغمبر پر پڑھا جانے والا درود پاک ہے۔ ارے مومن کی روح کی غذا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک تذکرہ ہے۔

مثال سوم

توجہ رکھنا: اگر کوئی تمہیں اللہ نہ کرے گالی دے گالی دینے والا شاگرد ہو تو استاد کہہ دے ارے تو بڑا بے حیا ہے۔ پوچھا کیا ہوا؟ تیری اس گالی کی وجہ سے میری روح تک بڑی تکلیف ہوئی ہے! اب دیکھو گالی کان نے سنی ہے لیکن دکھ روح کو ہوا ہے ارے اسی طرح اگر قرآن آدمی کے کان نے سنا اور مزہ روح

www.ahnafmedia.com

کو آیا ہے۔ تم نے شربت منہ سے پیا ہے اور مزہ روح نے لیا ہے۔

تو میں بات سمجھانا چاہتا ہوں اگر آدمی جاگ رہا ہو تو حالات بدن پر آتے ہیں لیکن اثر روح محسوس کرتی ہے اگر آدمی سو جائے تو حالات روح پر آتے ہیں اور اثر بدن محسوس کرتا ہے۔ آدمی قبر میں چلا گیا یہ قبر میں جاگ نہیں رہا یہ قبر میں سویا پڑا ہے وہ جب قبر میں سویا ہوگا فرشتے کہیں گے نم کنومة العروس ارے آج سو جا پہلی رات کی دلہن کی طرح، جب آدمی سو جائے تو آدمی کے حالات آدمی کی روح پر آتے ہیں لیکن بدن محسوس کرتا ہے ناں؟ ارے آدمی سویا ہوا تھا تم نے کہا کیا ہوا؟ یہ ڈر بھی رہا ہے تم نہیں دیکھتے، جو حالات روح پر آرہے ہیں اسی طرح قبر میں پڑا مردہ اگر اسی کو عذاب ہو رہا ہے تم نہیں دیکھتے، عذاب روح کو ہے مگر بدن محسوس کرتا ہے۔

اگر یہ جنت کا باغ بنا ہے ہم نہیں دیکھتے کیونکہ مزہ روح لے رہی ہے دونوں نے مل کر نماز پڑھی ہے تو مزے دونوں لوٹیں گے اگر جرم دونوں نے کیا ہے تو سزا دونوں کو ہو گی۔

یہ تیرے پراسرار بندے

ارے یہ معاملہ تو دنیا میں رہنے والے عام مومن کا تھا۔ لیکن اگر اللہ کے راستے میں جان دینے والا مومن ہے اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنۡ يُقۡتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمۡوَاتٌ بَلۡ أَحۡيَاءٌ وَلَكِن لَّا تَشۡعُرُونَ

سورۃ بقرۃ آیت نمبر 145

ارے مومنو! تم بھی قبر میں زندہ ہو لیکن اگر تم اللہ کی راہ میں چلے

گئے تمہارا بدن کٹ گیا، پوچھا اللہ! پھر کیا ہوا؟ فرمایا بدن کٹ گیا یہ قبر میں ہے اس کو تم مردہ نہیں کہنا بل احیاء ارے یہ تو زندہ ہے۔ اللہ! ہمیں تو پتہ نہیں چلتا۔ فرمایا لا تشعرون تمہیں شعور نہیں، تمہیں نہیں پتہ۔ عجیب بات ہے! تمہارے والد مسجد میں گئے ہیں، کپڑے سفید پہنے ہیں، غسل کر کے گئے ہیں، خوشبو لگا کر گئے ہیں، سجدہ کر رہے تھے روح نکل گئی ہے، کیا کہیں گے مردہ یا زندہ؟(سامعین مردہ) کیا کہیں گے؟ مردہ! یہ مجاہد گیا ہے جس کو گولہ ٹینک کا لگا ہے اور وجود کے ذرے بکھر گئے ہیں اللہ نے کہا مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے باپ سالم ہے جان سجدے میں نکل گئی ہے فرمایا مردہ، یہ جسم کٹ گیا فرمایا زندہ۔ اللہ ہمیں سمجھ نہیں آتی فرمایا لا تشعرون تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں، تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں ہو۔ توجہ ذرا! تم اس کو سمجھ سکتے بھی نہیں ہو۔

حیات دنیوی اور حیات برزخی میں فرق

میں دو باتیں کہتا ہوں ایک بات سمجھانے کے لیے۔ میں کہتا ہوں اللہ نے یہ جو فرمایا لا تشعرون تم سمجھ نہیں سکتے۔ معلوم ہوا ایک دنیا کی حیات ہے اور ایک قبر کی حیات ہے۔ دونوں میں فرق کیا ہے؟ توجہ رکھنا ارے دنیا کی حیات ظاہری ہے اور قبر کی حیات مخفی ہے۔ دنیا کی حیات نظر آنے والی اور قبر کی حیات نظر نہ آنے والی۔ جو حیات ظاہری ہو یہ شعور سے پتہ چل جاتا ہے اور جو حیات مخفی ہو یہ شعور سے پتہ نہیں چلتا یہ ایمان سے پتہ چلتا ہے۔

مثال

میں مثال دے کر بات سمجھاتا ہوں آپ توجہ رکھنا، اگر یہاں پر بالفرض میں مثال دے کر بات کہتا ہوں۔ اگر آدمی چل رہا تھا اور اس کے سامنے ایک

www.ahnafmedia.com

شیشے کا گلاس موجود تھا، گلاس میں دودھ تھا، اس کو ٹھوکر لگی اور گلاس ٹوٹ گیا تو تم یہ تو نہیں کہتے یار تو بڑا بے ایمان ہے۔ کیوں؟ تجھے نظر نہیں آتا یہ سامنے شیشے کا گلاس پڑا تھا۔ اس کو کوئی بے ایمان نہیں کہتا اس کو لوگ کہتے ہیں ارے تو اندھا ہے؟ تجھے گلاس نظر نہیں آتا؟ معلوم ہوا آدمی دنیا میں جو چیزیں دیکھتا ہے اس کا تعلق ایمان کے ساتھ نہیں ہے۔ دنیا کی حیات کو مانتا ہے آدمی آنکھوں سے دیکھ کر اور قبر کی حیات کو مانتا ہے ایمان کی وجہ سے۔ تو دنیا کی حیات کو اگر کوئی آدمی نہ مانے اسے بے ایمان نہیں کہہ سکتے اسے اندھا کہتے ہیں لیکن قبر کی حیات نہ مانے اسے اندھا نہیں کہتے اسے بے ایمان کہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ دنیا کی حیات کو دیکھنا آنکھ کے ساتھ ہے اور قبر کی حیات کو ماننا ایمان کے ساتھ ہے۔ اس حیات کو دیکھنے کے لیے آنکھ چاہیے اگر آنکھ نہ ہو گی تو نظر نہیں آئے گا۔ قبر کی حیات کا تعلق آنکھ کے ساتھ نہیں ہے قبر کی حیات کا تعلق شعور کے ساتھ ہے۔ اس لیے اگر دنیا میں کوتاہی کرے گا تو لوگ کہیں گے اندھا ہے؟ تجھے نظر نہیں آتا؟ لیکن اگر قبر میں میت پڑی ہے کوئی آدمی کہے کہ مجھے نظر نہیں آتا تو یہ کہیں گے اندھا ہے؟ اور اگر وہ عذاب کو نہیں مانتا تو کہیں گے مان لے اگر وہ نہیں مانتا کہیں گے بے ایمان ہے! تو کیوں نہیں مانتا؟ اگر قبر کے عذاب کو نہ مانے اندھا نہیں کہیں گے بے ایمان کہیں گے۔ کوئی قبر کے ثواب کو نہ مانے اندھا نہیں کہیں گے بے ایمان کہیں گے۔ کیوں؟ میرے اللہ نے کہا تمہیں شعور نہیں ہے تمہیں سمجھ نہیں آسکتا میرے رب نے کہا تم مان لو۔ میں جملہ کہتا ہوں ارے سوال یہ ہے اللہ قبر کی زندگی کے بارے میں لا تشعرون کہ تمہیں شعور نہیں ہے۔ کیوں کہتا ہے؟

www.ahnafmedia.com

توجہ رکھنا! ارے ایک ہے دنیا کی زندگی جسے کہتے ہیں فانی زندگی ایک ہے موت کے بعد کی زندگی جسے کہتے ہیں باقی زندگی، لازوال زندگی۔ ارے دنیا کی زندگی میں رب نے شعور دیا یہ شعور فانی ہے رب نے دنیا کی زندگی دی یہ زندگی بھی فانی ہے۔ ارے شعور فانی سے فانی زندگی سمجھ آتی ہے لیکن شعور فانی سے لازوال زندگی سمجھ نہیں آسکتی۔ آپ نے سنا ہوگا صحابی نے اللہ کے نبی کی حدیث بیان کی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ

اللہ تمہیں جنت میں وہ نعمتیں دے گا فرمایا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہوگا وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ کسی کان نے سنا نہیں ہوگا وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ اور کسی بشر کے دل پر کھٹکی بھی نہیں۔

بخاری باب من انتظر حتی تدفن

توجہ رکھنا کھٹکی بھی نہیں، تمہیں وہ نعمتیں دیں گے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ نعمت لازوال ہے جنت کی ہے۔ دنیا میں جو دل ملا ہے یہ فانی ہے، دنیا میں جو کان ملا ہے وہ فانی۔ ارے دنیا میں جو رب نے تمہیں آنکھ دی ہے وہ فانی ہے تو بھلا فانی آنکھ سے تم باقی جنت کی نعمت کیسے دیکھو گے؟ ارے فانی کان سے تم جنت کے نغمے کیسے سنو گے؟ فانی دل سے تم جنت کے مزے کیسے سمجھو گے؟ یہ دنیا کی حیات بھی فانی ہے اور دنیا کا شعور بھی فانی ہے اور قبر کی حیات بھی ابدی ہے اور قبر میں جانے والا شعور بھی ابدی ہے۔ فرمایا تم شعور

www.ahnafmedia.com

فانی سے ابدی حیات کو نہیں سمجھ سکتے۔ **ولکن لا تشعرون** تم شعور فانی سے ابدی حیات کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ تمہارے بس میں نہیں ہے بس تم مان لو۔

عام مومن اور شہید میں فرق

توجہ رکھنا! ایک معاملہ ہے عام مردے کا اور ایک معاملہ ہے شہید کا۔ مومن اور شہید میں کیا فرق ہے؟ مومن بھی قبر میں زندہ ہے اور شہید بھی قبر میں زندہ ہے لیکن مومن کی حیات ضعیف ہے شہید کی حیات مضبوط ہے۔ اسے کہتے ہیں مومن کی حیات ضعیف ہے شہید کی حیات مضبوط ہے شہید کے بعد آئے اللہ کے نبی۔ اللہ کے نبی دنیا چھوڑ کر جنت میں چلے گئے ہیں، دنیا چھوڑ کر مبارک قبر میں گئے ہیں۔

اللہ کے پیغمبر دنیا چھوڑ کر قبر میں گئے اللہ نے عام آدمی کو شہادت دی عام آدمی کو حیات دی۔ فرمایا یہ حیات کم درجے کی جو اللہ نے شہید کو دی ہے اوراس سے بڑے درجے کی؟ جو اللہ نے پیغمبر کو دی ہے فرمایا اس سے بھی بڑے درجے کی۔ مگر تینوں میں فرق یہ ہے کہ تم چند دن بعد قبرستان میں جاؤ گے اگر تم نے کسی قبر کو دیکھا وہاں تمہیں کسی مومن کا وجود نظر نہیں آئے گا۔ وجود ختم ہو گیا ارے مٹی موجود ہے تمہیں کچھ بھی نظر نہیں آتا لیکن ہم کہیں گے اگرچہ وجود ہمیں بھی نظر نہیں آتا مگر یہ مٹی کے ذرے زندہ ہیں۔ ان ذروں سے رب نے روح کا تعلق جوڑا ہے ہم نے ذروں کو زندہ مان لیا ہے۔

لیکن اگر تم شہید کی قبر پر جاؤ گے حکیم الامت مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہ نے انہی آیات کے ساتھ لکھا ہے فرمایا شہید کے بدن کو اللہ محفوظ رکھ دیتے ہیں کیوں کہ شہید کی حیات یہ تھوڑی سی قوی ہے۔ اگر تم مومن کی قبر پر جاؤ گے تو

www.ahnafmedia.com

مومن کا وجود تمہیں نظر نہیں آئے گا وجود ختم ہو گیا لیکن یہ ہے زندہ، تمہیں پتہ نہیں وہ کیسے زندہ ہے مگر تم شہید کی قبر پر جاؤ گے شہید زندہ ہے، جسم بھی محفوظ ہو گا لیکن شہید کے جانے بعد اگر تم شہید کی بیوی سے نکاح کرنا چاہو شریعت کہتی ہے تم نکاح کر سکتے ہو، شہید کا نکاح ختم ہو گیا اپنی بیوی سے نکاح منقطع ہو گیا، نکاح ہو سکتا ہے۔

شہید اور نبی کی حیات میں فرق

لیکن اللہ کا نبی قبر میں زندہ ہے اور نبی کی زندگی اس سے بھی قوی ہے۔ اگر تم نبی کے بدن کو دیکھو گے محفوظ بھی ہے، نبی کے بدن کو دیکھو گے معطر بھی ہے اور نبی کا بدن دیکھو گے وہ زندہ بھی ہے اور اگر نبی کی بیوی کو دیکھو گے تو اس سے نکاح بھی نہیں کر سکتے۔ عام مومن زندہ مگر کم درجے کا، شہید زندہ مگر اس سے اوپر کے درجے کا اس کا نتیجہ یہ نکلا بدن محفوظ ہو گیا۔ نبی زندہ اس سے بھی اوپر درجے کا نبی کا بدن بھی محفوظ ہے نبی کا نکاح بھی محفوظ ہے۔

حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی

مولانا قاسم نانوتوی نے آبِ حیات میں بڑی عجیب دلیل دی ہے اللہ کی قسم آدمی دیوبند کے علوم کو پڑھے تو تڑپ اٹھتا ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی عجیب بات کہتے ہیں کیا کہتے ہیں فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں فاطمۃ الزاہرا نے کہا: خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے باپ کی جاگیر فدک ہے یہ ہمارے باپ کی وراثت ہے ہمیں دے دو۔ ابو بکر صدیق نے کہا فاطمہ تم عام باپ کی بیٹی نہیں ہو تم نبی کی بیٹی ہو نبی صرف اپنی اولاد کا باپ نہیں پوری کائنات کا باپ ہوتا ہے نبی کی تم بیٹی ہو عام باپ کی بیٹی نہیں ہو، فرمایا

www.ahnafmedia.com

فاطمہ تجھے معلوم نہیں ہے مجھے حدیث معلوم ہے تمہیں سنا دوں؟ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو صدیق اکبر نے حدیث سنائی۔ فرمایا اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحن معشر الأنبیاء لا نورث ما ترکناہ فھو صدقۃ ہم نبی ہیں لا نورث ہم کسی کو وارث اپنا نہیں بناتے ما ترکناہ صدقۃ ہم جو چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

مسند ربیع، باب فی الموارث

حیات انبیاء پر مثال

توجہ رکھنا توجہ! مولانا قاسم نانوتوی نے عجیب دلیل دی ہے فرمایا لا نورث ہم نبی کسی کو وارث نہیں بناتے۔ توجہ رکھنا مولانا نانوتوی فرماتے ہیں وراثت تو تب ہوتی ہے جب موت آئے نبی کو موت نہیں آئی تو وراثت کا کیا معنٰی؟ فرمایا لا نورث وراثت تو تب آئے گی جب موت آئے گی فرمایا نبی پر موت آئی ہے مگر نبی کے ظاہر پر موت آئی ہے دل پر موت نہیں آئی۔ مولانا قاسم نانوتوی فرماتے ہیں ارے نبی کی موت ایسے ہے جیسے تم نے ایک چراغ کو جلا دیا اوپر پیالہ رکھ دیا یہ پیالہ چراغ کی روشنی کو بجھاتا نہیں ہے بلکہ چراغ کو روشنی کو چھپا لیتا ہے۔ فرمایا نبی پر جو موت آئی ہے یہ موت کے پیالے نے آکر نبی کی حیات کو چھپایا ہے نبی کی حیات کو زائل نہیں کیا امت پر موت آئی ہے ارے حیات ختم ہوگئی تو پیچھے والا وارث بن گیا۔ نبی کی حیات نظر آرہی تھی بس اب چھپ گئی ہے لہٰذا وارث کوئی نہیں بنتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نورث ارے لوگو ہم نبی کسی کو وارث نہیں بناتے ہمارے اوپر ظاہری موت آئی ہے ہمارے دل پر موت نہیں آئی۔

www.ahnafmedia.com

انبیاء کی میراث کیوں نہیں ہوتی

مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمایاماترکناہ صدقہ فرمایا نبی جو چھوڑتا ہے یہ صدقہ ہے۔ توجہ رکھنا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے عجیب دلیل دی ہے میں کہتا ہوں اے کاش علماء قاسم نانوتوی کے علوم پر غور کریں۔ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا ماترکناہ صدقۃ جو ہم نے چھوڑا وہ نبی کا صدقہ ہے۔ فرمایا جب نبی دنیا چھوڑے تب صدقہ اور صدقے کا اصول یہ ہے کہ جب آدمی صدقہ کرے تو حالت حیات میں صدقہ ہوتا ہے حالت موت میں صدقہ نہیں ہوتا۔ جب نبی دنیا چھوڑتے ہوئے اپنے مال کو صدقہ کررہاہے تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نبی زندہ ہے۔

خدا کی قسم کیا علوم ہیں قاسم نانوتوی کے! اب اس کو سمجھنے کے لیے بھی عقل چاہیے ناں! میں سمجھانے کی بات نہیں کرتا بھئی سمجھنے کے لیے تو علم چاہیے۔ حضرت مولانا محمد طیب دیوبند کے چالیس سالہ مہتمم کہتے ہیں میں نے سبقًا پڑھا تو مجھے سمجھ آئی ہے۔ میں بات کررہا تھا مولانا قاسم نانوتوی کا فلسفہ، بڑی عجیب بات کی ہے مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ فرمایا(توجہ رکھو)۔

خمیر پیغمبر اور عقیدہ حیات النبی

ارے نبی کو رب نے بنایا مٹی سے مگر تو اس کو توہین نہ کہنا ارے ایک مٹی تمہاری اور میری ہے اور ایک مٹی آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام نبی کی ہے اور ایک مٹی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ فرمایا تمہاری اور میری مٹی یہ زمین والی ہے۔ آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام نبی کی مٹی جنت والی ہے۔ فرمایا دنیا کی مٹی میں اصل موت ہے پانی ملتا ہے تو تازہ ہو جاتی

www.ahnafmedia.com

ہے پانی نہیں ملتا تو زمین بنجر بن جاتی ہے اور جنت کی مٹی ہمیشہ تازہ رہتی ہے نبی کی مٹی جنت والی ہے، جنت کی مٹی میں موت نہیں حیات ہی حیات ہے۔(نعرے)

بلند آواز سے کہو عقیدہ حیات النبی (سامعین زندہ باد پھر مولانا نے خود نعرے لگوائے)ہم پیغمبر کے عاشق ہیں عاشق عقیدہ چھپائے یہ کوئی بات ہے؟ اس لیے کہہ رہا تھا توجہ رکھنا فرمایا میری اور تمہاری مٹی زمین والی ہے، آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام کی مٹی جنت والی ہے، خاتم الانبیاء کی مٹی جنت الفردوس والی ہے۔ فرمایا جنت کی مٹی میں حیات ہوتی ہے موت نہیں ہوتی۔ جنت میں آدمی سوئے گا نہیں، سوئے گا بھی نہیں ہمیشہ جاگتا رہے گا ہمیشہ زندہ رہے گا لیکن اس دنیا میں عارضی سونا چاہے گا تو سو سکتا ہے ناں اگر تھوڑی دیر کے لیے سوئے گا تو وہ عارضی ہوگا حقیقت میں جاگنا ہی ہے۔ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی تو جنت والی ہے اگر موت آئی ہے تو عارضی ہے اصل پیغمبر کی مٹی میں حیات ہی حیات ہے۔ اس لیے اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی جب حجرے میں تھے تب بھی زندہ نبی آج روضہ میں ہیں اب بھی زندہ۔

ایک عاشق صادق دربار نبوت میں

اللہ کے پیغمبر کے حجرے بنے مقامات بنے۔ تو شاعر نے نبی کے حجرے کو دیکھا تو کہا بڑا عجیب جملہ کہا:

يا بَديعَ الدّلّ وَالغُنُجِ لكَ سُلطانٌ عَلى المُهَجِ

إنّ بَيْتاً أنْتَ سَاكِنُهُ غَيرُ مُحتَاجِ إلى السُّرُجِ

وَجهُكَ المَعشوقُ حُجّتُنا يَوْمَ يأتي النّاسُ بالحُجَجِ

مشارع العشاق ج1 ص188

www.ahnafmedia.com

اے حسن وجمال والے پیغمبر! دنیا والے جسم پر حکومت کرتے ہیں آپ کی ہمارے دل پر حکومت ہے۔ یہ جملہ یاد کرلو ان بیتا انت سا کنہ حضور جس گھر میں آپ رہائش پذیر ہیں وہ گھر سورج کا محتاج نہیں ہے۔ وجھكَ المَعشوقُ حُجّتُنا يَوۡمَ يأتي النّاسُ بالحُجَجِ قیامت کے دن لوگ آئیں گے اور اعمال بطور دلیل کے لائیں گے حضور ہم آپ کا چہرہ دلیل بنائیں گے۔ اللہ پوچھیں گے کیا لائے؟ کہیں گے اللہ! پیغمبر کا چہرہ اور کچھ نہیں لائے اللہ ہم اس چہرے کے ماننے والے ہیں تو جس نے پیغمبر کے حجرے کو دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت سا کنہ جس نے پیغمبر کے روضے کو دیکھا۔

شفاعت پیغمبر آج بھی

امام نووی رحمہ اللہ نے مناسک میں لکھا ہے، ابن عساکر نے تاریخ میں لکھا ہے میں کہتا ہوں بڑا عجیب واقعہ ہے۔ محمد بن عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں، ایک پیغمبر کا عاشق تھا، پیغمبر کے روضے پر آیا، کہا: یا خیر الرسل اللہ کے بہترین پیغمبر میں آیا ہوں آپ کے پاس میں نے گناہ کیا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اللہ سے دعا مانگیں کہ مجھے معاف کردے اس نے قرآن کی آیت پڑھی اللہ قرآن میں فرماتے ہیں وَمَا أَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ اللّٰهِ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذۡ ظَلَمُوا أَنۡفُسَهُمۡ جَاءُوكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

سورۃ النساء آیت 64

ترجمہ: اگر کوئی آدمی ظلم کرے پھر پیغمبر کی خدمت میں آئے نبی اس کے لیے گناہ کی معافی مانگے رب اسے معاف کردے گا۔

www.ahnafmedia.com

کہتا ہے حضور میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں میں نے ظلم کیا میں خود بھی معافی مانگتا ہوں میری طرف سے آپ بھی معافی مانگیں۔ ارے پیر محل کے مسلمانو! ٹوبہ کے رہنے والو! اللہ تمہیں پیغمبر کے روضے پر جانے کی توفیق عطا فرمائے اپنے ذہن بنالو پیغمبر روضے میں زندہ ہیں۔ پیغمبر کے روضے پر جاکر صلوٰۃ وسلام بھی پڑھو پھر اس نظریے کے ساتھ کہ نبی روضے میں زندہ ہیں پیغمبر کے روضے پر جاکر تُو کہہ دے حضور! غلام آیا زندگی بھر ظلم کیے اللہ سے معافی مانگتا ہوں آپ بھی میرے لیے معافی کی دعا مانگیں۔ نبی دعا مانگیں رب آپ کو معاف کردے گا۔ (نعرے)

آرام گاہ صاحب جودوکرم

محمد بن عبید اللہ بن عمرو کہتے ہیں اس عاشق رسول نے پیغمبر کے روضے پر آیت پڑھی حضور میں نے گناہ کیا معافی مانگتا ہوں آپ دعا کریں اللہ مجھے معاف کر دے پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسل کے روضے پر کھڑے ہو کر کلام کیا، کہتے ہیں:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم
نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

المغنی باب یستحب زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ج3ص599

یہ جملہ نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه اس نے کہا حضرت آپ اس مبارک مٹی میں آرام فرما ہیں جو کائنات کی ساری چیزوں سے اعلیٰ ہے۔

www.ahnafmedia.com

عقیدہ اہل السنت والجماعت

ہمارا اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کی مٹی جو ملی ہوئی ہے اللہ کی قسم یہ کرسی سے اعلیٰ یہ کعبہ سے اعلیٰ یہ اللہ کے عرش سے بھی اعلیٰ ہے۔

المہند ص ۱۱

عقیدہ حیات پر اشعار سے استدلال

یا خیر من دفنت بالقاع اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

حضور آپ کے روضے کی عطر کی برکت سے آپ نے پورے جہاں کو معطر کر دیا ہے۔

میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپ ساکن ہیں۔

ایک نے پیغمبر کا حجرہ دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت ساکنه

ایک نے پیغمبر کی قبر کو دیکھا کہتا ہے نفسی الفداء لقبر انت ساکنه حضور آپ اس قبر میں ساکن ہیں معلوم ہوا کہ اس نے پیغمبر کو حجرے میں دیکھا وہ سمجھ گیا پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تبھی تو ساکن کہا، پیغمبر روضے میں زندہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آپ قبر میں ساکن ہیں۔ اس کا عقیدہ یہ تھا نبی قبر میں زندہ ہیں ارے ساکن زندہ کو کہتے ہیں۔ ساکن مردہ کو نہیں کہتے ناں؟

www.ahnafmedia.com

تو جس نے حجرے کو دیکھا کہتا ہے ان بیتا انت ساکنہ اور جس نے پیغمبر کے روضے کو دیکھا کہتا ہے نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ حضور اس قبر پر میری جان فدا ہو جائے جس قبر میں آپ ساکن ہیں فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم اس میں عفت بھی ہے پیغمبر اس میں سخاوت بھی ہے۔

بے آسروں کا آسرا

اگلے دو شعر امام نووی رحمہ اللہ نے مناسک میں ذکر کیے ہیں، ابن عساکر نے یہ شعر نقل نہیں کیے۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس عاشق نے دو شعر اور بھی پڑھے تھے:

انت الشفیع الذی ترجی شفاعته عند الصراط اذا ما زلت القدم

وصاحباك فلا انساھما ابدا منی السلام علیکم ما جری القلم

اس نے کہا حضور اے اللہ کے پیغمبر انت الشفیع الذی ترجیٰ شفاعته اللہ آپ کی شفاعت اس وقت قبول کرے گا عند الصراط اذا ما زلت القدم جب پل صراط پر قدم پھسلنے لگیں گے وصاحباك فلا انساھما ابداً یہ آپ کے ساتھی ابو بکر و عمر تو کبھی نہیں بھولتے منی السلام علیکم ما جری القلم اللہ کے پیغمبر آپ پر بھی سلام ہو ابو بکر و عمر پر بھی سلام ہو۔

مولانا امین صفدر اوکاڑوی اور بریلوی ماسٹر

مولانا امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ عالم بھی تھے، سکول ماسٹر بھی تھے، علماء کے استاد بھی تھے، بچوں کے استاد بھی تھے۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ سکول میں تھے ایک بدعتی ماسٹر نے ہیڈ ماسٹر کو شکایت لگائی اس نے کہا یہ مولانا امین

www.ahnafmedia.com

اوکاڑوی تو سُنّی نہیں ہیں۔ ہیڈ ماسٹر نے مولانا امین اوکاڑوی کو بلا کر پوچھا کہ بھئی لوگ کہتے ہیں تم سُنّی نہیں؟ فرمایا جو یہ کہتا ہے سُنّی نہیں ہے اس کو بلاؤ اس کو بلایا تو ماسٹر نے کہا تو کہتا سُنّی نہیں ہے وجہ اس نے کہا جی مولوی امین اوکاڑوی درود نہیں پڑھتا آپ نے فرمایا:

اللّٰھم صلی علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انك حمید مجید اللّٰھم بارك علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انك حمید مجید

ہیڈ ماسٹر نے کہا تُو تو کہتا ہے دورد نہیں پڑھتا یہ تو پڑھتا ہے۔ اس نے کہا سر جی پڑھتا تو ہے مگر یہ کھڑے ہو کر نہیں پڑھتا۔ فرمایا جب ہم جنازہ پڑھتے ہیں تو میں درود کھڑے ہو کر پڑھتا ہوں۔ اس نے کہا تُو تو کہتا ہے کھڑے ہو کر نہیں پڑھتا اس نے کہا نہیں سر جی یہ اللّٰھم صلی علیٰ محمد تو کہتا ہے مگر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ نہیں کہتا۔ فرمایا بالکل جھوٹ بولتا ہے جب میں پیغمبر کے روضے پر جاتا ہوں الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ بھی کہتا ہوں۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا تُو کیسے کہتا ہے یہ سنی نہیں؟

مولانا امین صفدر اوکاڑوی نے فرمایا وجہ یہ ہے کہ سر جی میں کہتا ہوں یہ درود وہاں پڑھو جہاں نبی چاہتا ہے بس فرق یہ ہے نبی چاہتے ہیں درود ابراہیمی پڑھو میں نے وہ پڑھا۔ فرمایا جنازہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھو میں نے جنازے میں کھڑے ہو کر پڑھا۔ پیغمبر کے روضے پر جائیں تو یا رسول اللہ کہہ کر پڑھیں۔ میں نے وہ پڑھا۔ تو نبی کی بات ماننے والے کو سنی کہتے ہیں اور جو نبی کی بات نہ مانے اس کو بدعتی کہتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

دعا بعد از جنازہ

مجھے ایک شخص نے کہا مولانا! تم جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے تم کیسے سنی ہو؟ میں نے کہا ہم جنازے کے بعد دعا مانگتے ہیں اور پکے سنی ہیں۔ کہتا ہے جی تم نہیں مانگتے میں نے کہا ہم تو مانگتے ہیں۔ کہتا ہے جنازے کے بعد دعا سنت ہے میں نے کہا بالکل سنت ہے۔ کہتا ہے پھر تمہارے دیوبندی نہیں مانگتے میں نے کہا مانگتے ہیں تجھے نظر نہیں آتا۔ کہتا ہے جی کیسے؟ میں نے کہا ہم علمائے دیوبند کہتے ہیں کہ آدمی فوت ہو جائے تو غسل دو پھر غسل کے بعد کفن دو کفن کے بعد جنازہ پڑھو اور جنازے کے بعد قبرستان میں دفن کرو اور دفن کے بعد دعا مانگو۔ یہ دعا جنازے سے پہلے ہے یا جنازے کے بعد؟

کہتا ہے جنازے کے بعد ہے۔ میں نے کہا پھر جنازے کے بعد ہم نے دعا مانگی ہے۔ کہتا ہے جنازے کے فوراً بعد تو نہیں مانگتے میں نے کہا مانگتے تو بعد میں ہیں ناں! فرق یہ ہے کہ فوراً چودھری کہتے ہیں مانگو، دفن کے بعد نبی کہتا ہے مانگو! جو چودھری کی مان کر فوراً بعد دعا مانگے وہ بدعتی ہے جو نبی کی مان کر دفن کے بعد مانگے وہ سنی ہے۔ میں نے کہا ہم نے انکار تو نہیں کیا ناں ہم نے تو نبی کی بات مانی ہے ہم نے چودھری کی بات نہیں مانی، تُو نے ہمیں وہابی کہہ دیا ہم نے نبی کی بات مانی ہے تجھے سُنّی ہمیں کہنا چاہیے تھا ناں! میں نے کہا بابا ہم تو وفا والے لوگ ہیں۔

مثال

اگر تمہارا بیٹا امریکہ جائے، پیر محل کے لوگ باہر رہتے ہیں اگر تمہارا بیٹا لندن جائے تم یہاں سے بیٹے کو اپنے گھر سے رخصت نہیں کرتے اس کو تم

بٹھاتے ہو کار میں ائیر پورٹ تک جاتے ہو، ائیر پورٹ پر جا کر کہتے ہو، بیٹا یہاں تک ہم آسکتے تھے، آئے، آگے نہیں جاسکتے تھے چل اب اللہ کے حوالے۔ میں نے کہا وہاں جا کر دعا مانگتے ہو یا گھر سے دعا مانگ کر رخصت کر دیتے ہو؟

کہنے لگا وہاں جا کر۔ میں نے کہا ہم بھی یہی بات کہتے ہیں تمہارا زندگی کا ساتھ تھا بے وفائی نہ کرو۔ یہ فوت ہو گیا اس کو غسل بھی دو اس کو کفن بھی دو قبر میں دفن بھی کرو اور دفن کر کے کہہ دو بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ

سنن الکبری للبیہقی ج4 ص55

آگے ہم نہیں جاسکتے اباجی! اللہ کے حوالے آگے، ہم نہیں جاسکتے اللہ کے حوالے، اگر گھر سے جانے والے بیٹے کو اللہ کے حوالے کر دو لوگ کہتے ہیں تجھے اپنے بیٹے سے پیار نہیں ہے اس کو ائیر پورٹ تک کیوں نہیں چھوڑ کر آئے؟ اگر تم اپنے باپ کو جنازے کے فوراً بعد نکال دو اس کو فارغ کر دو تو ہم بھی یہ کہتے ہیں تمہیں اپنے باپ سے پیار نہیں ہے۔ ارے جہاں تک جاسکتے ہو وہاں تک جاؤ ناں! قبر تک جاؤ وہاں دعا مانگ کر کہو اللہ! اب تیرے حوالے ہم جہاں تک آسکتے تھے، آئے، اس سے آگے ہم جا نہیں سکتے۔

مماتیوں کے ایک ڈھکوسلے کا جواب

تو میں نے عرض یہ کیا اللہ نے ہمیں زندگی دی ہے اللہ زندگی کو بابرکت بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں آخری بات کہہ دوں جب ہم نے کہا نبی پاک قبر میں زندہ تو لوگوں نے فوراً کہا ارے نبی کی عمر کتنی ہے؟ ہم نے کہا تریسٹھ 63 سال کہتے ہیں جب قبر میں زندہ ہے پھر تریسٹھ 63 سال تو نہ کہو پھر تو پندرہ

www.ahnafmedia.com

سو سال کہو۔

میں نے کہا اچھا اگر نبی کی زندگی تم نے عمر میں شمار کرنی ہے تو میں جناب سے پوچھتا ہوں کہ عمر کتنی ہے؟ کہتا ہے جی میری عمر پینتیس 35 سال ہے۔ میں نے کہا یار پینتیس سال نہیں جب تم ماں کے پیٹ میں تھے تو زندہ تھے یا مردہ کہتا ہے جی چھ ماہ میں ماں کے پیٹ میں زندہ رہا، اگر کوئی عمر پوچھے تو ماں کے پیٹ کی عمر شامل نہیں کرتے تو قبر کے پیٹ میں زندہ اگر کوئی پوچھے تو قبر کے پیٹ کی عمر بھی شامل نہیں کرتے۔ تو اگر کوئی عمر پوچھے ماں کے پیٹ کی عمر کو تو کوئی شامل نہیں کرتا اگر ہم سے زندگی پوچھو گے تو قبر کے پیٹ کی عمر کو بھی شامل نہیں کرتے۔ ماں کے پیٹ میں بھی زندہ اور قبر کے پیٹ میں بھی زندہ لیکن اگر کوئی پوچھے تمہاری عمر تو پھر لوگ یہ بات نہیں پوچھتے کہ تیری قبر والی زندگی پوچھتے ہیں جی تیری دنیا والی زندگی کتنی ہے؟ تو دنیا والی ہی بتائیں گے پھر نبی پاک قبر میں زندہ؟ ہم نے کہا جی زندہ۔

ایک شبہ کا ازالہ

اچھا نبی پاک قبر میں زندہ تھے جب صحابہ کو مسئلہ پیش آتا صحابہ آپس میں اجتہاد کرتے تھے اگر اختلاف ہوا بھی تو نبی سے جا کر پوچھ لیتے ناں! کبھی نبی سے جا کر صحابہ نے تو نہیں پوچھا! یہ اس کی دلیل ہے کہ نبی پاک زندہ نہیں ہیں؟

حیات پیغمبر اور اصحاب پیغمبر

اگر صحابہ زندہ مانتے تو نبی سے مسئلہ نہ پوچھ لیتے؟ میں نے کہا اللہ کے نبی کو زندہ تو مانتے تھے اگر تجھے حوالہ نہ ملے تو تفسیر کبیر سورۃ کہف اٹھا کر دیکھ لے۔

www.ahnafmedia.com

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دنیا سے جانے لگے صدیق اکبر نے کہا ارے جب میں مر جاؤں تو مجھے دفن روضے میں کرنا مگر یوں دفن نہ کرنا پہلے میری میت کو پیغمبر کے روضے پر لے جانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہہ دینا اگر اجازت ملے تو دفن کرنا اجازت نہ ملے مجھے دفن نہ کرنا۔ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ یہ تھا پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں صدیق نے وصیت کیوں کی ہے؟

اگر عمر بن خطاب کا عقیدہ یہ ہوتا کہ پیغمبر قبر میں زندہ نہیں ہیں عمر بن خطاب وصیت بدل دیتے ناں۔ اگر عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، اگر علی بن ابی طالب رضی اللہ دیگر اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ یہ تھا کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں تو وصیت بدل دینی چاہیے ناں! اگر میت غلط وصیت کر کے جائے تو اہل میت کے ذمے ہے وصیت بدل دیں۔

صدیق اکبر نے وصیت کی ہے اگر میں مر جاؤں تو مجھے پیغمبر کے روضے میں دفن کرنا لیکن پیغمبر کی قبر مبارک کے پاس میری میت کو رکھ دینا۔ پہلے سلام کہنا اجازت ملے گی تو دفن کرنا تو معلوم ہوا صدیق اکبر کا عقیدہ پیغمبر قبر میں زندہ، اصحاب کا عقیدہ پیغمبر قبر میں زندہ، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی میت کو لے کر گئے ہیں، السلام علیکم! پیغمبر سے کہا پھر عرض کیا حضرت آپ کا غلام آپ کے روضے پر آیا ہے۔ امام رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں عالم غیبی سے آواز آئی:

ونودی السلام علیك یا رسول الله هذا أبو بكر بالباب فإذا الباب قد انفتح وإذا بهاتف یهتف من القبر ادخلوا الحبیب إلی الحبیب

تفسیر رازی سورۃ کہف

ارے اس محبوب کو اپنے حبیب تک پہنچادو (نعرے)۔ تو صحابہ کا عقیدہ یہ تھا

کہ نبی قبر میں زندہ ہیں۔

مثال

پھر صحابہ جاکر اختلافی مسائل پوچھتے کیوں نہیں؟ میں نے کہا اچھا آپ گھر میں تھے آپ کے ابو جان بھی گھر میں تھے اور جب گھر سے نکلے تو چشمہ بھول گئے۔ واپس اپنے گھر آئے بیگم سے پوچھا چشمہ کدھر ہے؟ بیگم کہتی ہے مجھ سے کیوں پوچھتے ہو تم خود تلاش کر لوناں! کہتا ہے میری نظر کمزور ہے مجھے تو نظر نہیں آتا تو بیگم کہتی ہے تجھے نظر نہیں آتا تیرے کندھے پر کراماً کاتبین موجود ہیں ان سے پوچھ لو ناں! نہیں سمجھے؟ تیرے کندھے پر کراماً کاتبین موجود ہیں ان سے پوچھ لو ناں! کہتا ہے نہیں کراماً کاتبین سے نہیں پوچھتا تو بیگم پوچھتی ہے کراماً کاتبین زندہ ہیں؟ کہتا ہے زندہ ہیں۔ وہ تجھے دیکھ رہے ہیں؟ کہتا ہے دیکھ رہے ہیں۔ تیری بات کو سنتے ہیں؟ کہے گا سن رہے ہیں۔ پھر کراماً کاتبین سے پوچھ لے ناں! کہے گا وہ میری سنتے ہیں میں نہیں سنتا ان کی، نہیں سمجھے؟ کہے گا وہ میری سنتے ہیں میں ان کی نہیں سنتا۔ صحابہ کا عقیدہ یہ تھا نبی کی قبر پر جائیں صلوٰۃ وسلام پڑھیں نبی سنتے ہیں نبی جواب دیں تو ہم نہیں سنتے اس لیے نہیں پوچھتے تھے۔

مثال ثانی

اس لیے میں آپ سے کہتا ہوں سب حضرات کہو اللہ بلند آواز سے کہو اللہ، اللہ نے سنا؟ بولیے ناں! جواب بھی دیا؟ اللہ خود فرماتے ہیں جواب دیا آپ نے سنا؟ (سامعین: نہیں) انکار کردو کیونکہ ہم نے جواب نہیں سنا۔ ہم اللہ کہتے ہیں تو رب سنتا ہے اللہ جواب دیتا ہے ہم نہیں سنتے۔ تو ہم مانتے ہیں رب سنتا

ہے۔کراما کاتبین سنتے ہیں لیکن ہم ان سے بات نہیں کرسکتے۔ ہماری وہ سنتے ہے ہم کیوں ان کی نہیں سنتے؟ تو صحابہ اس لیے نبی سے نہیں پوچھتے تھے کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ نبی زندہ نہیں ہیں، نہیں بلکہ اس لیے نہیں پوچھتے تھے کہ صحابہ بولیں اورروضے میں نبی سن لیں یہ تو ہو گا لیکن نبی گفتگو فرمائیں یہ تو نہیں سنیں گے۔ اور ایک وقت آئے گا۔

امام اہل السنت اور عقیدہ حیات النبی

ایک مرتبہ جلسہ تھا چنیوٹ میں، خدمات امام اہل السنت کے نام سے سے عنوان تھا۔ امام اہل السنت کی تصنیفی خدمات کا ذکر میرے ذمہ تھا شیخ محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی تصنیفات کا تذکرہ ہوا تو وہاں کچھ مماتی بھی تھے ،اپنے بھی تھے۔ تو میں نے پوچھا کہ ساری تصنیفات کا ذکر کروں یا آدھی کا؟ ساری تصنیفات کا ذکر کروں گا تو بعض سٹیج والے اٹھ جائیں گے اور آدھی کروں گا تو خدمات کا تعارف پورا نہیں ہو گا بد دیانتی ہو گی۔

انہوں نے کہا جی ساری بتاؤ۔ میں نے ساری خدمات کا تذکرہ کیا تو میں نے ان دو کتب کا تذکرہ بھی کیا جو شیخ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھی ہیں۔ خیر تذکرہ ہو رہا تھا، مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمہ اللہ کے صاحبزادے مولانا الیاس چنیوٹی دامت برکاتہم سٹیج پر تھے انہوں نے مجھ سے پہلے حدیث بیان کی فرمایا کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ میں مسیح ہوں تم کہنا وہ جھوٹ بولتاہے اور کہا میں دلیل کے طور پر تمہیں حدیث دیتاہوں۔

مسیح ہدایت اور قادیانیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث کے راوی ہیں اور مسند ابی یعلی

www.ahnafmedia.com

موصلی میں روایت موجود ہے۔ اللہ کے پیغمبر نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے لینزلن عیسیٰ ابن مریم اماما عدلا فرمایا امام عادل بن کر آئیں گے لیکسرن الصلیب صلیب کو توڑیں گے لیقتلن الخنزیر فرمایا خنزیر کو قتل کر دیں گے، عیسائیت اور یہودیت کا وجود مٹا دیں گے۔ فلیوثرن المال فلا یقبلن مال بہت زیادہ ہوگا عیسیٰ علیہ السلام مال کو قبول نہیں کریں گے۔ بلکہ روایات میں آتا ہے کہ سونا چاندی یوں نکلے گا جیسے آج دریاؤں ونہروں میں پانی چلتا ہے لیکن اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

تو مولانا نے فرمایا تم یہ چار دلیلیں یاد رکھ لو اور مرزائیوں سے کہنا جب عیسیٰ ابن مریم آئیں گے تو حاکم ہوں گے تمہارا غلام احمد قادیانی تو حاکم نہیں تھا۔ حضرت عیسیٰ آئیں گے عیسائیت کو ختم کر دیں گے یہ عیسائیت کو ختم نہیں کر سکا بلکہ ان کا ٹاؤٹ رہا۔ وہ آئیں گے یہودیت کو مٹا دیں گے یہ یہودیت کو ختم نہیں کر سکا۔ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے دولت عام ہوگی اس کے دور میں دولت عام نہیں ہوئی میں نے فوراً سٹیج پر کہا میں نے کہا حضرت پانچویں نشانی بھی بیان کر وو ناں! جو اسی حدیث میں موجود ہے۔

سلام کا جواب

فرمایا وہ کون سی؟ میں نے کہا اسی حدیث میں ہے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا چار نشانیاں یہ ہوں گی ثم لئن قام علی قبری فقال : یا محمد لأجیبنہ اس کے بعد عیسیٰ میری قبر پر آئیں گے کہیں گے یا محمد لا جیبنہ وہ یا محمد کہیں گے میں جواب دوں گا۔ میں نے کہا یہ کہو عیسیٰ ابن مریم آئیں گے حاکم ہوں گے، مرزا حاکم نہیں تھا، عیسیٰ ابن مریم عیسائیت کو ختم کریں گے اس نے عیسائیت کو ختم؟

www.ahnafmedia.com

[سامعین: نہیں کیا]

توجہ رکھنا! عیسیٰ ابن مریم یہودیت کو ختم کریں گے اس نے یہودیت کو ختم نہیں کیا۔ عیسیٰ ابن مریم آئیں گے تو مال کی فروانی ہوگی اس کے دور میں مال کی فراوانی نہیں ہوئی تھی۔ عیسیٰ ابن مریم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر یا محمد کہیں گے تو جواب ملے گا یہ پیغمبر کے روضے پر گیا بھی نہیں جواب بھی نہیں ملا۔ اس کی نشانی بتاؤ ناں! اگر کہے گا حدیث ضعیف ہے تو پھر چاروں کے لیے اگر قوی ہوگی تو چاروں کے لیے میں نے اس لیے کہا اگر کوئی اعتراض ہوگا تو جواب میرے ذمے یہ سند بھی قوی اور حدیث بھی ٹھیک ہے۔ عیسیٰ ابن مریم جب کہیں گے یا محمد! اللہ کے پیغمبر جواب دیں گے۔

مسند ابی یعلی ص462

آج توبہ کرلو

میں آخری بات کہتا ہوں عیسیٰ ابن مریم کیوں آئیں گے؟ دنیا میں فتنوں کو مٹانے کے لیے۔ تو عیسائیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا مٹائیں گے، یہودیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا مٹادیں گے۔ حضرت کفر کے فتنے کو تنہا مٹادیں گے لیکن مماتیت کا فتنہ عیسیٰ ابن مریم تنہا نہیں، عیسیٰ ابن مریم اور اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مٹائیں گے۔

عیسیٰ ابن مریم یا محمد کہیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیں گے تو دونوں سلام وجواب کریں گے مماتیب کا فتنہ بھی مٹ جائے گا۔ ہم کہتے ہیں عیسائیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، یہودیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، مماتیو تم نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، آج کرلو آج کرلو توبہ تم نے مٹنا تو ہے ہی۔

www.ahnafmedia.com

دعا

اللہ مجھے اور آپ سب کو اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق بنائے۔

اللہ کے پیغمبر صلی اللہ عیہ وسلم کی قبر اور برزخ والی اعلیٰ حیات کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ کے پیغمبر کے اتباع کی توفیق دے۔

اللہ قیامت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العٰلمین

www.ahnafmedia.com

سوالوں کے جوابات

اس کے بعد متکلم اسلام حفظہ اللہ سے سوالات کی نشست ہوئی افادہ عام کے لیے پیش خدمت ہے۔

سوال:

کیا قادیانیوں کے ساتھ دوستی یا ان کا مکان کرائے پر لینا یا کاروبار میں شرکت کرنا جائز ہے؟

جواب:

یہ حرام اور گناہ کبیرہ ہے نہ ان کو کاروبار میں شریک کرو نہ ان کا مکان کرائے پر لو اور جو قادیانیوں کی مصنوعات ہیں ختم نبوت والے اس کا اکثر اعلان کرتے رہتے ہیں ان مصنوعات کا بائیکاٹ کرو۔ یہ میرے اور آپ کے ایمان کا حصہ ہے۔

سوال:

بعض حضرات کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے؟ مکمل واقعہ بتائیں یہاں پر کسی نے بارہ ربیع الاول کو عید پڑھائی۔ اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

دیکھیں اگر کسی نے عید کی نماز 12 ربیع الاول کو شروع کی ہے تو بہت بڑا جرم کیا ہے۔ اچھا عجیب بات یہ ہے کہ 12 ربیع الاول کو عید وہ مناتے ہیں جو خود کو امام احمد رضا خان کا ماننے والا کہتے ہیں اور احمد رضا خان نے اپنی کتاب نطق الحلال

www.ahnafmedia.com

میں لکھا ہے حضور 8 ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور 12 ربیع الاول کو وفات پائی۔ بھئی اپنی نطق الہلال فتاویٰ رضویہ میں یہ کتاب موجود ہے احمد رضا خان کی کتابیں ساری اکھٹی فتاویٰ رضویہ کی شکل میں آئی ہیں تو اس میں فتویٰ موجود ہے احمد رضا خان نے فتویٰ دیا کہ نبی پیدا ہوئے 8 کو اور وفات پائی 12 کو۔

فتاوی رضویہ جلد26 ص412

اگر 12 کا دن وفات کا ہے تو پھر سوگ مناؤ اگر تم نے منانا بھی ہے تو لیکن اہل السنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئے ہیں ہمیں آنے کی خوشی ہے لیکن خوشی بچوں والی نہ کرو بڑوں والی کرو، کیوں؟ اگر گھر میں مہمان آئے ہیں تو بچے دیکھیں گے کیا لے کر آئے ہیں فروٹ، مٹھائی، پکوڑے، سموسے مہمان کی آمد پر بچوں کو خوشی نہیں ہوتی۔ اگر مہمان کچھ لے کر آئے مٹھائی وٹھائی تو بچے خوش ہوتے ہیں اور مہمان کے ساتھ مٹھائی نہ ہو تو بچے خوش نہیں ہوتے۔

میری خالہ کا بیٹا ہے میرا بھائی ہے میں ان کے گھر گیا، تو ان کا چھوٹا بچہ تھا ابوبکر نام تھا، اس کی بیوی کہتی ہے تایا ابو آئے ملو تایا ابو آئے ملو وہ مجھے مل نہیں رہا۔ میں نے اس کی بیوی سے کہا بھئی قصور اس کا نہیں قصور تایا ابو کا ہے میں تایا ابو بن کر آیا نہیں تو ملے گا کیسے؟ میرے ہاتھ میں کچھ کھلونے ہوتے، کچھ سیب ہوتے، ٹافیاں ہوتیں تب یہ سمجھتا تایا ابو آئے ہیں۔ اب اسے میرے آنے کی کوئی خوشی نہیں قصور میرا تھا میں کچھ لے کر جو نہیں آیا تھا۔ مہمان کو میزبان کے گھر کچھ لے کر آنا چاہیے میں جب دوبارہ گیا تو تایا ابو بن کر گیا وہ میری گود میں بیٹھا، پیار سے آیا۔ خیر میں کہتا ہوں اب اگر مہمان آئیں تو ان کی نگاہ مٹھائی پر،

www.ahnafmedia.com

ان کی نگاہ تھیلے پر۔ چھوٹے آئیں تو ان کی نگاہ ڈبے پر، اور بڑے وہ یہ نہیں پوچھتے کہ مٹھائی وہ فوراً پوچھیں گے پہلے کہیں گے آرام کرو، کھانا کھاؤ گے چائے پیو گے، آرام کرو گے؟ پھر جب وہ آرام کرلے گا بڑے پوچھیں گے آپ کیوں آئے؟ چھوٹے دیکھیں گے کہ آیا تو کھانے کے لیے کیا لایا اور بڑے پوچھتے ہیں کہ آئے ہیں تو کیوں آئے ہیں۔

نبی کے آنے کا مقصد یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خوشی ہے آپ یہ دیکھیں کہ حضور دنیا میں آئے تو کیوں آئے۔ اگر چاہو تو ساری خوشی منا لو نبی ڈاڑھی لے کر آئے، چہرے پر رکھ لو، نبی پگڑی لے کر آئے اپنے سر پر سجالو، نبی نماز لے کر آئے پانچ وقت کے نمازی بن جاؤ، نبی روزہ، حج، زکوٰۃ لے کے کر آئے یہ سارے کام کرلو۔ یہ خوشی ہے.

12 ربیع الاول کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئیں تو مٹھائی کھائیں یہ بچوں والی خوشی ہے بڑوں والی خوشی نہیں ہے۔ تو وہ خوشی اختیار کرو جو سمجھ داروں کی ہوتی ہے وہ خوشی اختیار نہ کرو جو بچوں کو ہوتی ہے۔ اللہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوش ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ مجھے اور آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال:

کیا آتش بازی جرم ہے؟

جواب:

کچھ حیا کرو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مذاق نہ اڑاؤ آتش بازی جرم ہے۔

www.ahnafmedia.com

سوال:

مولانا صاحب گانے کی طرز پر نعتیں پڑھنا جائز ہے؟

جواب

ارے گانا ناجائز ہے گانے کے طرز پر نعت نہیں پڑھنی چاہیے۔

سوال:

غیر مقلدین کہتے ہیں کوئی ترک رفع یدین والی حدیث بتا دیں کوئی کہتا ہے عربی تو رفع یدین کرتے ہیں۔

جواب:

ہم نے کلمہ عربیوں کا نہیں اللہ کے نبی کا پڑھا ہے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کریں جو عربی ہیں اور صحابی بھی ہیں تو غیر مقلد کہتے ہیں کہ نہیں نبی کی بات کرو۔ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جمعہ کی دو اذان پیش کریں وہ عربی ہیں کہتا ہے نبی کی بات کرو۔ ہم بیس رکعت تراویح صحابہ کی پیش کریں کہتا ہے نبی کی بات کرو۔ہم رفع یدین نبی کی بات کریں کہتا ہے عربی کیوں کرتے ہیں؟ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا غیر مقلدیت کا کام ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں اگر یہاں غیر مقلد بھی بیٹھا ہو وہ مجھے لکھ کر بھیج دے کہ امام کعبہ ہمارے دین کی بنیاد ہے جو امام کعبہ کریں گے ہم کریں گے جو نہیں کریں گے ہم نہیں کریں گے لکھ دو لیکن لکھ کر نہیں دیں گے۔

کیوں؟ امام کعبہ کو مانیں گے تو سب سے پہلے تقلید کریں گے جو انہوں نے کرنی نہیں۔ امام کعبہ کو مانیں گے تو ننگے سر تھوڑا پھریں گے اپنے سر پر ٹوپی اور رومال لیں گے۔ امام کعبہ کی تو نہیں ماننی گدھے کی طرح ننگے سر

www.ahnafmedia.com

پھرتے رہیں گے۔ کوئی ایک باب کسی محدث نے قائم نہیں کیا کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننگے سر پھرنے کا ذکر ہو یہاں غیر مقلد بیٹھا ہو تو مجھے یہ بھی لکھ دے اگر تمہارے پاس موبائل ہے تو باہر نکل کر اپنے کسی مولوی کو فون کرو کہ یار یہ چٹ ہم نے لکھ کر دینی ہے حوالہ بتادے۔ کوئی ہے تو ہمت کرے!

کسی محدث نے باب قائم کیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ننگے سر بیت الخلاء میں جانے کا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ننگے سر بازار جانا۔ وہ نبی ننگے سر بیت الخلاء بھی نہیں جاتا تجھے شرم نہیں آتی ننگے سر نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں آتا ہے۔ یہ مسجد ادب کا مقام ہے بے ادبی کا مقام نہیں ہے۔ ٹوپی ہو گی لیکن نماز کے وقت اتار دیں گے اور پھر سمجھتے ہیں ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ پگڑی اتار کے ننگے سر گھوم رہے ہیں ہم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ احمق! اس کو کام نہیں کہتے بے وقوفی کہتے ہیں۔ میری بات سمجھو اس لیے ہم کہتے ہیں ایک اصول بناؤ ایک اصول پر چلو، اصول پر نہیں چلیں گے۔

مجھے غیر مقلد نے فون کیا مولانا صاحب اللہ کے نبی سے رفع یدین منع کرنے کی حدیث دکھا سکتے ہو؟ میں نے کہا، تو کرنے کا حکم دینے کی حدیث دکھا سکتا ہے؟ کہتے ہیں جی حکم نہیں دیا تو کیا تو ہے ناں، میں نے کہا کیا ہے تو کچھ چھوڑا بھی تو ہے۔ ہم سے اور دلیل مانگ رہے ہو، تم دلیل اور دیتے ہو۔ اللہ کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

راوی عبد اللہ بن عمر، نبی کے صحابی، کتاب مسند حمیدی، امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد کی۔ امام بخاری روایت پیش کرتے ہیں کہ رفع یدین کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں نہیں کرتے۔ دلیل؟ راوی وہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ،

www.ahnafmedia.com

کتاب امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد کی، استاد کہتے ہیں کہ نہیں کرتے تھے، اگر بخاری کی روایت ٹھیک ہے تو استاد کی کیوں غلط ہے؟ نہیں سمجھے؟ امام بخاری کی بات کریں گے بخاری کے استاد کی بات نہیں کریں گے۔ اللہ کے نبی رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

راوی براء بن عازب کتاب سنن النسائی جو صحاح ستہ کی کتاب ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً

سنن ابی داود جلد اول ص272

کتاب کا نام جامع ترمذی جو صحاح ستہ کی کتاب ہے۔ راوی کا نام عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بڑے دعوے کے ساتھ کہا ہے۔ فرمایا:

الا اصلی بکم صلوٰۃ رسول اللہ الا اخبر کم بصلوٰۃ رسول اللہ

جامع ترمذی ج2 ص40

کیا میں تمہیں نبی کی نماز نہ دکھاؤں؟ کہا دکھاؤ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے شروع کا رفع الیدین کیا پھر پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کیا۔

کہا یہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں جن کا نام لے کر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ما حدثکم ابن مسعود فصدقوہ عبد اللہ بن مسعود جو حدیث بتائیں اس کو سچا سمجھنا۔ ہم کہتے ہیں غیر مقلدو! سچا سمجھو کہیں گے ہم سچا نہیں سمجھیں

www.ahnafmedia.com

گے۔ نبی کہتا ہے سچا سمجھو تسی کیوں نئیں سمجھدے؟ اسے کہتے ہیں ضد اسے کیا کہتے ہیں؟ (سامعین: ضد) کہتے ہیں نبی چھوڑ دے رفع الیدین اساں نیں چھڈنا۔ نبی چھوڑ دے ہم نہیں چھوڑیں گے اسے ضد کہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں مولویوں کی بات نہیں مانتے میں کہتا ہوں نبی کی بات نہیں مانتے۔ اور جی بڑا ہی بے ادب ہے میں نے کہا خدا کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہوتا ہے اگر مولوی کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہو جائے تو پھر کیا ہو گا! ایک آدمی خدا نال متکّا لا کے مسیتے کھلو تا اے وہ تمہارے ساتھ متکّا لگائے تو کون سی حرج کی بات ہے؟ یہ دعا کرو اللہ ان کو کچھ عقل عطا فرمائے۔(آمین)

سوال:

ذاکر نائیک کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:

ذاکر نائیک بے علم بھی ہے بے عقل بھی ہے۔ مجھے دیکھ کر افسوس ہوتا ہے ہر آدمی کی اپنی رائے ہے۔ ذاکر نائیک کہتا ہے صحابہ سمیت چودہ سو سال کے فقہاء اگر تحقیق کر کے گئے ہیں تو میں اس کو دوبارہ چیک کروں گا، انہوں نے غلطیاں کی ہیں۔ وہ چودہ سو سال کے فقہاء صحابہ سمیت کو غلط کہہ دے کوئی اس کا مذاق نہیں اڑاتا۔ میں کہتا ہوں یہ اکیلا غلط ہے،لوگ کہتے ہیں مولوی صاحب کیسی بات کی ہے؟ ذاکر نائیک ہو،اور غلط؟ میں نے کہا عمر بن خطاب ہو اور غلط؟ حضرت عثمان بن عفان اور غلط؟ جو ان کو غلط کہے اس پر تعجب نہیں ہوتا جو اس کو کہے اس پر تعجب ہوتا ہے۔

میں نے حجرہ شاہ مقیم میں بیان کیا وہاں ایک آدمی ملا کہنے لگا مولانا

www.ahnafmedia.com

صاحب بیان تہاڈا بڑا زبردست سی۔ میں سمجھ گیا اس نے کوئی بات بعد میں کہنی ہو گی تمہید باندھ رہا ہے، کہتا جی بیان آپ کا زبردست تھا۔ میں نے کہا زبردست نہیں تھا تم وہ بات کہو جو تم نے پانچ منٹ بعد کہنی ہے وہ پہلے بتا دو۔ کہتا ہے یہ جو آپ کہتے ہیں غیر مقلد ٹھیک نہیں، اہلحدیث ٹھیک نہیں، یہ بات ٹھیک نہیں ہے یہ فرقہ واریت ہے، میں نے کہا پھر؟ کہتا ہے میں نے ارادہ کیا ہے میں حجرہ شاہ مقیم میں ایک سکول بناؤں گا دینی مدرسہ بھی ہو گا سکول بھی ہو گا اس میں بریلویت کے خلاف بھی بات نہیں ہو گی، غیر مقلدوں کے خلاف بھی بات نہیں ہو گی، دیوبندیوں کے خلاف بھی نہیں ہو گی۔ میں نے کہا کیوں؟ کہتا ہے یہ تینوں غلط ہیں ان تینوں کے خلاف بات نہیں ہو گی۔

میں نے کہا میں کہتا ہوں غیر مقلد غلط ہیں تو میں فرقہ باز، تُو نے تینوں کو غلط کہا، تو تُو فرقہ باز نہیں ہے؟ میں ایک کو غلط کہہ رہا ہوں تو فرقہ واریت، تو سب کو غلط کہہ رہا ہے پھر بھی فرقہ واریت نہیں۔

ذاکر نائیک چودہ سو سال کے فقہاء کا مذاق اڑائے تو ٹھیک ہے اور ہم ایک ذاکر نائیک کا مذاق اڑائیں تو غلط۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے کہو، ڈاکٹر کا کام ہے پیشاب آئے تو چیک کرو، خون چیک کرو، پاخانہ چیک کرو، شوگر چیک کرو۔ ڈاکٹر کا کام تو مسئلے بتانا نہیں ہے جو اس کا کام تھا وہ اپنا کام کرے جو علماء کا کام ہے وہ علماء اپنا کام کریں۔

سوال:

حضرت عمر رضی اللہ فرماتے ہیں یاساریۃالجبل پہاڑ کے پیچھے دشمن ہے۔ یہ تو علم غیب نہیں؟

www.ahnafmedia.com

جواب:

دیکھیے یہ کرامت ہے۔ یہ کیا ہے؟ کرامت۔ اللہ دکھانے پر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں، صحابہ کا لشکر سینکڑوں کلومیٹر دور ہے یہاں سے آواز لگائی یاساریۃالجبل اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو پیچھے دشمن موجود ہے۔ اللہ دکھانے پر آئے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی صف میں یہودی کھڑا ہے خیرات مانگنے کے لیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اللہ نے نہیں دکھایا۔ اللہ دکھانے پر آئے تو نبی کو کعبہ میں، اللہ بیت المقدس کی کھڑکیاں تک دکھادے، اللہ نہ دکھانے پر آئے تو نبی حدیبیہ میں ہے عثمان چند کلومیٹر دور مکہ میں ہے اللہ نہ دکھائے۔ اللہ دکھانے پر آئے تو نبی کو کعبہ سے بیت المقدس دکھادے، نہ دکھائے تو حدیبیہ سے عثمان نہ دکھائے۔

اللہ دکھانے پر آئے تو عمر کو مدینہ سے ساریہ دکھادے اللہ نہ دکھانے پر آئے تو اپنی مسجد میں بھی یہودی نہ دکھائے۔ یہ تو کرامت ہے۔ یہ کیا ہے؟ کرامت۔ رب چاہے دکھائے رب چاہے تو نہ دکھائے اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اختیار کی تو کوئی بات نہیں ہے۔

سوال:

لوگ کہتے ہیں معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔یہ عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب:

اللہ پاک لعنت بھیجے ایسے عقیدے رکھنے والوں پر۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود محفوظ بھی ہے۔ معطر بھی ہے اور زندہ بھی ہے۔

www.ahnafmedia.com

سوال:

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ کہنا صحیح ہے؟

جواب:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر جاکر کہنا بالکل صحیح ہے۔ اللہ روضے پرلے جائے تو یارسول اللہ بڑے شوق سے کہیں۔

سوال:

ویڈیو بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:

اگر شادی ہو تو حرام ہے، گانے ہوں تو حرام ہے دعوتوں پر ناجائز ہے اور حرام ہے۔ اگر دینی پروگرام ہو کہ اپنے عقائد دنیا کو دکھانے ہیں تو پھر گنجائش موجود ہے۔ اور دینی پروگرام ہوں کہ اپنے عقائد ونظریات لوگوں کو دکھائے جائیں تو پھر اس کی گنجائش موجود ہے۔وجہ؟ آج ذاکر نائیک کے تم گیت کیوں گاتے ہو؟ وہ میڈیا پر ہے۔ میڈیا پر آیا تو تم نے غلط کو بھی قبول کر لیا ہے اور اگر حق میڈیا پر جائے گا تو لوگ حق کو بھی قبول کریں گے۔

ایک ہوتا ہے شوقیہ بنانا اپنی خوشی اور خواہش کے لیے بنانا، شادیوں پر بنانا، عورتوں کی ویڈیو بنانا، دعوتوں پر بنانا، بلاوجہ ویڈیو بنانا ناجائز ہے۔ لیکن اگر دینی نظریات کا پرچار مقصود ہو تو بالکل ایسے ہی جائز ہے جیسے تصویر بنانا حرام ہے لیکن حج پر جانا ہو تو تصویر بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ ایسے ہی تصویر بنانا حرام ہے لیکن عمرے پر جانا ہو تو پھر تصویر کی گنجائش ہے۔ تو بلاوجہ اور بلاضرورت تو ناجائز

www.ahnafmedia.com

ہے اور اگر ضرورت ہو تو پھر اس کی گنجائش ہے۔ گنجائش ہونا اور بات ہے اور اس کو جائز اور بہتر کہنا اور بات ہے۔

سوال:

جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے؟

جواب:

جرابوں پر مسح کرنے کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اور یہ صرف میں نہیں کہتا غیر مقلدین کے سب سے بڑے امام شیخ الکل فی الکل مولوی نذیر حسین دہلوی نے فتاویٰ نذیریہ میں لکھا ہے کہ جراب پر مسح کرنے کی کوئی ایک بھی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

فتوی نذیریہ جلد اول ص327

چلو امام ابو حنیفہ کی نہ مانو اپنے امام کی مان لو۔ لیکن ضد ہے ناں! میں نے کہا ضد کا بھی کوئی علاج نہیں ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

علمائے دیوبند کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بمقام: دارالعلوم شیخ زکریا، ترنول، اسلام آباد

خطبہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینه ونستغفرہ ونومن به ونتوکل علیه ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل له ومن یضلله فلا ھادی له ونشھد ان لا اله الا اللہ وحدہ لا شریك له ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسوله

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

سورۃ احزاب آیت 40

درود شریف:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید اللھم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انك حمید مجید۔

تمہید

معزز علمائے کرام میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو! مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا ہر انگریزی ماہ کی پہلی رات بعد از نماز مغرب ماہانہ اجتماع اور مجلس ذکر ہوتی ہے اور آج ہمارا ڈویژن سطح پہ سرگودھا میں تربیتی طلباء کنونشن بھی تھا۔ مجھے حضرت اقدس مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم کے صاحبزادہ

www.ahnafmedia.com

مفتی اویس سلمہ نے فرمایا کہ ہمارے اس اجتماع میں آپ کی شرکت بہت ضروری ہے۔ میں نے بعد میں حضرت اقدس سے رابطہ کیا میں نے کہا اگر مجھے اجازت مل جائے تو مجھے فائدہ ہو گا کہ ہمارا ماہانہ اجتماع ہے۔ سرگودھا وقت میں بہت کم دیتا ہوں ہر انگریزی ماہ کے پہلے دس دن میں نے ضلع سرگودھا کے لیے رکھے ہیں لیکن اس دفعہ عموماً پاکستان کے اہم مدارس اجتماعات کی وجہ سے وقت نہیں دے پایا، مجھے کافی دقت ہو گی۔

حضرت چونکہ بڑے ہیں حضرت نے شفقت فرمائی فرمایا ماہانہ اجتماع ہو رہا ہے اس کو پابندی سے چلاتے رہو۔ صبح مولانا اویس کا حکم نامہ پھر موصول ہوا کہ آپ کی شرکت بہت ضروری ہے اور ہم یہ چاہتے کہ ہم اگلے سالانہ ختم بخاری کے مبارک موقع پر آپ کا عنوان "عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر علمائے دیوبند" کے عنوان سے بات کریں اور میری خواہش ہوتی ہے میں دلائل کے ساتھ علمائے اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند کے عقائد و نظریات کو بیان کروں۔

عقیدہ حیات الانبیاء اتفاقی عقیدہ ہے

بہت سارے احباب غلط فہمی کا شکار ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ پر علمائے دیوبند کا آپس میں اختلاف ہے۔ میں علماء کی موجودگی میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہہ رہا ہوں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدے پر نہ علمائے دیوبند کا آپس میں اختلاف ہے نہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اختلاف ہے جیسے حضرت نے فرمایا کہ وقت بہت کم ہے اور میری خواہش ہے کہ آپ راولپنڈی کے حضرات کنونشن مجھے دیں اور تین چار گھنٹے مجھے کھل کر بولنے کا

www.ahnafmedia.com

موقع عنایت فرمائیں تو میں کتب کے حوالہ جات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صحابہ کے دور سے لے کر آج تک، میں کتب کے حوالہ جات کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا کہ ہر صدی میں اکابر علمائے اہل السنت میں کوئی اختلاف نہیں۔

لیکن ایک بات میں غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے دلائل کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں، بہت سارے احباب کہتے ہیں تم اکابر کی بات کرتے ہو، ہم پیغمبر کی بات کرتے ہیں تم اکابر کی بات کرتے ہو ہم قرآن کی بات کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہم ان اکابر کی بات کرتے ہیں جو قرآن کی بات کرتے ہیں ان اکابر کی بات کرتے ہیں جو پیغمبر کی بات کرتے ہیں اور صحیح بخاری کی نو ہزار بیاسی 9082 روایات تم اٹھا کر دیکھ لو۔ حضرت امام بخاری نور اللہ مرقدہ کتنے احادیث کے اوپر ابواب قائم کرتے ہیں اور اس ابواب کے تحت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کرنے کی بجائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو پیش کرتے ہیں اور کبھی صحابی کو پیش کرنے کی بجائے تابعی اور تبع تابعی کو پیش کرتے ہیں۔

کچھ ہم سے سنا ہوتا

میں معذرت کے ساتھ علماء سے یہ بات کہتا ہوں کہ بہت سارے مقامات پر، یہاں تو میرے مشائخ اکابر موجود ہیں؛ تمام حضرات کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ ختم بخاری کسی بزرگ سے کروالو، مولانا گھمن سے بیان کروالو۔ میں کہتا ہوں مجھے بخاری پر بولنے کا موقع دو۔ انما الاعمال بالنیّات سے لے کر خدا گواہ ہے کلمتان تک چلتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں تراجم اور ابواب میں امام بخاری کو عوامی لہجے میں کسی نے بیان کیا جو نہیں ہے۔ میرا مستقل نیٹ پر ایک بیان موجود

www.ahnafmedia.com

ہے "بخاری تیرا یا میرا؟" میں نے بخاری کے شیوخ، بخاری کے اساتذہ، بخاری کی سندیں اور میں نے رجال پر کھل کر گفتگو کی ہے۔ تمہیں پتہ چلے بخاری تھا کون؟ لیکن میں ایک بات صرف بخاری کے حوالے سے کہنا چاہتا ہوں اپنے اکابر کو پیش کرنا بطور دلیل کے یہ امام بخاری کا مزاج ہے اس میں رات بیت جائے صرف ابواب اس پر پیش کرتا چلا جاؤں۔

نماز میں پگڑی پہننا

صرف دو باب بطور دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ امام بخاری نے مسئلہ بیان کیا ہے بَاب السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ اس کتاب میں امام بخاری حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہتے ہیں وَقَالَ الْحَسَنُ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُونَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ۔

بخاری ج 1 ص 88

امام حسن نے قوم صحابہ کو بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔

بخاری اور مصافحہ دو ہاتھ سے

امام بخاری باب قائم کرتے ہیں بَاب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا چاہیے۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ حماد بن زید نے ابن مبارک سے مصافحہ دو ہاتھوں سے کیا تھا۔ تو امام بخاری تو اکابر کی بات کرتا ہے بخاری مانتا ہو اور پھر اکابر کی بات نہ کرے۔

بخاری بَاب الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مجھے تعجب ہے تیری عقل پر کبھی قرآنی آیات ہمارے خلاف پیش

www.ahnafmedia.com

کریں گے اور سورۃ بقرہ میں موجود ہے اللہ فرماتا ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ کہ اللہ کہتا ہے ان سے جب کہا جائے قرآن کی بات مانو کہتے ہیں قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ ہم تو اس کی بات مانیں گے جو ہمارے آباؤ اجداد کا مذہب تھا لیکن تمہارے اس نظریے کی قرآن آگے خود تردید کرتا ہے قرآن کہتا ہے أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ اس کی بات مانو گے جس میں عقل بھی نہیں تھی اس کی بات مانوگے جو ہدایت پر بھی نہیں تھا۔ پتہ چلا کہ باپ عقل والا ہو تو بات مانتے ہیں باپ ہدایت والا ہو تو بات مانتے ہیں۔

سورۃ بقرہ آیت نمبر 170

چیلنج

مجھے یہ تو بتاؤ اکابر علمائے دیوبند عقل والے نہیں تھے؟ اکابر علمائے دیوبند ہدایت یافتہ نہیں تھے؟ عقل و ہدایت والے کی بات ماننا یہ قرآن کے خلاف نہیں ہے۔ تمہیں کسی احمق نے دھوکے میں ڈالا ہے۔ خیر میں نے عرض کیا میں تمہید چھوڑ کر بات کرتا ہوں میرا یہ دعویٰ ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمائے دیوبند کا متفق علیہ عقیدہ ہے۔ اور میں چیلنج کے ساتھ بات کہوں گا پورے مجمع میں مجھے چٹ پیش کر دی جائے، اکابر علمائے دیوبند میں کوئی ایسا دیوبندی بزرگ موجود ہو فریقین جس کی طرف نسبت کرتے ہوں اور اس کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ہو۔

www.ahnafmedia.com

ایک چٹ مجھے پیش کردو میں اپنے موقف سے پیچھے ہٹ جاؤں گا۔ یہ موقف میرا نہیں ہے میرے اکابر علمائے دیوبند کا موقف ہے۔

مولانا سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی

میں آپ کی خدمت میں کتب پیش کرتا ہوں۔ میرے پاس صحیح بخاری موجود ہے اب میں کھول کر دکھاؤں گا تو بات لمبی ہو گی۔ شیخ محدث سہارنپوری رحمہ اللہ یہ وہ شخص ہے جو دیوبند کا بانی ہے اس نے دیوبند کی اینٹ رکھی ہے۔ پانچ اینٹیں دیوبند میں رکھی گئی ہیں ان میں ایک رکھنے والے کا نام سہارنپوری ہے۔ شیخ سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

والاحسن ان یقال ان حیاتہ کہ پیغمبر کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ بات کی جائے کہ لایتعقبہاموتا کہ پیغمبر کی حیات کے بعد قبر میں موت نہیں آئی، بل یستمر حیا بلکہ پیغمبر قبر میں ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

صحیح بخاری جلداول صفحہ 517

حضرت نانوتوی اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے " ہدیۃ الشیعہ" حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی کتاب ہے۔ ہدیۃ الشیعہ میں لکھتے ہیں:

تمام انبیاء بالیقین اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا موقف عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

ہدیۃ الشیعہ صفحہ نمبر 359

مولانا رشید احمد گنگوہی اور عقیدہ حیات النبی

میں اگر کتابیں گنواؤں گا تو بہت وقت گزر جائے گا میرے پاس تالیفات

www.ahnafmedia.com

رشیدیہ، فتاویٰ رشیدیہ موجود ہیں۔ مولانا گنگوہی فرماتے ہیں۔ مسئلہ یہ چلا ہے کہ کسی قبر پر جا کر میت کو کہہ سکتے ہیں "میرے لیے خدا سے دعا مانگنا"؟ فرمایا: اختلافی مسئلہ ہے بعض کہتے ہیں مردہ سنتا ہے بعض کہتے ہیں نہیں سنتا۔ اس لیے جو کہتے ہیں مردہ سنتا ہے وہ کہتے ہیں دعا کرا سکتے ہیں جو کہتا ہے نہیں سنتا وہ کہتا ہے دعا نہیں کرا سکتے لیکن انبیاء کے سماع میں کسی کا خلاف نہیں ہے لہٰذا پیغمبر کی قبر جا کر کہہ سکتے ہیں پیغمبر سے دعا کرائیں گے۔

فتاوی رشیدیہ

حضرت شیخ الہند اور عقیدہ حیات النبی

کتاب سنن ابی داوٗد میں حاشیہ موجود ہے شیخ الہند رحمہ اللہ کا، تو شیخ الہند رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الأنبیاء احیاء فی قبورھم فیمکن لھم سماع الصلوٰۃ من صلی علیھم چونکہ انبیاء قبروں میں زندہ ہیں تو ان کی قبر پر صلوٰۃ پڑھی جائے تو پھر نبی اس کی بات سنتا بھی ہے۔

حضرت سہارنپوری اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں "بذل المجھود" موجود ہے شیخ زکریا رحمہ اللہ کے شیخ حضرت سہارن پوری رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

الا ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیا فی قبرہ کما ان الانبیاء علیھم السلام احیاء فی قبورھم

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں ایسے زندہ ہیں جیسے بقیہ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

www.ahnafmedia.com

حضرت تھانوی اور عقیدہ حیات النبی

اشرف الجواب حکیم الامت تھانوی کا موجود ہے فرماتے ہیں بہر حال یہ باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اشرف الجواب صفحہ نمبر 321

حضرت مدنی اور عقیدہ حیات النبی

" الشہاب الثاقب" میرے ہاتھ میں ہے مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ شیخ العرب والعجم کی کتاب ہے جو احمد رضا خان کے اشکالات کے جوابات میں لکھی گئی ہے شیخ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ الشہاب الثاقب کا مطالعہ فرمایئے۔

الشہاب الثاقب صفحہ 320

حضرت قاری طیب قاسمی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب خطبات حکیم الاسلام موجود ہے قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں علمائے دیوبند صرف یہی نہیں کہتے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں مٹی میں بالکل صحیح سالم محفوظ ہیں اور محفوظ رہیں گے بلکہ علمائے دیوبند کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی اسی طرح جسم کے ساتھ زندہ ہیں جس طرح کے جسم کے ساتھ دنیا میں زندہ تھے اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا۔

خطبات حکیم الاسلام صفحہ نمبر 18

علامہ شبیر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے صحیح مسلم کا حاشیہ اور صحیح مسلم کی

www.ahnafmedia.com

شرح فتح الملہم علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بڑی وضاحت کے ساتھ بات کی ہے:

هو حي في قبره الشريف ولحوم الأنبياء حرام على الارض

انبیاء قبروں میں زندہ بھی ہیں اور انبیاء کے اجسام اللہ نے قبر مبارک میں محفوظ رکھے ہیں۔

مولانا ظفر احمد عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

اعلاء السنن مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی کتاب میرے ہاتھ میں موجود ہے علامہ عثمانی فرماتے ہیں:

قال المتكلمون المحققون من اصحابنا ان نبيا حي بعد وفاته

محققین کا فیصلہ ہے انبیاء وفات کے بعد قبور میں زندہ ہیں۔

اعلاء السنن ج10ص505.512

حضرت شیخ زکریا اور عقیدہ حیات النبی

شیخ زکریا کا رسالہ فضائل درود شریف موجود ہے، لکھتے ہیں:

انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

فضائل درود شریف صفحہ 25

علامہ کاندھلوی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے سیرۃ المصطفیٰ علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ کی۔ علامہ کاندھلوی رحمہ اللہ سیرت مصطفی میں لکھتے ہیں: تمام اہل السنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے حضرت انبیاء علیہم السلام اپنی وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز عبادات میں مشغول ہیں، حضرات انبیاء کی حیات

www.ahnafmedia.com

برزخی اگرچہ محسوس نہیں ہوتی لیکن بلاشبہ حیات حسی اور جسمانی ہے اس لیے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عام مومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے تو نبی کی حیات جسمانی ہے۔

سیرت مصطفی جلد سوم صفحہ 142

فتاوی دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند۔ اس میں لکھا ہے یہ بات مسلّم ہے کہ اس حیات جسمانی اور روحانی میں درجات ہیں۔ انبیاء کی حیات قوی تر ہے۔ اس کے بعد حضرات شہداء کی حیات پھر جملہ مومنین کی۔

فتاوی دارالعلوم دیوبند صفحہ نمبر319

مفتی کفایت اللہ اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی کی جماہیر امت موجود ہے۔ فرمایا۔

جماہیر امت محمدیہ کا یہ قول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مخصوص حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ باقی یہ کہ اس حیات کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا حضرت نے کہ حق ہی کو معلوم ہے، ورنہ ہم اتنا عقیدہ رکھتے ہیں انبیاء قبروں میں زندہ ہیں۔

جماہیر امت صفحہ نمبر 102 جلد اول

مولانا عبدالرحیم اور عقیدہ حیات النبی

فتاویٰ رحیمیہ میرے ہاتھ میں موجود ہے، یہاں مولانا عبدالرحیم راج پوری رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں، کتاب الانبیاء میں کھل کر بات کی ہے کہ انبیاء علیہم

www.ahnafmedia.com

السلام قبور میں زندہ ہیں، حدیث شریف سے ثابت ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

فتاوٰی رحیمیہ، کتاب الانبیاء صفحہ نمبر 113

مولانا مفتی محمود اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے فتاوٰی مفتی محمودیہ۔ توجہ رکھیں! یہ فتاوٰی مفتی محمود کا ہے حضرت مفتی اعظم مفتی محمود رحمہ اللہ کو کون نہیں جانتا اور میرے دوستو آپ کو علم ہونا چاہیے میں مانسہرہ میں گیا مجھے بعض حضرات کہنے لگے مولانا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہ کرنا۔ میں نے کہا عقیدہ تم نے لکھا ہے تذکرہ میں نہ کروں؟ کہتے ہیں جی کیا مطلب؟ کہتے ہیں ہمارے ماحول کو خراب نہ کرنا میں نے کہا اگر ماحول خراب کرنا ہے تو پھر مفتی محمود رحمہ اللہ سے پوچھو وہ پھر کہتے ہیں جی کیا مطلب؟

میں نے کہا جب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اختلاف ہوا مفتی محمود رحمہ اللہ نے جمعیت علمائے اسلام کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس جامعہ مدنیہ لاہور میں بلوایا۔ وہاں پانچ رکنی کمیٹی بنی ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب لکھنے کے لیے اور انتخاب امام اہل السنت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کا ہوا۔ تسکین الصدور لکھی ہے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب۔ تو لکھوائی تو مفتی محمود رحمہ اللہ نے، میں نے بیان کیا تو مجرم بنا تم نے کتاب لکھوائی تو کوئی جرم نہیں ہے؟ بھائی جرم میرا تو نہیں ہے اگر یہ عقیدہ بیان کرنا جرم ہے تو عقیدے کو لکھوانا جرم نہیں ہے؟

میرا یہ جرم ہے کہ میں نے مفتی محمود رحمہ اللہ کے نظریے کو بیان کیا

www.ahnafmedia.com

ہے۔ فتاویٰ مفتی محمود میرے ہاتھ میں موجود ہے۔ ایک سوال لکھا ہے ایک بندے کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روح جسم میں ہے ایک کہتا ہے روح جسم میں نہیں ہے ایک کہتا ہے حضور سنتے ہیں ایک کہتا ہے حضور نہیں سنتے تو بات کس کی ٹھیک ہے؟

فرمایا کہ جو کہتا ہے روح جسم میں ہے اور پیغمبر کے روضے پر صلوٰۃ پڑھو تو سنتے ہیں فرماتے ہیں اس کا عقیدہ بالکل درست ہے۔ بعد میں سوال کیا گیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر درود وسلام پڑھا جائے تو نبی پاک سنتے ہیں، روضہ اقدس پر الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللہ پڑھنا اس کی حقیقت کیا ہے؟

فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر، یہ بڑا کھل کر مفصل جواب دیا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟ حضرت نے بڑی تفصیل سے فرمایا ہے کہ چونکہ حدیث سے ثابت ہے اس لیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ بھی ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر الصلوٰۃ والسلام علیك یا رسول اللہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فتاوی محمودیہ صفحہ نمبر 325 اور صفحہ نمبر 353

مولانا محمد علی جالندھری اور عقیدہ حیات النبی

مولانا محمد علی جالندھری کی سوانح حیات موجود ہے اس کے اندر بھی کھل کر لکھا ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے ہم اہل السنت والجماعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیوی جسد اطہر میں جو حیات مانتے ہیں وہ ان کی روح کے تعلق سے مانتے ہیں۔۔۔ پتھری حیات اس انسانی روح سے یکسر خالی ہوتی ہے، اس لیے اس پتھری حیات کا اکابر اہل السنت میں کوئی بھی قائل نہیں۔ پس جو آنحضرت کے

www.ahnafmedia.com

دنیوی جسد اطہر میں اس پتھری حیات کا قائل ہو وہ اہل السنت والجماعت کے اجماعی عقیدہ کا منکر ہے۔

سوانح مولانا محمد علی جالندھری صفحہ نمبر 324

مفتی رشید احمد لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے احسن الفتاویٰ حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ کی۔ اس عقیدہ پر ایک لمبی بحث کی ہے اگر میں بحث کروں گا تو بات لمبی ہو جائے گی تو بحث یہ کی ہے کہ یہ قرآن کریم میں آیت ہے **ولو انہم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله** اگر کوئی بندہ گناہ کرلے پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کرائے تو دعا کروانا جائز ہے کہ نہیں؟ فرمایا زندگی میں بھی جائز تھا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبر پر جاکر دعا کرانا بھی جائز ہے۔ فرمایا اس کی وجہ کیا ہے؟ **وجہ الاستدلال بھا انہ حی فی قبرہ بعد موتہ** کہ پیغمبر موت کے بعد قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ لہٰذا نبی کی قبر پر جاکر کہہ سکتے ہیں کہ حضور ہمارے لیے دعا فرمایئے۔

احسن الفتاوی ج5 صفحہ نمبر 561

فتاوی حقانیہ اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں موجود فتاویٰ حقانیہ ہے میں پورے ملک کے فتاویٰ جات پیش کر سکتا تھا میں نے چند ایک کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں۔ فتاویٰ حقانیہ میں لکھا ہے "عقیدہ حیات انبیاء کا ثبوت" کھل کر بات لکھی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر تمام انبیاء علیہم السلام کے بارے میں تمام

www.ahnafmedia.com

اہل السنت والجماعت اور جملہ اکابر علمائے دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ تمام اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

فتاوی حقانیہ ج1 ص594

حضرت درخواستی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے حضرت حافظ الحدیث نمبر جو شیخ درخواستی کے حالات پر لکھا گیا ہے۔ شیخ درخواستی کا قصیدہ آج مجھے ایک ساتھی نے میسج کیا ہے۔ میسج آج کل بھی چلتا ہے کہ نبی کے روضے پر لکھے گئے اشعار۔ اس غلط فہمی میں نہ جانا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نبی کے روضے کے متعلق لکھے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر لکھے گئے ہیں، اس میں موجود ہے انبیاء قبروں میں زندہ ہیں۔

هو حی فی قبر كحياة الانبياء
حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء
حياتهم اعلى واكمل من الشهداء
وشانهم ارفع فی الارض والسماء

حافظ الحدیث نمبر122

مولانا منظور نعمانی اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے معارف الحدیث، علامہ نعمانی رحمہ اللہ کی ہے۔ اس میں لکھا ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کا اپنی قبور میں مبارک میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلّمات میں سے

www.ahnafmedia.com

ہے۔ اپنے علماء سے پوچھو مسلّمات کہتے کسے ہیں؟ ہم کہتے ہیں یہ مسلّمات میں سے ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے یہ بڑی ضروری باتیں ہیں۔ مولانا منظور نعمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ امت کے مسلّمات میں سے ہے۔

معارف الحدیث جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 457

حضرت مفتی محمد شفیع اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں معارف القرآن کی جلد اول ہے مفتی اعظم مفتی شفیع احمد عثمانی رحمہ اللہ کی، لکھتے ہیں اور یہی حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور شہید سے بڑھ کر حیات حاصل ہے۔

معارف القرآن ج 1 صفحہ نمبر 397

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور عقیدہ حیات النبی

فتاویٰ عثمانی کراچی سے، مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ ہے اس کے اندر عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عنوان قائم کیا ہے اور بہت مفصل بحث کی ہے۔ انبیاء کا درجہ شہداء سے بھی بلند ہے، انبیاء کی ارواح کا تعلق جسم سے سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

فتاوی عثمانی ج ا صفحہ 70

میں علماء طلباء سے کہتا ہوں علامہ تقی عثمانی کا فتویٰ میرے ہاتھ میں ہے فتویٰ دارالعلوم کراچی کا موجود ہے مفتی تقی عثمانی کی طرف سے منسوب ہے مفتی تقی عثمانی کا فتویٰ ہے۔ آپ اس کی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 100 اٹھائیں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم عنوان ہے مفصل بات کی ہے۔ آگے صفحہ نمبر 101 پر لکھتے ہیں "حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماع موتیٰ وغیرہ میں علمائے دیوبند کا مسلک "اس

www.ahnafmedia.com

میں لکھتے ہیں انبیاء وفات کے بعد اپنی قبور میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، عالم برزخ میں ہونے کی وجہ سے یہ زندگی برزخی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اور جسد اطہر کا تعلق قائم ہے گو اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں ہے انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زائرین کے درود و سلام کو سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں ہمیں اس کی کیفیت معلوم نہیں ہے۔

مولانا خیر محمد جالندھری اور عقیدہ حیات النبی

میرے ہاتھ میں کتاب موجود ہے خیر الفتاویٰ تو یہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری خیر المدارس کا فتویٰ ہے میں علماء سے کہتا ہوں آپ گھر جا کر کھول کر دیکھنا اس میں لکھا ہے عنوان قائم کیا ہے" حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت قاری صاحب کی طرف سے مسلک دیوبند کی ترجمانی" قاری محمد طیب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ہیں انہوں نے مسلک دیوبند کی ترجمانی کی ہے پورے اس صفحہ پر یہ مسئلہ لکھا ہے مسئلہ حیات النبی زیر بحث ہے۔

خیر الفتاویٰ صفحہ نمبر 187

بزرگوں کی کتابوں، مقالات، فتاوٰی اور تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ اور دیوبندیت یہی ہے کہ برزخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حیات دنیوی کے ساتھ زندہ مانا جائے۔ دیوبندیت کی موجودہ قیادت کا بھی یہی موقف ہے۔

مولانا شیخ سہارنپوری، مولانا عبد الرحیم رائے پوری، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ، ان تینوں بزرگوں کا مسلک بھی حیات دنیوی کا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے حضرات کا بھی یہی مسلک ہے۔ کہتے ہیں جو مجموعہ مقالات میں موجود ہے ان اکابر کے تلامذہ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ، مفتی کفایت اللہ دہلوی

www.ahnafmedia.com

رحمہ اللہ، مولانا سہارنپوری رحمہ اللہ، مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ،سب حضرات کا یہی مسلک ہے۔ یہ حضرات دیوبندیت کے سر خیل کہلاتے ہیں۔ اس لیے دیوبندیت کا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حیات دنیوی ہونا یہ مسلک دیوبند کا ہے۔ قاری محمد طیب رحمہ اللہ نے ترجمانی کی ہے یہ میری اپنی رائے تو نہیں ہے۔

مولانا یوسف لدھیانوی اور عقیدہ حیات النبی

یہ میرے ہاتھ میں آپ کے مسائل اور ان کا حل موجود ہے مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے لکھا ہے میں اس پر کھل کر بات کروں گا۔

فرمایا میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں یہ حیات برزخی ہے، مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے۔ جو حضرات اس مسئلے کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا، نہ وہ علمائے دیوبند کے مسلک پر ہیں۔

آپ کے مسائل اور ان کا حل صفحہ نمبر 311

یہ میری رائے ہے؟ کہتے ہیں مولانا گھمن نے شور مچایا ہے میں شور کیوں مچاتا ہوں؟ بزرگوں نے لکھا ہے اگر بزرگوں کو مانتے ہو پھر مان لو۔ مولانا لدھیانوی شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے اس کا علمائے دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں نے آپ حضرات کی خدمت میں چند ایک کتابیں علمائے دیوبند کی پیش کر دی ہیں۔

میرے دوستو! ذہن نشین کر لو آپ کے ذہن میں ایک الجھن پیدا ہو گی میں اس کو بھی واضح کرتا ہوں۔ بھائی مولانا گھمن کو چاہیے تھا قرآن پڑھتا اس کو

www.ahnafmedia.com

چاہیے تھا حدیث پڑھتا علمائے دیوبند اور اکابر کی بات کیوں کرتا ہے؟ میں کہتا ہوں آج جھگڑا یہ نہیں ہے جھگڑا صرف یہ ہے کہ جب عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی (توجہ رکھنا) ہم بات کرتے ہیں ادھر سے الزام یہ لگتا ہے کہ یہ بریلوی ہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ نہیں نہیں جب وہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتا ہے میں کہتا ہوں تم غیر مقلد ہو وہ مجھے بریلوی کہتا ہے میں اسے غیر مقلد کہتا ہوں۔

دیوبندی کون ہیں

لوگ پوچھتے ہیں کہ دیو بندیت کا نظریہ کیا ہے میں کہتا ہوں یہ مسئلہ صاف ہو جانا چاہیے کہ دیوبند کا نظریہ کون سا ہے؟ ہماری ایک مرتبہ گوجرانوالہ گفتگو چلی۔ مناظرین جمع ہوئے، مجھے لوگ کہتے ہیں تو خود گفتگو کرتا کیوں نہیں ہے؟ میں کہتا ہوں بات تو اصول سے ہونی چاہیے میں نے کہا تم بھی خود کو دیوبندی کہتے ہو ہم بھی خود کو دیوبندی کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ دیوبند کو تم بھی صحیح سمجھتے ہو ہم بھی صحیح سمجھتے ہیں۔ جھگڑا کیا ہے؟ دیوبند کا عقیدہ کیا ہے؟ اگر عقیدہ ممات دیوبند کا ہے تو دیوبندی تم ہو اگر عقیدہ حیات دیوبند کا ہے تو دیوبندی ہم ہیں۔ پہلے یہ تو بات کر لو دیوبندی کون ہے؟ میں نے کتب دیوبند سے ثابت کیا ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجماعی عقیدہ

میرے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ علمائے اہل السنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ وہ جو نبی کو قبر میں زندہ نہیں مانتا اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے، وہ دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ آپ میری تائید فرماتے ہیں؟ بولیے بھائی! تائید فرماتے ہیں؟ ایک منٹ ایک آپ

www.ahnafmedia.com

تائید کرتے ہیں جن کا نظریہ ہے کہ اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں ہاتھ کھڑے کرو۔ توجہ رکھنا! جن کا یہ نظریہ ہے کہ جو بھی مماتی ہے وہ دیوبندی نہیں ہے وہ بھی ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ تم میں کون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں زندہ نہیں مانتا۔

توجہ! اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ کھڑے کرو جو سمجھتا ہے مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔

{حضرت کے فرمانے پر تمام مجمع نے ہاتھ کھڑے کر کے تائید کی اور سٹیج پر تشریف فرما تمام علماء نے بھی ہاتھ اُٹھا کر تائید کی۔}

آپ دیوبندی سمجھتے ہیں؟ {سامعین: نہیں} ہمیں اپنے عقیدے کے معاملہ میں کوئی جھجک کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ساتھ ہیں اللہ ہمیں ان کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ اللہ ہمارا قیامت میں حشر فرمائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

تحفظ ختم نبوّت اور علمائے دیوبند

ختم نبوت کانفرنس، سرگودھا

www.ahnafmedia.com

خطبہ

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا

احزاب آیت 40

درود شریف:

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔

اشعار

نام محمد سے دلوں کو سرور ملتا ہے
نگاہ فکر کو تازہ شعور ملتا ہے
نصیب کیسا بھی ہو واسطہ احمد کا دے کر
خدا سے جو بھی مانگیں ضرور ملتا ہے

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوئے طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے
کچھ اہل ستم کچھ اہل حشم میخانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کر چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے
زخموں سے بدن گلزار سہی تم اپنے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

تمہید

معزز علماء کرام! نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے غیور سنی نوجوانو! ختم نبوت کے عنوان پر کئی ایک موضوع ایسے ہیں جن کو علمائے دیوبند کے دلائل کی روشنی میں بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے۔ مجھے کئی ایک احباب نے فرمایا کہ مرزائیت کے ساتھ بائیکاٹ کے عنوان پر دلائل دینے چاہییں میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں دلیل وہ دوں گا جو آپ نے اس سے پہلے نہیں سنی، مجھے بعض احباب نے کہا مرزائیت کے حوالہ سے بعض عام فہم ایسے دلائل پیش کریں کہ جس سے لوگ یہ سمجھیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ کتنا بنیادی عقیدہ ہے۔

میں بلا مبالغہ یہ بات اپنے اکابر کی موجودگی میں عرض کرتا ہوں کہ میں مختلف عنوان اپنے ذہن میں لے کر بیٹھا تھا اور میرے ذہن میں یہ تھا کہ پتہ نہیں کہ کس عنوان پر مجھے گفتگو کرنے کا حکم ملے، مولانا اسامہ رضوان دامت برکاتہم نے مجھے علمائے دیوبند کی ختم نبوت کی خدمات کے حوالہ سے گفتگو کرنے کا حکم دیا۔ میں اس عنوان پر مختصر سی گفتگو کرتا ہوں کہ اکابر علمائے دیوبند نے

www.ahnafmedia.com

کس حال میں کس مقام پر ختم نبوت کے لیے اپنی جان دی بھی ہے اور ختم نبوت کے لیے جان لی بھی ہے۔

پالیسی قیادت کا کام ہے

ہمارے ہاں عموماً ایک بات کی جاتی ہے میں اس بات کو بیان کیوں نہیں کرتا اس لیے کہ میری عادت یہ ہے کہ عنوان پر گفتگو وکیل یا خطیب کرے اور اس موضوع کے حوالہ سے پالیسی متعلقہ جماعت طے کرے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پالیسی، میں اور آپ سب اس پالیسی کے پابند ہیں۔ اگر پالیسی یہ طے ہو کہ ختم نبوت کے حوالہ سے آئین توڑنے والے کی جان لینی ہے تو ہم لیں گے۔ اگر پالیسی طے کریں کہ آئین کے تحفظ کے لیے جان دینی ہے تو ہم دیں گے۔ یہ مسئلہ قیادت کا ہے اس لیے نہ اس پالیسی پر میں گفتگو کرتا ہوں اور نہ گفتگو کرنے والے کے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہوں، چونکہ ہمارے ذمے ایک مخصوص کام ہے ہم اس کام کو بیان کریں اور پالیسی قیادت کے حوالہ سے چھوڑ دیں۔

مرزا قادیانی کی کرشمہ سازیاں

اکابر علمائے دیوبند کے حوالہ سے بات چلی ہے تو میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ مرزائیت کا فتنہ جو موجود دور میں وجود میں آیا ہے یہ فتنہ اچانک نہیں آیا بلکہ یہ فتنہ تدریجاً آیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اچانک نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ

- مرزا نے پہلے مولویت کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا قادیانی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

www.ahnafmedia.com

- مرزا قادیانی نے مثل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- مرزا قادیانی نے بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- ظلی نبوت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔
- پھر مرزا قادیانی نے صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

چونکہ اس کے دعوائے نبوت میں تدریج تھی اس لیے ہمارے علمائے دیوبند کی خدمات میں بھی تدریج تھی۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ختم نبوت کے اسٹیج کے حوالے سے میں بڑی محتاط گفتگو کر رہا ہوں ورنہ میرا دل چاہتا تھا ہمارے اکابر علمائے دیوبند کے خلاف ختم نبوت کا اسٹیج سجا کر جو بات کی جاتی ہے میں نے اس کا جواب بھی دینا ہے۔ لیکن اس کے لیے آپ کسی اور اسٹیج کا انتظار کریں میرے خدا نے زندگی دی میں اس قرض کو اتار دوں گا ان شاء اللہ۔

میری بات کو آپ اچھی طرح سمجھ لیں اس جگہ پہ ختم نبوت کے عنوان پر جلسہ ہوا، عنوان ختم نبوت گالیاں دیوبند کو، عنوان ختم نبوت گالیاں احناف کو، عنوان ختم نبوت اور گالیاں ختم نبوت پر جان دینے والوں کو۔ یہ عنوان ہمارے ذمے قرض ہے یہ جواب اللہ کو منظور ہوا تو ضرور آئے گا۔ میں صرف یہ بات کہہ رہا تھا کبھی غلط فہمی یہاں سے لگتی ہے کہ ہمارے علماء دیوبند نے کام تدریجی طور پر کیا ہے۔ کیوں؟ مرزا کا دعوی نبوت چونکہ تدریجی تھا اس کے جواب میں گفتگو بھی تدریجاً تھی۔

مرزا کے کفر پر سب سے پہلا فتوی

کئی لوگوں نے کہا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے ملفوظات

میں موجود ہے۔ مولانا یعقوب رحمہ اللہ صدر مدرس دارالعلوم دیوبند ہیں ان کے سامنے مرزا قادیانی کے بارے میں بات ہوئی ہمارے حضرت فرمانے لگے میں اس کے خلاف فتویٰ نہیں دیتا۔ لوگوں نے کہا کہ دیوبند نے فتویٰ نہیں دیا۔ ابھی اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو پھر تُو اس پر کفر کا فتویٰ لگائے گا کیسے؟ مولویت کا دعویٰ اور ہے، مہدویت کا دعویٰ اور ہے، عیسیٰ ہونے کا دعویٰ اور ہے، نبی ہونے کا دعویٰ اور ہے۔

جب یہ مولویت کی بات کرتا تھا ہمارے علماء نے کہا اس سے کفر کی بو آتی ہے، جب بات مسیح ہونے کی کی ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا قلم بھی چلا ہے، علامہ کشمیری کا بھی قلم چلا ہے، حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کا قلم بھی چلا ہے۔ اور جب اس نے کھل کر نبوت کی بات کی ہے ہماری تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ سب سے پہلے علمائے لدھیانہ نے جن کا تعلق علمائے دیوبند سے تھا انہوں نے مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ لگایا اور بند کمرے میں بیٹھ کر نہیں کھلے اسٹیج پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔

علمائے لدھیانہ اور علمائے دیوبند کا موقف

شروع شروع میں دیوبند میں ایک مزاج حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا تھا اور ایک مزاج علمائے لدھیانہ کا تھا۔ مولانا نانوتوی رحمہ اللہ کا مزاج یہ تھا کہ اس سے بحث کرنی چاہیے اس سے مناظرہ کرنا چاہیے، اس سے دلائل کی دنیا میں بات کرنی چاہیے۔ علمائے لدھیانہ کا موقف یہ تھا اس ظالم نے دعویٰ نبوت کا کیا ہے جب آپ سے مناظرہ تحریری کریں گے یہ کہے گا میں جواب بعد میں دوں گا ابھی وحی میں کچھ دن باقی ہیں یہ کہے گا 15 دن بعد جواب دوں گا مجھ پر وحی آتی

www.ahnafmedia.com

ہے پھر جواب دوں گا اور یہ دلیل کے طور پر کہے کہ گا آپ علیہ السلام پر مکہ میں سترہ دن وحی بند ہوئی اگر مجھ پر کچھ دن وحی نہیں آئی تو کیا عجب ہے۔

علمائے لدھیانہ نے کہا اس دجال کو مناظرہ کا موقع نہ دو بلکہ اس کے خلاف کفر کا فتویٰ لگا دینا چاہیے۔ ابتداً علمائے دیوبند نے میدان مناظرہ سجایا اور علمائے لدھیانہ نے اس کے خلاف کفر کا فتویٰ عائد کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی جب مرزا قادیانی سے مناظرہ ہوتا تو مرزا قادیانی کبھی اقدام کرتا کبھی دفاع کرتا لیکن جب علمائے لدھیانہ نے اس کے خلاف کفر کا فتوی دیا ہے تو پھر مرزا قادیانی نے اقدام نہیں کیا دفاع کیا ہے۔ جب مناظرہ ہوتا ہے کبھی آدمی میدان میں آنے کی جرأت کرتا ہے لیکن جب کفر کا فتویٰ لگتا ہے پھر آدمی سمٹنا شروع کرتا ہے۔

علمائے لدھیانہ نے جب کفر کا فتویٰ لگا یا پھر یہ مرزا غلام احمد قادیانی سمٹ کر رہ گیا پھر یہ گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اس کے جلسوں کا وجود ختم ہوا، مرزا کے اسفار ختم ہوئے۔ اس ظالم نے کام کتابوں سے شروع کیا ہے۔

انگریز کا خود کاشتہ پودا

کبھی لوگ بات یوں کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی لکھاری تھا میں کہتا ہوں خدا کی قسم لکھاری نہیں تھا اناڑی تھا۔ جو کتاب خود لکھی ہے اس میں کئی ایک غلطیاں کر گزرتا ہے جو کتاب انگلینڈ سے لکھ کر آتی ہے اس پر مرزا قادیانی کا نام درج ہوتا ہے۔ اس میں کبھی کبھی دلائل کی دنیا میں بات بھی چلتی ہے۔

مرزا قادیانی نے جب بات قلم سے شروع کی ہے علمائے دیوبند نے جواب قلم سے دیا ہے، مرزا نے مناظرہ کی بات کی ہے علمائے دیوبند نے مناظرہ کیا ہے، مرزا قادیانی نے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے علمائے دیوبند نے

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

مرزا پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ لیکن یہ پودا خود نہیں آیا تھا یہ انگریز کی طرف سے لگایا گیا تھا۔ جب جب علماء نے اس کے خلاف بات کی ہے سزا انگریز نے دی ہے۔ علماء نے اس کے خلاف تقاریر کی ہیں تو اس جرم کی سزا انگریز نے دی ہے۔ علماء نے اس کے خلاف لکھا تو سزا انگریز نے دی ہے۔

تمہارے ذہن میں سوال تو آنا چاہیے ارے بات مرزا قادیانی کی کرتے ہیں لیکن سزا انگریز کیوں دیتا ہے؟ ارے ہم مرزا قادیانی کو برا کہتے ہیں پر چے انگریز کیوں کاٹتا ہے؟ میں بطور دلیل کے بات کہتا ہوں مجھے ڈر ہے کہ بات لمبی نہ ہو جائے میں بڑے اختصار سے بطور دلیل کے کہتا ہوں۔

نبی نے خود جواب کیوں نہیں دیا؟

کبھی ہمیں لوگ ایک بات کہتے ہیں تم نے پیغمبر کا اخلاق نہیں دیکھا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر اوجھڑی لادی گئی تو آپ نے جواب نہیں دیا، نبی کے گلے میں چادر ڈال کر گھسیٹا گیا نبی نے جواب نہیں دیا، پیغمبر کے پاؤں سے خون نکالا گیا نبی جواب نہیں دیتا، نبی کی بیٹیوں کو طلاق ہوئی ہے نبی جواب نہیں دیتا تم نبوت کی وجہ سے جواب کیوں دیتے ہو؟ اگر جواب دینا ضروری ہوتا تو نبی خود جواب دیتا ناں! تم جواب کیوں دیتے ہو؟

میں نے کہا تو نے مزاج پیغمبر کو سمجھا نہیں ہے ارے نبی خود نبی نہیں بنتا نبی کو نبی بنایا جاتا ہے۔ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی نبوت کا دعویٰ خود نہیں کر سکتا۔ کیوں؟ إِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰی خدا نبوت کے لیے خود چنتا ہے۔

اتحاف الخیرۃ المھرۃ کتاب الفتن ص 193

إن اللہ اختارنی خدا نبوت کے لیے چنتا ہے۔

کنز العمال فی سنن الاقوال جز 11 ص 529

اگر نبی نبوت کا دعویٰ خود کرتا نبی پر گالیاں ہوتیں جواب نبی دیتا دشمن میدان میں اترتا تو جنگ نبی لڑتا اور دشمن آتا اور نبی کے گلے میں کپڑا ڈالتا تو جواب نبی دیتا۔

اعلان نبوت اور دفاع خداوندی

نبی نے اعلان نبوت کیا ہی نہیں ہے خدا نے اعلان نبوت کرایا ہے۔ اس لیے خدا نے میرے پیغمبر کو سمجھایا ہے کہ نبی تو نے خود اعلان نبوت نہیں کیا میں نے اعلان نبوت کرایا ہے۔ اگر یہ تجھے گالی دیتا ہے پیغمبر زبان روک لے جواب میں نے دینا ہے تبت یدا ابی لھب وتب میرے پیغمبر اگر تیرے راستے میں یہ کانٹے بچھاتے ہیں جواب تو نے نہیں دینا ام جمیل کو ہلاک میں نے کرنا ہے۔ اگر یہ میدان بدر میں آئے ہیں تو میرے پیغمبر جواب تو نے نہیں دینا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَى پیغمبر قتل میں نے کرنا ہے اگر تجھے عاص بن وائل گالیاں دیتا ہے پیغمبر جواب تو نے نہیں دینا جواب میں نے دینا ہے۔

سورۃ انفال آیت 17

نمائندہ خدا اور نمائندہ مصطفیٰ

میں اس لیے دلائل کی بنیاد پر کہتا ہوں۔ ارے نبی نمائندہ خدا ہوتا ہے صحابی نمائندہ مصطفیٰ ہوتا ہے۔ نبی پر بات آتی ہے جواب خدا دیتا ہے، صحابی پر بات آتی ہے جواب مصطفیٰ دیتا ہے۔ وہ نمائندہ خدا ہے تو خدا بولتا ہے وہ نمائندہ مصطفیٰ ہے تو نبی بولتا ہے۔ اگر تجھے سمجھ میں نہ آئے تو میں بطور دلیل کے کہتا ہوں میرے نبی

www.ahnafmedia.com

حدیبیہ میں گئے عثمان مکہ مکرمہ میں ہے کافروں نے گرفتار کیا ہے اطلاع شہادت کی ملی ہے میرے نبی نے فرمایا ہم عثمان کا بدلہ لیں گے۔ لیکن بدلہ لینے کے لیے ہاتھ میرے پیغمبر نے بڑھایا ہے اوپر چودہ سو صحابہ کرام کے ہاتھ آئے خدا نے اعلان یوں فرمایا ہے إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ پیغمبر تیرے ہاتھ پر بیعت نہیں ہے میرے ہاتھ پر بیعت ہے۔

سورۃ الفتح آیت 10

میرے پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا فرمایا لوگو عثمان نہیں ہے یہ ہاتھ عثمان کا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے خدا نبی کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہتا ہے پیغمبر اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ کہتا ہے۔ میں کہتا ہوں ہاں ہاں یہاں تک بات تیرا خطیب کرے گا اگلی جنگ تیرا خطیب نہیں تیرا وکیل کرے گا۔ میں دیوبند کی وکالت کرتا ہوں میں دیوبند کی خطابت نہیں کرتا۔ میں تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں دعویٰ تیرے خطیب کے ذمے ہے دلیل تیرے وکیل کے ذمے ہے۔

ارے بات تو اتنی ہے کہ جب میرے پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا ہے خدا نے کہا ہے ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله پیغمبر ہاتھ تیرا نہیں یہ میرا ہے۔ لیکن جب پیغمبر نے ہاتھ بڑھایا ہے فرمایا لوگوں یہ ہاتھ عثمان کا ہے یہ میرا نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں وجہ کیا ہے؟ نبوت عثمان کے لیے اپنے ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیتی ہے۔ خدا نبوت کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیث جامع الترمذی میں موجود ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان عثمان کان رسول الله حدیبیہ میں مصطفےٰ نمائندہ خدا ہے اور مکہ مکرمہ میں عثمان نمائندہ مصطفےٰ ہے۔

دفاع مصطفیٰ اور خدا

یہ نمائندگی خدا کی کرتا ہے وہ نمائندگی مصطفیٰ کی کرتا ہے۔ اس لیے خدا نے فرمایا ان الذین یبایعونك انما یبایعون اللہ یہ بیعت تیری نہیں میری ہے۔ محمد صلی اللہ علی وسلم یوں کہتے ہیں یہ ہاتھ میرا نہیں عثمان کا ہے۔ میں دلیل کے طور پر بتانا چاہتا ہوں تیرے ذہن میں سوال یہ آنا چاہیے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کرتا ہے تو جیل انگریز کیوں دیتا ہے؟ اگر حسین احمد مدنی بات کرتا ہے تو پرچہ انگریز کیوں کاٹتا ہے؟ اگر حضرات نے گفتگو کی تھی انگریز میدان میں کیوں آیا ہے؟ ارے وجہ ہے جب نبی نبوت کی بات کرتا ہے تو پھر انتقام خدا لیتا ہے۔ وہ نبی اس کو بناتا ہے اور یہ مرزا قادیانی نبی خود نہیں بنا تھا مرزا قادیانی کو نبوت دینے والے کو برطانیہ کا انگریز کہتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دینے والے کو عرش والا خدا کہتے ہیں۔

الزام محمد پہ تو جواب خدا دیتا ہے گالی نبی کو ملتی ہے جواب خدا دیتا ہے۔ نبوت کے مقابلہ میں لشکر قریش آتا ہے تو بدر کے میدان میں لڑائی خدا خود کرتا ہے۔ پھر انگریز کے بنائے ہوئے نبی کے خلاف جب علمائے دیوبند کا قلم چلتا ہے تو حرکت میں انگریز آتا ہے تو تجھے تعجب نہیں کرنا چاہیے محمد کو نبی بنانے والے کو خدا کہتے ہیں مرزا قادیانی کو نبی بنانے والے کو برطانیہ کا انگریز کہتے ہیں۔ مصطفیٰ کے خلاف بولے گا تو قانون خدا کا حرکت میں آئے گا مرزا قادیانی کے خلاف بولے گا تو ملکہ وکٹوریہ کا قانون حرکت میں آئے گا۔(نعرے)

میں بات یہ کر رہا تھا مرزا قادیانی کے خلاف فتویٰ دینے سے انگریز کا قانون حرکت میں کیوں آتا ہے؟ تو میں یہ بات سوچنے پر مجبور ہوں اگر سرگودھا میں

www.ahnafmedia.com

ختم نبوت کی بات آتی ہے تو ختم نبوت کے سپاہی کی مدد خدا کرتا ہے مرزا قادیانی کی مدد کون کرتا ہے؟ ارے ظالم پھر میں یہ بات کر سکتا ہوں کہ خدا کا نمائندہ ان علماء کو کہتے ہیں، پیغمبر کے وارث ان علماء کو کہتے ہیں۔

نظام خداوندی اور ورثاء نبوت

انگریز کے نظام چلانے والو! اگر نظام حرکت میں آتا ہے تو میں یہ بات کہہ سکتا ہوں تو آپ یہ بات مان لوگے؟ ایک طرف پیغمبر کے وارث ہیں اور دوسری طرف مرزا قادیانی کے ماننے والے ہیں پیغمبر کے ورثاء کے خلاف لڑوگے تو پھر نظام خدا کا حرکت میں آئے گا۔ اگر مرزا قادیانی کے خلاف ہماری گفتگو چلتی ہے تو تمہار نظام کیوں حرکت میں آیا ہے؟ ہمیں یہ بات سوچنی چاہیے ناں!

کردار علماء دیوبند

میں بات یہ کر رہا تھا کہ علماء دیوبند نے کام کیا ہے کبھی یہ بات کرتے ہیں ابھی بھی ایک صاحب کہہ رہے تھے ارے لعنت نہ بھیجو مرزا قادیانی نے یہ بات کی ہے ارے اخلاق بھی ہونے چاہییں، مہذب گفتگو ہونی چاہیے۔ مرزا قادیانی کے خلاف دلائل سے بات کرو۔ میں نے کہا کبھی تم نے سوچا ہے کہ اس سوال کا جواب بھی علماء دیوبند نے دیا ہے۔ میں بخدا بات کہتا ہوں جو اعتراض آیا علماء دیوبند نے جواب دیا ہے۔

کبھی لوگ کہہ رہے تھے مرزا قادیانی سے تم دلائل کی جنگ لڑو ناں! میں کہتا ہوں ہاں ہاں اگر قادیانی کے خلاف دلائل کی جنگ کی بات ہے تو پھر دلائل کی جنگ ہم نے بہاولپور کی عدالت میں لڑی ہے۔ ارے لڑنے والے کو علامہ انور شاہ کشمیری کہتے ہیں، اگر دلائل کی جنگ ہو تو ساؤتھ افریقہ کی

عدالت میں جنگ ہم نے لڑی ہے لڑنے والے کو شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی کہتے ہیں، لڑنے والے کو علامہ خالد محمود کہتے ہیں، لڑنے والے کو حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑوی کہتے ہیں۔ ہاں ہاں عدالت میں جنگ لڑنی چاہیے اگر قانون کی جنگ تیری پاکستان کی اسمبلی میں لڑی ہے تو 17 دن جو جنگ لڑی گئ؛ کبھی مجھے تعجب ہوتا ہے ہم اپنی تاریخ سے اتنا ناواقف کیوں بنتے ہیں؟

کیا تمہارے علم میں ہے کہ جو سترہ دن تیرے پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں جنگ لڑی گئی اس میں دلائل کو ترتیب دینے والا مولانا سمیع الحق قائد جمعیت تھا، ترتیب دینے والا شیخ الاسلام محمد تقی عثمانی تھا، اس کو تحریر کرنے والا سید نفیس الحسینی شاہ رحمہ اللہ تھا اور اسمبلی میں بیان کرنے والا مفکر اسلام مفتی محمود رحمہ اللہ تھا۔

ایک کا نام لے کر دوسرے کا چھپالینا کونسی دیانت ہے؟ مولانا سمیع الحق بھی دیوبندی ہے، مولانا تقی عثمانی بھی دیوبندی ہے، سید نفیس الحسینی شاہ بھی دیوبندی ہے، مفتی محمود بھی دیوبندی ہے۔ میں دیوبند کے کردار کے حوالہ سے بات کر رہا تھا۔ تو نے کہا بات دلائل سے کرنی چاہیے تھی میں نے کہا ہاں ہاں اسمبلی میں 17 دن دلائل کی جنگ ہم نے لڑی ہے، بہاولپور کی عدالت میں جنگ ہم نے لڑی ہے۔

شاہ جی بیان لمبا ہو گیا!

مناظروں کی جنگ ہم نے لڑی ہے۔ اگر اس مناظرے کی جنگ میں جیل میں جانا پڑا تو پھر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری گھر سے چلتا ہے بیگم نے پوچھا شاہ جی رحمہ اللہ کہاں جاتے ہیں؟ شاہ جی فرمانے لگے بیان کے لیے

www.ahnafmedia.com

جاتاہوں، شاہ جی نے بیان کیا، پرچہ کٹا، تین سال جیل ہوگئی۔ جب تین سال کی جیل کاٹنے کے بعد شاہ جی گھر آئے تو مذاق میں بیگم کہنے لگی شاہ جی بیان لمبا ہو گیا تھا؟ ایک بیان ہوتا ہے تو حضرت شاہ جی رحمہ اللہ تین تین سال جیل کاٹتے ہیں۔

میں عرض کر رہا تھا اگر ختم نبوت کے لیے جیل میں جانا پڑا تو پھر دیوبند نے جیل کاٹی ہے، اگر ختم نبوت کے لیے کتب لکھنی پڑیں تو دیوبند نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مجھے آج ہی میرے تخصص کے طلباء کہہ رہے تھے ہمارا جی چاہتا ہے ختم نبوت پر جتنا علمی کام علماء دیوبند نے کیا ہے آپ ایک نشست میں سارا بیان کر دیں۔ میں نے کہا سارا تو میں بیان نہیں کر سکتا لیکن لسٹیں میں بنوا دوں گا، دلائل کی ترتیب میں بتا دوں گا۔ کس کس کتاب میں کس کس موضوع کو چھیڑا ہے، میں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ 14 کو کانفرنس آئے گی میرے اللہ نے چاہا ہم سب نے وہاں پر جانا ہے ان شاء اللہ۔ میں بات سمیٹتے ہوئے کہتا ہوں۔

ہاں ہاں دلائل کی جنگ ہم نے لڑی ہے۔ کبھی لوگ کہتے ہیں تم دلائل کی جنگ لڑو، یہ کیا ہے کہ کبھی قادیانی پر لعنت، کبھی قادیانی کذاب ہے۔ کبھی دجال ہے، کبھی دن میں سو سو بار پیشاب کرتا تھا، کبھی شراب پیتا تھا، کبھی عورتوں سے ٹانگیں دبواتا تھا۔ یہ کیا کیا تم نے مولویو؟ اخلاق کی دھجیاں اڑادیں ارے! تم علمی زبان لاؤ۔

صدق ووفا کے پیکر کا اعلان نبوت

میں کہتا ہوں ہاں ہاں اس کا جواب بھی علماء دیوبند نے دیا ہے اگر تجھے اس عالم کا نام نظر نہ آئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد

www.ahnafmedia.com

علی جالندھری نے دیا ہے۔ مولانا نے فرمایا میرے نبی نے جب اعلان نبوت کیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر چڑھ کر قوم کو جمع کیا میرے پیغمبر نے پوچھا تھا لبثت فیکم عمرا میں چالیس سال تک تمہارے اندر ٹھہرا ہوں هل وجد تمونی صادقا ام کاذبا اے مکہ والو تم نے مجھے کیسے پایا؟ جب مکہ والوں نے کہا جربناك غیر مرة ہم نے کئی ایک بار آزما کے دیکھا ہے ماوجدنافیك الاصدقا ہم نے تجھے سراپا صدق پایا ہے۔ حضرت فرمانے لگے نبی نے پہلے اپنی ذات کو پیش کیا ہے فرمایا کہ تم میری ذات کو مانتے ہو؟ انہوں نے کہا جی مان لیا۔ حضرت جالندھری رحمہ اللہ فرمانے لگے پھر میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قولو لا الہ الا للہ تفلحوا۔

نبوت کی ذات اور مولوی کی بات

فرمایا ایک نبوت ہے، ایک مولویت ہے۔ ایک نبی ہے، ایک مولوی ہے۔ ایک رسول ہے، ایک مولانا ہے۔ مولوی کی بات اور ہے نبی کی بات اور ہے۔ نبی کی ذات پر ایمان لانا بھی فرض ہے اور نبی کی بات پر ایمان لانا بھی فرض ہے۔ مولوی کی ذات پر ایمان لانا فرض نہیں ہے، مولوی کے مسئلہ کو ماننا ضروری ہے۔ میرے نبی نے دعویٰ نبوت کیا ہے پہلے ذات کو پیش کیا ہے پھر بات کو پیش کیا ہے۔ نبوت کی ذات بھی زیر بحث آتی ہے نبوت کی بات بھی زیر بحث آتی ہے۔

اگر مرزا قادیانی کہتا میں مولوی ہوں ہم اس کی ذات پر بحث نہ کرتے اس کے مسائل پر بحث کرتے۔ مرزا قادیانی نے کہا میں نبی ہوں، جو خود کو نبی کہے گا اس کا مسئلہ زیر بحث آئے گا لیکن بعد میں، اس کی ذات زیرِ بحث آئے گی لیکن پہلے۔ اگر نبوت کا دعویٰ کرے گا تو زیر بحث پہلے ذات آئے گی مسئلہ بعد میں

آئے گا۔

اگر کوئی کہے کہ میں نبی ہوں پہلے دیکھیں گے کون ہے؟ شخص کیسا ہے؟ کیوں؟ اس لیے کہ نبی کون ہوتا ہے؟ ہم ذات پر پہلے بحث کیوں کرتے ہیں؟ میں نے حدیث پاک پڑھی ہے میں خطبہ کے دوران آیت پڑھوں یا حدیث پاک پڑھوں تو علماء ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں کہ شاید یہ موضوع سے ہٹ رہاہے۔ میں کہتاہوں سن تولو مجھے اپنی تقریر شروع کرنے دو مجھے اپنی دلیل پر بحث توکرنے دو۔ عموماً تعجب ہوتا ہے کہ اس نے کونسی بات شرع کردی ہے کہیں ایسانہ ہوکہ ہمارے اسٹیج کی رعایت نہ کرے۔ میں نے کہاناں ایسی بات ہرگز نہیں ہے میں دیوبند کے ہر اسٹیج کی رعایت بھی کرتاہوں اور قدر بھی کرتاہوں۔

نبی کا بدن بھی محفوظ

توجہ کرنا میں ایک بات کر رہاتھا اگر میں نبوت پر بات کروں کہ نبی کسے کہتے ہیں یہ ایک لمبا موضوع ہے۔ میں نے ایک حدیث پڑھی ہے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ نبی کے وفات پاجانے کے بعد اس کے بدن کو مٹی نہیں کھاسکتی۔

السنن الکبری للبیہقی ج3 ص248

جو نبی کو قبر میں زندہ مانتے ہیں یہ عقیدہ ان کا بھی ہے جو زندہ نہیں مانتے یہ عقیدہ ان کا بھی ہے کہ پیغمبر کے جسم کو مٹی نہیں کھاسکتی۔ کبھی آپ نے سوچا کہ ان کے اجسام کو قبر کی مٹی کیوں نہیں کھاسکتی؟ اگر اس کی وجہ آپ کو

www.ahnafmedia.com

سمجھ آجائے تو مرزا قادیانی کا مسئلہ بھی سمجھ آئے۔

نبوت کے جسم کی مٹی

میں بات سمجھانے کے لیے کہتا ہوں میرے پیغمبر نے فرمایا کہ نبی کے جسد اطہر کو، نبی کے وجود کو مٹی نہیں کھا سکتی۔ ارے وجہ یہ ہے کہ زمین والی مٹی زمین والے جسم کو کھاتی ہے۔ نبی آتا تو زمین پر ہے لیکن اس کا وجود جنت والا ہے۔ جنت سے بننے والے وجود کو دنیا والی مٹی کیسے کھائے گی؟ میں دلیل کے طور پر کہتا ہوں اللہ پاک نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ

اللہ جس مٹی سے پیدا کرتے ہیں اس مٹی میں دفن کرتے ہیں، اس مٹی سے قیامت کے دن اٹھائیں گے۔

سورۃ طٰحٰہ آیت 55

مسئلہ تدفین نبوت

اللہ کے پیغمبر دنیا سے چلے گئے اصحاب پیغمبر میں بحث چلی ہے نبی کے وجود کو کہاں دفن کیا جائے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے معارف السنن میں روایت موجود ہے صدیق اکبر نے فرمایا نبوت کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ ما قبض نبی إلا دفن حیث یقبض

سنن ابن ماجہ ص520 باب ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

جس جگہ میں ان پر وفات آئے نبی کو اسی جگہ پر دفن کیا جائے۔ میرے پیغمبر کو اللہ پاک نے جہاں وفات دی ہے وہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے نبی وہاں پر دفن ہوئے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

نبی کا روضہ جنت

میں نے کہا اس کے بارے میں تیرا کیا عقیدہ ہے؟ میرے نبی نے فرمایا ہے بخاری میں روایت موجود ہے:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

بخاری باب فضل ما بین القبر والمنبر

نبی جنت سے آتا ہے جنت میں دفن ہوتا ہے پھر قیامت کے دن اس جنت سے دوسری جنت میں جائے گا۔ میں بات یہ کہہ رہا ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود تو جنت والا ہے اگر تو نے نبی کو لینا ہے تو جنت والے وجود کو لینا ہے۔ اگر تو نے پیغمبر کا کلمہ پڑھا ہے تو تُو نے جنت میں جانا ہے۔ اگر نبوت کا جنت والا دین لیا ہے تیرے اندر جنت کے اثرات پائے جاتے ہیں۔ ایک طرف تیرا نبی ہے جو جنت سے آیا ہے اور جنت میں گیا ہے۔ دوسری طرف بدعقیدہ نبی ہے جس نے دعویٰ نبوت کیا ہے اس کو موت آئی ہے تو وہ گٹر میں مرا ہے تو جہاں سے پیدا ہوا تھا وہاں یہ مرا تھا۔

تو میں دیوبند کے عقیدے کی روشنی میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں میرے دوست تو مجھے بتاؤ، پیغمبر جو جنت سے آیا ہے اس پیغمبر کے ساتھ ملے گا تو ناپاک بھی پاک بن جائے گا، گناہگار آئے گا وہ صالح بن جائے گا، نجس آئے گا تو طاہر بن جائے گا کیونکہ وجود جنت والا جو ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

مرزا قادیانی، یہ گٹر کی پیداوار ہے ارے گٹر میں غلاظت ہے، گٹر میں

نجاست ہے۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں بڑے دعوے سے کہنا چاہتا ہوں مرزا قادیانی گٹر کی پیداوار ہے، نجاست کی پیداوار ہے، غلاظت کی پیداوار ہے، اس لیے مرا بھی وہیں پہ۔

قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ

پاخانہ ناپاک ہوتا ہے اور اس کی خوبی یہ ہے اگر وہ لکڑی کو لگ جائے ناپاک کر دیتا ہے، اگر گھی میں گر جائے تو ناپاک کر دیتا ہے، اگر تیل میں گر جائے ناپاک کر دیتا ہے۔ پھر مجھے یہ بات کہنے دو اگر وہ ذائقہ گھی کو لگا ہے وہ ناپاک بنا ہے اگر شیزان کو لگا ہے وہ ناپاک بنا ہے اگر وہ یونیورسل کو لگا ہے وہ ناپاک ہے۔ اس لیے علماء دیوبند نے کہا قادیانیوں کی مصنوعات کو نہ لینا یہ مرزا قادیانی کی نحوست سے ناپاک ہے۔ (نعرے)

میرے نبی پاک ہیں ان کے ساتھ ملے گا تو ناپاک بھی پاک بن جائے گا۔ مرزا قادیانی ناپاک ہے اس کے ساتھ پاک ملے گا تو ناپاک ہو جائے گا۔ مجھے تم بتاؤ اگر پاخانہ گھی سے لگے تو گھی پاک ہوتا ہے یا ناپاک؟ اگر یہ شیزان کو لگے تو شیزان پاک بنے گا یا ناپاک؟

بھائی تُو پاک نبی کا پاک امتی ہے تُو پاخانہ والا شیزان کیوں پیتا ہے؟ بَول والی شیزان کیوں پیتا ہے؟ شراب والی شیزان کیوں پیتا ہے؟ ناپاک سے بچ کر تجھے جینا چاہیے۔ اللہ مجھے اور تجھے سمجھ عطاء فرمائے۔

دفاع نبوت فرض ہے

میں آخری بات کہہ رہا ہوں میں نے گزارش کی ہے مرزا قادیانی نے بات مناظرہ کی کی ہے تو علمائے دیوبند نے مناظرہ کیا ہے، قلم چلا ہے تو علمائے دیوبند نے

www.ahnafmedia.com

قلم چلایا ہے۔ اگر مرزا کا کوئی پرودرہ حد سے آگے بڑھا ہے تو علماء دیوبند نے بات یہاں تک کی کہ جہاں جان دینی پڑی ہے وہاں جان دے بھی دی ہے جہاں جان لینی پڑی وہاں جان لے بھی لی ہے۔

علماء دیوبند کا یہ عقیدہ ہے علماء دیوبند کا یہ فریضہ ہے۔ ہم اس کو فریضہ سمجھ کر میدان میں اترے ہیں۔ اللہ مجھے اور تجھے علماء دیوبند کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پیغمبر کی ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

{دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں مسئلہ کی تنقیح
اور اعتراضات وشبہات کے مدلل جوابات}

بمقام: مدرسہ انوار الاسلام، نارووال

www.ahnafmedia.com

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ۔

امابعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الۡہُدٰی وَیَتَّبِعۡ غَیۡرَ سَبِیۡلِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصۡلِہٖ جَہَنَّمَ وَسَآءَتۡ مَصِیۡرًا

پارہ 5 آیت 115

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امۃ محمد علی الضلالۃ

ترمذی ج2 ص486

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الأَرْضِ أَنْ تَأْکُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِیَاءِ

ابن ماجہ ص76

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الأَنْبِیَاءُ أَحْیَاءٌ فِی قُبُورِھِمْ یُصَلُّونَ

مسند ابی یعلیٰ ص658

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : إن للہ ملائکۃ سیاحین فی الأرض یبلغونی عن أمتی السلام

مسند ابی یعلیٰ ص658

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ أَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ إِلاَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوحِی حَتّٰی أَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلاَمَ

سنن ابی داود ص294.295

www.ahnafmedia.com

یارب صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبك خیر الخلق کلهم
هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعته
لکل هول من الاهوال مقتحم

درود شریف

اللهم صل علی محمد کما صلیت علی إبراهیم إنك حمید مجید
اللهم بارك علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی إبراهیم وعلی آل إبراهیم إنك حمید مجید

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے باشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھائے پھول برسائے
سلام اس پر جو خون کے پیاسوں کو قبائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جو گالیاں کھا کر بھی دعائیں دیتا تھا
سلام اس پر کہ جس کے گھر نہ چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا ہوا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو سچائی کی خاطر دکھ اٹھاتا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے کھول دیں مشکلیں اسیروں کی
سلام اس پر کہ جس نے بھر دیں جھولیاں فقیروں کی

www.ahnafmedia.com

تمہید:

میرے نہایت واجب الاحترام بزرگو! مسلک اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے غیور نوجوان دوستو اور بھائیو! اور سماعت فرمانے والی میری نہایت قابل صد احترام ماؤں اور بہنو! آپ حضرات کے علم میں ہے اشتہارات کے ذریعے آپ نے پڑھا ہے اور اعلانات کے ذریعے سنا ہے کہ ہماری آج کی کانفرنس کا عنوان ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی خدمت میں دلائل کے ساتھ خاتم الانبیاء حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات فی القبر اور حیات فی البرزخ پر گفتگو کروں گا۔ گالیاں نہیں دوں گا ہاں البتہ میرے اکابر کو گالیاں دیں تو اس کا جواب ضرور دوں گا ان شاء اللہ۔

یہ تجھے زیبا نہیں ہے

آپ حضرات میرے دلائل سنیں اور میرے دلائل کا جواب دیں۔ مجھے خوشی ہو گی لیکن بلاوجہ اللہ معاف فرمائے آدمی کسی کے خلاف زبان درازی نہ کرے۔ ہم جیسے مولویوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی۔ میں نے آج تک اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے کراچی تا پشاور تسلسل کے ساتھ جلسے کیے ہیں۔ میں پشاور میں ایک ایک دن میں چار چار پانچ پانچ جلسے کرتا ہوں اور میں نے دلائل دیئے اسٹیج پر۔ میرے کسی بیان میں آج تک کسی شخص کی ذات پر اٹیک بلاوجہ نہیں کیا گیا۔ ہاں اگر کوئی اعتراض کرے تو دفاع کرنا تو میری ذمہ داری بنتی ہے۔ دلائل کے ساتھ میں بات کرتا ہوں، اللہ رب العزت ہمیں بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دلائل عقلی و نقلی میں فرق

میں دلائل آپ حضرات کی خدمت میں نقلی بھی پیش کروں گا اور دلائل

www.ahnafmedia.com

آپ حضرات کی خدمت میں عقلی بھی پیش کروں گا۔ نقلی دلائل کا معنٰی کہ جو دلائل قرآن میں موجود ہیں جو دلائل احادیث پیغمبر میں موجود ہیں ان دلائل کو نقل کروں گا انہیں دلائل نقلی کہتے ہیں۔ اور وہ دلائل کہ جو آدمی کی عقل سے معلوم ہوتے ہیں ان کو دلائل عقلی کہتے ہیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پر آپ حضرات کی خدمت میں نقلی دلائل بھی دوں گا اور عقلی دلائل بھی دوں گا۔

اور صرف دلائل دے کر اپنی بات ختم نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے اکابرین حضرات کے فتاویٰ جات کی روشنی میں یہ بات بھی آپ کی خدمت میں لاوں گا کہ جو شخص خاتم الانبیاء نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک میں حیات کو نہیں مانتا اس شخص کا کوئی ہم سے تعلق ہے یا تعلق نہیں۔ کیوں؟ اگر اس بات کو بیان نہ کیا جائے تو عموماً فریق مخالف پر پیگنڈہ یہ کرتا ہے یہ علمی اختلاف ہے یوں کرلو تو بھی ٹھیک ہے، یوں کرلو تو بھی ٹھیک۔ یہ عملی اختلاف نہیں یہ عقیدہ کا اختلاف ہے عقیدہ کے اختلاف میں یوں نہیں ہوتا کہ یوں بھی کرلو تو ٹھیک ہے یوں بھی کرلو تو بھی ٹھیک ہے۔

علمی اختلاف کا مطلب

علمی اختلاف کا یہ مطلب تو نہیں کہ اگر یوں کہا جائے تو بھی ٹھیک ہے:

1: کوئی آدمی اللہ کو مان لے تو بھی ٹھیک ہے اللہ کو نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔

2: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مان لو تو بھی ٹھیک نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔

3: صحابہ کے ایمان کو مان لو تو بھی ٹھیک نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ علمی اختلاف ہے۔ علمی اختلاف کا یہ معنی نہیں ہوتا کہ دونوں باتیں ٹھیک ہیں۔

www.ahnafmedia.com

4: قرآن کریم میں تحریف مان لو تو بھی ٹھیک ہے نہ مانو تو بھی ٹھیک ہے۔

نہیں، نہیں، علمی اختلاف کا معنی یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ اس لیے اس کو علمی اختلاف کہا لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اختلاف کرنے والا کون ہے؟ اس اختلاف کی نوعیت کا تعین کیا ہے؟ اگر اختلاف ہو عقیدہ میں اس اختلاف کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ اگر اختلاف کیا جائے اجتہادی مسئلہ میں اس کو برداشت کیا جاتا ہے۔ اجتہادی اختلاف اور ہے اور منصوص مسائل میں اختلاف اور ہے۔

عقیدہ حیات النبی کا اختلاف اجتہادی نہیں

اگر منصوص میں اختلاف کی گنجائش ہوتی تو اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو کوئی اسلام سے خارج نہ کہتا لیکن یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ اگر منصوص میں اختلاف کی گنجائش ہوتی تو مرزائیت کو کوئی کافر نہ کہتا لیکن یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ اجتہادی اختلاف ہو تو اس کو برداشت کیا جاتا ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایک موقف اختیار کیا امام مالک نے دوسرا اختیار کیا، امام شافعی نے تیسرا اختیار کیا، امام احمد بن حنبل نے چوتھا موقف اختیار کیا، یہ اجتہادی اختلاف ہے جس کو برداشت کیا جاسکتا ہے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف، میرے دوست یہ اجتہادی اختلاف نہیں ہے یہ منصوص کا اختلاف ہے۔ احادیث میں موجود واضح مسئلہ سے اختلاف ہے، اس لیے اس اختلاف کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

بدعت اور سنت کا اختلاف

عقیدہ میں اختلاف کرنے والا یا تو ایسے عقیدہ میں اختلاف کرے گا جس کی بنیاد اسلام اور کفر پر ہے ہم اس عقیدہ نہ ماننے والے کو کافر کہہ دیں گے۔

اور اگر اختلاف ایسے عقیدہ پر کرے کہ جس کا اختلاف بدعت اور سنت کا

www.ahnafmedia.com

ہے ہم اس کے انکار کرنے والے کو بدعتی کہہ دیں گے۔ ایک ہوتا ہے عمل کا بدعتی ایک ہوتا ہے عقیدہ کا بدعتی اس بات کو سمجھیں۔

مثال

اگر ایک آدمی نے کہا ہم جنازے کے بعد دعا کو ضروری سمجھتے ہیں ہم نے کہا بدعتی ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ کیوں؟ یہ عمل کی بدعت ہے۔ ایک آدمی نے کہا چالیسواں ضرور کریں گے۔ تُو نے کہا یہ عمل کا بدعتی ہے۔ ہم نے کہا اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا لیکن جس آدمی کے عقیدہ میں بدعت ہو وہ عمل کی بدعت سے زیادہ خراب ہے۔

مبتدع فی العمل کا حکم

اس لیے ہم کہتے ہیں کہ اگر مبتدع فی العمل کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے تو مبتدع فی العقیدہ کے پیچھے بھی نماز پڑھنے کی اجازت؟ {سامعین: نہیں ہے} ہاں ہاں یہ میں نہیں کہتا میں اس بات پر فتاویٰ جات آخر میں پیش کروں گا کہ یہ فتاویٰ کس کس نے دیے ہیں، میں کوئی محقق نہیں ہوں میں تو اپنے اکابر کا ناقل ہوں میرے اکابر کو گالیاں مت دینا اگر تجھے گالیاں دینے کی ضرورت پڑے تو اس کو دینا جنہوں نے نقل کیا ہے۔ لیکن یہ بات بھی کان کھول کے سن لے ہمیں گالیاں دے گا برداشت کریں گے ہمارے اکابر کو دے گا تو زبان گدی سے کھینچ لیں گے۔

غیرت مند بیٹا

ہمیں گالی دے گا برداشت کریں گے ہمارے اکابر کو گالیاں دے برداشت نہیں کریں گے۔ ہماری پگڑی اچھالے قبول کریں گے ہمارے اکابر کی پگڑیاں اچھالے گا تو تیری پگڑی جوتے کی نوک پر رکھ کے اچھال دیں گے۔ ہم غیرت مند ہیں اور

www.ahnafmedia.com

کوئی غیرت مند بیٹا اپنے ماں باپ کی گالی برداشت نہیں کرتا۔ ہم غیرت مند ہیں ہم قاسم نانوتوی کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے، ہم امام اہل السنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے، ہم رئیس المناظرین حجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑی نور اللہ مرقدہ کو دی جانے والی گالی برداشت نہیں کریں گے۔

اختلاف ہوتا ہی علمی ہے

اب عقیدہ پر بات سننا میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن کریم کی آیت اور چند احادیث مبارکہ تلاوت کی ہیں۔ پہلے عقیدہ سمجھو پھر عقیدہ پر دلائل کہ عقیدہ حیات النبی ہے کیا؟ وہ کبھی آپ کو دھوکہ دے گا کہ جی علمی اختلاف ہے اس کو عوام میں نہیں لانا چاہیے۔ میں نے کہا مجھے یہ بتا کہ کوئی اختلاف جہالت والا بھی ہوتا ہے؟ یہ علمی مسئلہ ہے یعنی مطلب یہ ہوا کہ مسئلہ کی دو قسمیں ہیں ایک مسئلہ علم والا ایک مسئلہ جہالت والا۔ ارے مسئلہ تو ہمیشہ ہوتا ہی علمی ہے اور علماء والا لیکن مسائل علماء والے ہوں گے بیان عوام میں کیے جائیں گے۔ تو نے غلط قاعدہ بیان کیا اور مجھے صحیح بیان کرنے کا حق بھی نہیں ہے؟

علمی مسئلہ کا معنی

علمی مسئلہ کا معنی یہ ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کے دلائل موجود ہیں یہ معنی نہیں ہے کہ یہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان کرنا نہیں چاہیے نارووال کے سنیو! تم بتاؤ

- کیا توحید کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟
- کیا رسالت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟
- کیا قیامت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

www.ahnafmedia.com

➢ کیا ختم نبوت کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

➢ کیا اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کا مسئلہ علمی نہیں ہے؟

اس کا کیا معنی؟ پھر توحید عوام میں بیان کرنا چھوڑ دی جائے؟ علمی مسئلہ ہے! ختم نبوت کا بیان کرنا چھوڑ دیں؟ کیونکہ علمی مسئلہ ہے! اصحاب پیغمبر کا دفاع کرنا چھوڑ دیں؟ کیونکہ علمی مسئلہ ہے! کم عقل! علمی مسئلہ کا معنی یہ ہے کہ اہل علم نے مانا ہے اور ان کے پاس دلائل ہیں۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ اس مسئلہ کو عوام میں بیان نہیں کرنا۔ عقیدہ ہے عوام میں بیان ہو گا، عقیدہ ہے عوام کو سمجھایا جائے گا، عقیدہ ہے اس کا ڈنکا بجایا جائے گا، عقیدہ ہے اس کو اسٹیج پر لایا جائے گا اور تیرے دجل کو بھی واضح کیا جائے گا ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

یہ جو تو نے دجل کر کے دیوبندیت کی چادر اوڑھ کے ان سادے لوگوں سے کھالیں وصول کی ہیں یہ فتاویٰ بیان کیے جائیں گے، کہ کیا تیرے مدرسہ کو کھال دینا جائز ہے؟ کیا تیرے مدرسہ کو زکوۃ دینا جائز ہے؟ یا جائز نہیں؟ میں آخر میں یہ فتوے ان شاء اللہ اپنے اکابر کے لاؤں گا اور جس کو چاہییں وہ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا رابطہ کرے تو آپ حضرات کو فتاویٰ جات ان شاء اللہ تحریرات کی صورت میں مل جائیں گے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ کیا ہے؟ پوری دنیا کے اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں جو آیا اس نے دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے۔ جس کو حیات ملی ہے اس کو وفات ملنی ہے جو زندہ ہوا ہے اس پر موت آنی ہے۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا کوئی اور انسان ہو ہر آدمی نے دنیا سے جانا ہے لیکن جانے کے بعد کیا ہو گا؟ اس کا جانا کیسے ہو گا؟

www.ahnafmedia.com

نبی اور امتی کی نیند میں فرق

اب ایک ہے دنیا کو چھوڑ کر جانا جسے موت کہتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے فرمایا ہے کہ نبی پر موت آئی ہے اور امت پر بھی موت آئی ہے۔ لیکن دونوں کی موت میں فرق ہے۔ اس لیے کہ نبی سوتا ہے، امتی بھی سوتا ہے لیکن نبی اور امتی کے سونے میں فرق ہے۔ اگر نیند نیند میں فرق ہے تو پھر موت موت میں بھی فرق ہے۔ ارے دونوں میں فرق کیا ہے؟ صحیح بخاری کی حدیث موجود ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تہجد پڑھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور وضو نہیں کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر بغیر وضو کیے پڑھے ام المومنین حضرت امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا حضور آپ تہجد پڑھ کے سو گئے پھر اٹھے اور آپ نے وتر پڑھے آپ نے وضو تو نہیں کیا۔

امی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذہن میں مسئلہ یہ تھا کہ نبی بھی سو کر اٹھے تو وضو کرنا چاہیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا:

قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

صحیح بخاری باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ

عائشہ نبی کی آنکھ سوتی ہے نبی کا دل نہیں سوتا۔ اس لیے نبی کو وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ نبی کی نیند الگ ہے اور امتی کی نیند الگ ہے۔ نبی سو جائے تو آنکھ سوتی ہے امتی سو جائے تو دل بھی سوتا ہے۔ نیند دونوں پر آتی ہے۔

اس بات کو سمجھانے کے لیے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں نبی سویا

www.ahnafmedia.com

ہے تو نبی پر وفات بھی آئی ہے۔ جس طرح امتی کی موت یا نیند آنکھ پر بھی آئے گی، دل پر بھی آئے گی لیکن نبی کی جو موت آئی ہے وہ آنکھ پر تو آئی ہے نبی کے وجود پر تو آئی ہے لیکن نبی کے دل پر نہیں آئی اگر نبی سوئے تو آنکھ سوتی ہے نبی کا دل نہیں سوتا۔ لیکن آپ نبی کو سونے والا کہتے ہیں نبی کی آنکھ پر موت آئی ہے نبی کے دل پر نہیں آئی تو نبی کو بھی وفات پانے والا کہتے ہیں۔ لیکن نبی کی نیند اتنی ہے جتنی آپ نے دیکھی اور اس طرح نبی کی وفات بھی اتنی ہے جتنی آپ کو نظر آئی اس سے زیادہ پیغمبر کو وفات نہیں ہے۔

اور توجہ رکھنا! آپ حضرات کے علم میں ہو گا آپ حضرات نے مسئلہ پڑھا ہو گا صحیح بخاری میں حدیث موجود ہے تجھے حدیث سنائے گا بھی مگر آدھی سنائے گا پوری نہیں سنائے گا حدیث پوری سنائے گا تو مسئلہ پورا نکلے گا حدیث آدھی سنائے گا تو مسئلہ بھی آدھا نکلے گا۔

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ کا معنی

اٹک ضلع حضرو میں میرا بیان تھا میں نے وہاں عرض کیا اگر قرآن پورا پڑھو گے نتیجہ الگ ہو گا اور اگر قرآن آدھا پڑھو گے تو نتیجہ الگ ہو گا۔ میں نے اس پر ایک دو مثالیں دیں ایک مثال تو میرے آج کے اس موضوع سے متعلق ہے میں تجھے مثال دیتا ہوں مجھے موبائل پر میسج آگیا، میسج کیا تھا؟

مولانا! قرآن کہتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ

پ20 سورۃ النحل آیت 80

میں نے کہا میں بھی کہتا ہوں إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ارے ترجمہ تو کرناں! کہتا ہے جی مردے نہیں سنتے۔ میں نے کہا دلیل کیا ہے؟ کہتا ہے إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ

الۡمَوۡتیٰ میں نے کہا ترجمہ کیا ہے؟ کہتا ہے جی میرے نبی آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے۔ میں نے کہا، میں نے بھی کہا اے نبی آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔ میرے نبی کا سنانا اور ہے لیکن مردے کا سننا اور ہے۔

مثال

یہ جو مجمع آج ہے اگر اس سے مجمع چار گنا بڑھ جائے بالفرض ایک لاکھ کا مجمع آجائے اور ہم مولانا ادریس حنفی صاحب دامت برکاتہم کو کہہ دیں حضرت یہ چار لاکھ کا مجمع آپ اس کو کھانا کھلا نہیں سکتے تو کیا یہ چار لاکھ کا مجمع کھانا کھاتا بھی نہیں ہے؟ بھوکا سوتا ہے؟ یہ کھاتا ہے لیکن آپ کھلا نہیں سکتے میرے اللہ نے فرمایا اے نبی آپ سنا نہیں سکتے ہم نے بھی کہا نبی سنا نہیں سکتے میت سنتی ہے اللہ سناتا ہے۔

سماع موتی اور بخاری

سننے کی احادیث بھی موجود ہیں۔ امام بخاری نے باب قائم کیا ہے:

باب کلام المیت میت بولتی ہے۔

بخاری ج1 ص184

امام بخاری نے باب قائم کیا ہے باب المیت یسمع خفق نعال کہ یہ میت جوتوں کی آواز بھی سنتی ہے۔

بخاری 1 ص178

امام بخاری نے باب قائم کیا ہے سماع موتیٰ میرا عنوان نہیں ہے۔ تو میں سمجھانے لگا ہوں، کہتا ہے جی قرآن کہتا ہے اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتیٰ میں نے کہا قرآن ذرا آگے بھی پڑھیں، کچھ آگے بھی لکھا ہے؟ کہتا ہے اس کے آگے یہ آیت ہے وان تسمع الا من یومن بایتنا میرے پیغمبر آپ کافر کو نہیں سنا سکتے میں نے کہا ادھر

قرآن نے کہا اے میرے نبی آپ مردوں کو سنا نہیں سکتے اور تو نے کہا مردہ نہیں سنتا آگے اللہ فرماتے ہیں میرا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ کافر کو سنا نہیں سکتے تو کہہ دے ناں کہ کافر بھی نہیں سنتا۔ کہتا ہے نہیں جی کافر تو سنتا ہے میں نے کہا قرآن کہتا ہے نہیں سنا سکتے۔ کہتا ہے سنتا تو ہے نبی نہیں سنا سکتا۔ میں نے کہا یہی بات میں کہتا ہوں مردہ سنتا تو ہے نبی نہیں سنا سکتا ایک ہی جگہ پر دو آیات ہیں پورا قرآن پڑھے گا نتیجہ الگ نکلے گا آدھا قرآن پڑھے گا نتیجہ الگ نکلے گا۔

وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک پر پڑا ہے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا یہ نہ کہنا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اٹھیں گے اور کہنے والے کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے یوں نہ کہنا کہ حضور وفات پاگئے ہیں۔

آپ کو تعجب ہو گا کیا حضرت عمر کو نہیں پتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے ہیں؟ یہ حدیث مبارک بھی تو نے سنی ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال إن الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه

ترمذی ج2 ص209 باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ

اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر حق جاری کیا ہے۔ عمر بولتا ہے تو ٹھیک

بولتا ہے، عمر سوچتا ہے تو ٹھیک سوچتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غلط تو نہیں فرماتے حضرت عمر نے یہ کیسے کہہ دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میت نہ کہنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

نوم نبی اور اختلاف ملائکہ

توجہ رکھنا دو صحابہ میں اختلاف ہو گیا اللہ نے اس اختلاف کو سمجھانے کے لیے اس سے پہلے ایک اختلاف اور کرایا وہ اختلاف دو فرشتوں میں تھا وہ اختلاف ملائکہ میں تھا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو سویا تھا دو فرشتے آگئے ایک نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہیں دوسرے نے کہا نہیں نہیں نبی پاک جاگ رہے ہیں۔ صبح اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو سویا تھا ایک فرشتے نے کہا حضور سوئے ہیں ایک نے کہا حضور جاگتے ہیں۔ توجہ رکھنا! یہ دونوں فرشتے ٹھیک کہتے ہیں۔ ٹھیک کیسے ہیں؟ جس نے نبی کی آنکھ کو دیکھا ہے کہا نبی سوئے ہوئے ہیں اور جس نے دل کو دیکھا ہے کہا نبی جاگتے ہیں۔ یہ صحابہ میں اختلاف ہونا تھا۔ اللہ نے دو فرشتوں میں اختلاف کرا دیا تاکہ امت صحابہ کے اختلاف پر اعتراض نہ کر سکے کہ اختلاف کیوں ہوا۔

حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کو دیکھا اس نے کہا وفات پا گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کے دل کو دیکھا تو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ بالکل اسی طرح فرشتے نے نبی کی آنکھ کو دیکھا تو کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے ہیں اور جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو دیکھا کہا کہ نبی جاگ رہے ہیں۔

تو جس صحابی نے آنکھ کو دیکھا کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے

www.ahnafmedia.com

ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کے دل کو دیکھا کر کہا، نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔

نبی کی اور امتی کی موت میں فرق

اس لیے ہم نے کہا سوتا نبی بھی ہے اور سوتا امتی بھی ہے۔ امت کا سونا الگ ہے اور نبی کا سونا الگ ہے۔ وفات نبی پر بھی آتی ہے وفات امتی پر بھی آتی ہے۔ لیکن نبی کی وفات الگ ہے۔ امتی کی وفات الگ ہے اس لیے تو قرآن کریم نے کہا إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ

الزمر:30

نبی وفات آپ پر بھی آنی ہے اللہ نے نبی کے لیے صیغہ الگ استعمال کیا امت کے لیے الگ استعمال کیا اسی کو مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے اگر دونوں کی موت ایک جیسی ہے اللہ یوں فرماتے انك وھم میتون الگ الگ صیغہ لانا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کی موت الگ ہے اور امتی کی موت الگ ہے۔

جنت کا باغ

وفات آگئی قبر میں چلا گیا توجہ رکھنا سنن ابی داود کے اندر روایت موجود ہے جب آدمی قبر میں جاتا ہے فرشتہ آکر پوچھتا ہے:

من ربك؟ تیرا رب کون ہے؟ پھر پوچھتا ہے من نبیك؟ تیرا نبی کون ہے؟ پھر پوچھتا ہے مادینك؟ تیرا دین کیا ہے؟ اگر آدمی نے جواب دیا ربی اللہ کہ میرا رب اللہ ہے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں، دینی الاسلام میرا دین اسلام ہے۔ حدیث مبارک میں موجود ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ

الجنۃ جنت کا اس کو بچھونا دے دو۔وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الجنۃ ارے اس کو جنت کا لباس دے دو۔وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الجنۃ ارے اس کو یہاں رہنے دو جنت کو وہاں رہنے دو جنت کے دروازے کھول دو۔فیأتیہ من روحھا وطیبھا یہ یہاں رہتا ہے جنت وہاں رہتی ہے اور جنت کی خوشبو یہاں تک آتی ہے۔ اچھا کب تک؟ توجہ رکھنا فرمایا یہ سویا رہتا ہے اللہ کے پیغمبر نے فرمایا پھر فرشتہ ایک جملہ کہتا ہے ارے آج سو جا پہلی رات کی دلہن کے سونے کی طرح یہ قبر والا جنت کی خوشبو کو سونگھتا ہوا سو گیا۔

جہنم کا گڑھا

میرے ایک ایک جملہ پر غور کرنا۔ میں آج تجھے پیغمبر کی حیات سمجھانے لگا ہوں پہلے حیات کو سمجھ لے پھر میں تجھے حیات پر دلائل دوں گا تاکہ الجھن باقی نہ رہے۔ ارے یہ سویا پڑا ہے فرشتے نے کہا من ربك تیرا رب کون ہے؟ یہ کافر تھا اس کو معلوم نہیں تھا کہتا مجھے نہیں پتہ رب کون ہے؟ پوچھا من نبیك تیرا نبی کون ہے؟ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ، جب اس نے کہا پھر حدیث مبارک میں موجود ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے فرشتہ اعلان کرتا ہے۔ أَفْرِشُوا لَهُ مِنَ النَّارِ اس کو جہنم کا بچھونا دو۔ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّار جہنم کا لباس دو۔ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ میت یہاں رہے گی جہنم وہاں رہے گی دروازے کھول دو۔ جہنم کی بو یہاں تک آئے گی جہنم کی گرم ہوا یہاں تک آئے گی وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ يَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا یہ کب تک ہو گا؟ فرمایا حتیٰ یبعث اللہ من مرقدہ ذلك آدمی یہاں تک سوتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ اس کو اٹھائیں۔

سنن ابی داود باب فی المسئلۃ عذاب القبر

www.ahnafmedia.com

آمدم بر سر مطلب

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ارے امتی مرتا ہے تو موت الگ، نبی وفات پاتا ہے تو موت الگ ہے۔اب الگ الگ کہا ہے میں نے سمجھانے کے لیے کہا مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امتی فوت ہوا ہے اس کی روح کو پورے بدن سے نکال لیا گیا ہے۔ نبی فوت ہوا ہے اس کی روح کو پورے بدن سے دل میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ ارے اگرچہ موت آگئی ہے لیکن دل پہ وفات نہیں آئی اگر نبی ہے تو روح کو سمیٹ کے دل میں رکھ دیا گیا اور اگر امتی ہے تو بدن سے روح کو نکال لیا گیا لیکن نبی کو جو حیات ملتی ہے اسی روح کو پھیلا دیا جاتا ہے اور جب امتی کو حیات ملتی ہے۔امتی کی روح کو لوٹا دیا جاتا ہے۔

اعادہ روح اور موقف امام اعظم

اعادہ روح پہ تیرا اور میرا عقیدہ ہے جو حدیث میں بھی موجود ہے۔ قرآن میں بھی موجود ہے جو تیرے اور میرے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا عقیدہ ہے، اٹھا کر دیکھ لے الفقہ الاکبر میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں **و اعادۃ الروح الی جسدہ فی القبر حق** کہ روح کو قبر میں لوٹایا جانا جسم کی طرف یہ حق ہے۔

الفقہ الاکبر ص173

ایمان بالغیب

روح کو لوٹایا گیا، میت کو بٹھایا گیا تو پھر سوالات بھی ہوئے۔ لیکن یہ بندہ کہنے لگا او جی مولوی صاحب تم کہتے ہو قبر میں بٹھایا جاتا ہے میں نے کہا جی ہاں، کہتا ہے ہم نے تو دیکھا نہیں ہے، اس سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔

کہتا ہے ہم نے تو دیکھا نہیں ہے۔ میں نے کہا اللہ کے بندے دیکھ کر ماننے کا

www.ahnafmedia.com

نام ایمان نہیں ہے نبی کے فرمان کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ اگر تو نے دیکھا ہے اور مانا ہے ارے اس کو ایمان نہیں کہتے اس کو مشاہدہ کہتے ہیں۔ نہیں دیکھا تب مانا اسے تو ایمان کہتے ہیں۔ چلیے قرآن کریم نے کہا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ

الحج:18

چلیے دلائل بعد میں پہلے مسئلہ سمجھا لوں، روح کو لوٹا دیا گیا سوال وجواب ہو گئے اس کو سلا دیا گیا۔ توجہ رکھنا، لیکن حدیث مبارک کو کھول لے جو بخاری شریف میں موجود ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا جی وفات پا گئے۔

خطبہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے میرے پیغمبر کا بوسہ لیا صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَيْنِ أَبَدًا

بخاری ج1 ص517

حضور آپ کو اللہ دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا میرے نبی پر جو وفات آئی ہے، نبی وفات پا گئے ہیں امتی پر وفات آئی ہے امتی قبر میں چلا گیا۔ لیکن بعد میں معاملہ کیا ہوا؟ میت کی روح کو لوٹایا گیا ہے روح کو لوٹانے کے بعد میت سے سوال کیا گیا ہے۔ پھر میت سو گئی ہے اور سونے کو موت کہتے ہیں۔ اگر تجھے یقین نہ آئے تو اگر تُو نے تبلیغی جماعت میں وقت لگایا ہے اللہ قبول فرمائے اگر نہیں لگایا اللہ لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ لگانا چاہیے اللہ لگانے کی توفیق عطا فرمادے۔ علماء تو اپنے دینی کاموں میں لگے ہیں اگر یہ نہ جائیں تو گلے کی بات نہیں ہے مگر ان کو بھی جانا چاہیے لیکن سرپرستی کرنے

www.ahnafmedia.com

کے لیے اگر عالم نہ جائے تو گلے کی بات نہیں ہے وہ تو دین کے کام میں لگا ہے۔

نیند پر موت کا اطلاق

توجہ رکھنا تبلیغی جماعت میں گیا ہے یہاں اس مدرسہ انوار العلوم میں آیا ہے یا اپنی بچی بیٹے کو بھیجا ہے رات کو سونے لگا دعا مانگی ہے۔

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

بخاری باب وضع الید الیمنیٰ تحت الخد الایمن

یہ مرنے لگا یا سونے لگا؟ [سامعین: سونے لگا] تو اموت کیوں کہتا ہے؟ تجھے انام کہنا چاہیے تو نے کہا اموت اللہ میں تیرا نام لے کر سونے لگا ہوں لیکن انام نہیں کہتا ہے معلوم ہوا کہ سونے کو موت کہتے ہیں۔

صبح اٹھا تو دعا مانگی الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

بخاری باب مایقول اذا نام

اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے سلایا تھا پھر تو نے جگا دیا یہ تو جاگا ہے یا زندہ ہوا ہے بولیں ناں؟ [سامعین: جاگا ہے] لیکن کیا کہا؟ احیانا معلوم ہوا کہ سونے کو موت کہتے ہیں جاگنے کو حیات کہتے ہیں۔ توجہ رکھنا! یہ جو قبر میں چلا گیا اللہ نے روح کو لوٹایا تو حیات مل گئی ناں۔ بولیں [مل گئی] جب روح نکالی ہے تو موت آگئی ہے جب اعادہ روح ہوا تو حیات آگئی ہے حیات ملنے کے بعد تین سوال کیے گئے اور تین سوال کرنے کے بعد جواب دے سکا پھر کہتے ہیں نم کنومۃ العروس ارے تو دلہن کی طرح سوجا لیکن اگر جواب نہیں دے سکے گا تو فرشتہ نے کہا عذاب تجھے بھگتنا پڑے گا کب تک؟ حتی یبعث اللہ من مرقدہ ذلك یہاں تک کہ اللہ تجھے سونے کی جگہ سے قیامت کے دن اٹھائے۔

مثال ثانی

قرآن کو دیکھ لے قرآن کہتا ہے کہ قیامت کے دن جب کافر اٹھے گا کہے گا

يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا

یسین:52

یہ نہیں کہا کہ مرنے کی جگہ سے سونے کی جگہ ارے رقود سونے کی جگہ کو کہتے ہیں اگر تجھے نہ یقین آئے قرآن کی دوسری آیت پڑھ لے اللہ قرآن میں اصحاب کہف کے بارے میں فرماتے ہیں وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ

الکہف:18

تم سمجھتے ہو کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سوئے پڑے ہیں۔ تم نے قبرستان میں دیکھا ہوگا کہ قبر کے اوپر لکھا ہوتا ہے مرقد مبارک، مرقد کا معنیٰ مرنے کی جگہ نہیں ہے مرقد کا معنیٰ سونے کی جگہ۔ اس کا معنیٰ سمجھتا ہے؟ کہ یہ سویا پڑا ہے یہ مرقد والا سویا پڑا ہے۔ توجہ رکھنا ارے یہ سویا ہوا تھا ناں، میں ایک بات کہنے لگا ہوں یہ سونے جگہ کی ہے یہ سو گیا مجھے تم بتاؤ سونے والا زندہ ہے یا مردہ؟ بولیں ناں [سامعین: زندہ] یہ قبرستان میں پڑا ہے تو سویا ہوا ہے۔

تو سوئے ہوئے کو زندہ کہتے ہیں مردہ نہیں کہتے کیونکہ نوم پہ میت کا اطلاق ہوتا ہے اس لیے نائم بھی کہہ دیا میت بھی کہہ دیا۔ یہ سونے والا زندہ ہے اب میں تجھے عقیدہ سمجھا کے ایک بات کہنے لگا ہوں وہ کہے گا ارے جی نبی بھی قبر میں زندہ تم نے عام بندے کو قبر میں زندہ مانا ہے۔ یہی دھوکہ تجھے یہ مماتی دیتا ہے کہتا ہے جی یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں، ان سے پوچھو ابوجہل؟ تو کہتے ہیں وہ بھی زندہ ہیں ان سے پوچھو ابولہب؟ تو کہتے ہیں وہ بھی زندہ، توجہ رکھنا میں نے یہ کہا کہ کافر بھی

www.ahnafmedia.com

قبر میں زندہ ہے مومن بھی قبر میں زندہ ہے اور نبی بھی قبر میں؟ بولیں![سامعین: زندہ ہے]بلند آواز سے نبی بھی قبر میں[سامعین: زندہ ہیں]

پر امید رہنا اے ساتھیو!

آپ حضرات کو تھکنا نہیں چاہیے آپ حضرات کا تو پہلا جلسہ ہے میں نے مولانا سے آتے ہی عرض کیا تھا کہ میں تو پوری رات جاگا ہوں تھکاوٹ تو مجھے ہونی چاہیے، میں دن میں ڈیڑھ گھنٹہ سویا ہوں تھکنا تو مجھے چاہیے، اس سے پچھلے دن میں نے چار جلسے پشاور میں کیے ہیں تھکنا تو مجھے چاہیے۔ اس سے پچھلی رات دس بجے رات اور صبح چار بجے ایک رات میں دو جلسے میں نے کیے ہیں ارے تھکنا تو مجھے چاہیے ناں۔ لیکن میں عقیدہ پر تیرا نوکر ہوں۔ ارے نوکر تھکا تو نہیں کرتا۔ نوکر یہ تو نہیں کہتا کہ میں تھک گیا ہوں میں اینٹیں نہیں اٹھاتا، ارے وہ تو نوکر ہے۔ میں نے تیرے مسلک کی غلامی کی نوکری اپنے ذمے لی ہے۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ میں اس نوکری کا حق ادا کر دوں گا۔

میں نے علامہ حیدری رحمہ اللہ کے جنازے پر کہا تھا کہ حضرت حیدری رحمہ اللہ چلے گئے دکھ مجھے بھی ہے لیکن اگر شیعت نے اسمبلی میں للکارا اسمبلی میں جواب تیرے کارکن کے ذمہ ہے۔ مایوس نہیں ہونا کہ حیدری رحمہ اللہ چلے گئے کیا بنے گا؟ اوکاڑوی رحمہ اللہ چلے گئے کیا بنے گا؟ میں نے کہا وہ چلے گئے جانے کا مجھے بھی صدمہ ہے لیکن میں نے اوکاڑوی رحمہ اللہ کے مشن کو زندہ کیا ہے۔ میں نے بھونکنے والے کی زبان بند کر دی ہے۔

میں آج بھی کہتا ہوں کہ حضرت حیدری رحمہ اللہ بھی چلا گیا اللہ ان کی قبر پہ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین، اگر شیعہ کے ساتھ میدان مناظرہ سجا تو سپاہ

www.ahnafmedia.com

صحابہ والو! میں تمہیں اس میدان میں بھی مایوس نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔

نبی اور نبی الانبیاء میں فرق

علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے نبی بھی مٹی سے بنتے ہیں عام انسان بھی مٹی سے بنتے ہیں لیکن میرا دوست مٹی مٹی میں فرق ہے۔ ارے تیری اور میری مٹی یہ زمین والی ہے۔ آدم سے لے کر عیسیٰ علیہم السلام تک کی مٹی یہ جنت والی ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مٹی یہ جنت الفردوس والی ہے۔ [نعرے] ہم نے کہا تیری اور میری مٹی زمین والی ہے آدم سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک کی مٹی جنت والی ہے اور میرے پیغمبر کی مٹی جنت الفردوس والی ہے۔ مجھے اب گستاخ نہ کہنا۔

میں کہتا ہوں ہاں ہاں یک بات اور بھی کہتا ہوں یہ مرزا قادیانی بھی مٹی سے بنا ہے میرے پیغمبر کی مٹی جنت الفردوس والی ہے آدم سے عیسیٰ تک کی مٹی جنت والی ہے، تیری اور میری مٹی زمین والی ہے اور اس بے ایمان کی مٹی گٹر والی ہے تو زمینوں میں فرق ہے۔ ارے جیسا میٹیریل اور خام مال ہو گا ویسا ہی آگے مال نکلے گا اس لیے ہم نے کہا میرے پیغمبر کی مٹی تو جنت الفردوس والی ہے۔

حیات دنیوی اور اخروی

توجہ رکھنا میں یہ کہہ رہا تھا کہ قبر میں زندہ لیکن زندگی زندگی میں فرق ہے ابو جہل مکہ میں زندہ تھا میرے نبی بھی زندہ تھے حیات میں فرق ہے۔ ابو جہل چلتا ہے اللہ کی لعنت برستی ہے میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم چلتا ہے اللہ کی رحمت برستی ہے۔ ارے وہ دونوں زندہ تھے ناں، میں کہتا ہوں مرنے کے بعد بھی زندہ ہوں گے حشر کے بعد بھی زندہ ہوں گے لیکن ابو جہل زندہ ہو گا جہنم کے نیچے والے گڑھے میں

www.ahnafmedia.com

میرے پیغمبر زندہ ہوں گے جنت کے بالا خانوں میں۔ حیات مکہ میں بھی تھی حیات جنت میں بھی ہو گی، دونوں میں فرق ہے اور قبر میں بھی زندہ ہیں لیکن حیات میں فرق ہے۔

عام آدمی اور نبی کی حیات میں فرق

ارے عام آدمی قبر میں زندہ جیسے سونے والا زندہ ہے فرشتے نے کہا نم کنومة العروس آج پہلی رات کی دلہن کی طرح سوجا یہ بھی زندہ ہے میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی زندہ ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے۔ ارے یہ جو زندہ ہے یہ سونے والے کی طرح زندہ ہے نبی قبر میں زندہ ہے جاگنے والے کی طرح زندہ ہے۔ سونے والا الگ زندہ ہے اور جاگنے والا الگ زندہ ہے۔ مجھے بے ادب نہ کہنا ارے جو سوتا ہے وہ بھی زندہ جو جاگتا ہے وہ بھی زندہ جیسے سونے اور جاگنے والے کی زندگی میں فرق ہے قبر میں مومن اور نبی کی حیات میں فرق ہے {نعرے}۔

بات سمجھ آئی؟ [مقامی کیمرہ مین سے کیمرہ سنبھالا نہیں گیا تو حضرت نے فرمایا] اب اس سے ریکارڈنگ نہیں ہو رہی۔ ابھی میرا بیان تھا تین طلاق اور تقلید کے عنوان پر لاہور میں، ان کے کیمرہ مین الگ تھے میرا الگ تھا، میں ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ ہم میدان جنگ میں ہیں اور میدان میں جب کوئی فوجی نکلے اپنا اسلحہ ساتھ رکھتا ہے وہ اگلے اسلحوں پر کبھی بھروسہ نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں جب بھی مناظرہ ہو میں کہتا ہوں میرا کیمرہ مین ساتھ آئے گا میری ٹیم ساتھ آئے گی کیوں؟ ہم نے میدان مناظرہ کو میدان جنگ سمجھ کے لڑا ہے اور اصولوں سے لڑا ہے تو بات ذہن میں آئی؟

مماتیوں کے دھوکے کا جواب

اب بتاؤ دونوں میں فرق ہے یا نہیں؟ {سامعین: ہے} میں نے گوجرانوالہ

میں ایک جملہ کہا تھا ادھر سے یونس نعمانی آگیا ادھر سے خضر حیات آگیا ادھر سے مماتیت کے چند ایک لڑکے آگئے اور کہتے ہیں دیکھو ان کا عقیدہ یہ ہے ابو جہل زندہ ہے، لیکن اس پر مناظرہ نہیں کریں گے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے اندرا گاندھی زندہ ہے یہ اس پر مناظرہ نہیں کریں گے یہ نبی کا نام لے کے تمہیں دھوکہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں نہیں ارے دھوکہ تو تُو دیتا ہے میرا عقیدہ یہ ہے ابو جہل کو اسی جسم میں جوتے پڑتے ہیں اندرا گاندھی کی قبر میں اسی جسم کے ساتھ ٹھکائی ہوتی ہے۔ تُو کہتا ہے نہیں نہیں اس جسم کو مار نہیں پڑتی اندرا گاندھی کو مار نہیں پڑتی۔ پھر میں تجھ سے پوچھ سکتا ہوں ناں! یہ ہمیں کہنے لگے اس پر مناظرہ نہیں کریں گے۔ لوگ پوچھیں گے کیوں؟

اس لیے یہ کیا بتائیں گے کہ اس پہ مناظرہ کرتے ہیں۔ ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ان کا عقیدہ ہے ابو جہل زندہ ہے، ابو لہب زندہ ہے، ارے اندرا گاندھی زندہ ہے، مناظرہ نہیں کریں گے۔ کیوں؟ لوگوں نے کہنا ہے او مولوی جی ابو جہل تمہارا رشتہ دار لگتا ہے؟ تم اس کی حیات پر کیوں بات کرتے ہو؟ اندرا گاندھی تمہاری رشتہ دار لگتی ہے؟ اس پہ مناظرہ پھر کیوں کرتے ہو؟

عذاب قبر مع الجسد

میں نے وہاں پر کہا تھا، میں آج بھی کہتا ہوں یہ انوار العلوم نارووال میں نمائندہ اجتماع میں علماء کی موجودگی میں کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ ابو جہل کی اسی قبر میں اسی جسم کی ٹھکائی ہوتی ہے لیکن تُو نہیں مانتا اور تو مناظرہ بھی نہیں کرے گا۔ میں آج چیلنج دے کر چلا ہوں۔ میرا عقیدہ ہے ابو جہل کے اسی جسم کو مار پڑتی ہے اندرا گاندھی کے اسی جسم کو مار پڑتی ہے تُو مانتا تو نہیں ہے تو مناظرہ نہیں کرے گا میں جھنگوی لہجے میں کہتا ہوں اگر تو نے مناظرہ کیا تو قوم پُچھ سی ناں! ابو جہل تیرا پیو لگدا

اے؟ جوتے پین دے۔تجھے کیا تکلیف ہے؟ ارے قوم پُچھ سی ناں! اندرا گاندھی تیری ماں لگ دی اے؟ اس ماں نوں مار پین دے!تینوں کی تکلیف اے؟تومند اضرور اے یں لیکن تو مناظرہ نہ کرسیں، تجھے پتہ ہے قوم نے تیرے سر پہ جوتے برسانے ہیں۔[نعرے]

میں کہتا ہوں میں اس جلسہ میں بھی کہتا ہوں کہ جس جلسہ میں نعرہ لگے جھنگوی کل بھی زندہ تھا جھنگوی آج بھی زندہ ہے ساتھ ہی دوسرا نعرہ مار دے ہمارے نبی کل بھی زندہ تھے ہمارے نبی آج بھی زندہ ہیں۔[نعرے]

اتحاد اہل السنت کا خالص اسٹیج

اب بتاؤ بات ٹھیک ہے یا غلط؟ جھنگوی کی زندگی نبی کے جوتے کے صدقے ملی ہے، حیدری کو زندگی صحابہ کے صدقے ملی ہے، اگر وہ زندہ نہیں ہیں تو یہ زندہ کیسے؟ اگر اِن کو زندہ ماننا ہے تو اُن کو زندہ ماننا پڑے گا۔ جس سٹیج پر کھلا نعرہ لگے گا تو مومن منافق الگ الگ ہو جائے گا۔پھر یہ تیرے سٹیج پر نہیں آئے گا میں کہتا ہوں جب یہ اسٹیج اہل السنۃ کا ہے اہل بدعت تیرے ساتھ کیوں ہیں؟ جب تو ساتھ لائے تو لوگ سمجھیں گے کہ یہ بھی اہل السنۃ ہے وہ بھی اہل السنۃ ہے۔بحمد اللہ تعالیٰ پورے ملک میں اتحاد اہل السنۃ کے سٹیج پر کوئی بدعتی نظر نہیں آئے گا نہ چھوٹا نہ بڑا۔[سبحان اللہ]

الحمدللہ تیرے اس نوکر نے اسٹیج کو خالص کیا ہے۔جب شیعت سٹیج پر آئی تھی وہ وقت کی ضرورت تھی۔لوگوں نے آج اعتراض کیا اگر وہ کافر تھے عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کیوں لائے ہیں؟

تجھے جواب دینا پڑے گا کہ خنزیر کے شکار کے لیے کتے کو ساتھ رکھنا پڑے گا۔ارے اس کو جب تو سٹیج پر لائے گا عوام نہیں پوچھے گی اگر اہل بدعت تھا تم سٹیج پر

www.ahnafmedia.com

کیوں لائے؟ تیرے اس ورکر نے بحمد اللہ تعالیٰ اسٹیج کو صاف کیا ہے۔ میں آج مر جاؤں، میں کل مر جاؤں تجھے کوئی نہیں کہے گا کہ اہل بدعت کو اسٹیج پر کیوں لائے تھے؟ میرے اسٹیج پر بدعتی چھوٹا بھی نہیں آئے گا اور بدعتی بڑا بھی نہیں آئے گا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں آپ سے بھی ہاتھ جوڑ کر بات کرتا ہوں اہل بدعت کو چھوڑ دو اور اہل حق جمع ہو جاؤ تمہارا دنیا کا کوئی باطل مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو نے باطل کو جوڑا ہے اور اہل حق کو توڑا ہے۔

موقف اتحاد اہل السنت

اتحاد کا موقف یہ ہے جمعیت بھی میری ہے، سپاہ بھی میری ہے، تبلیغی جماعت بھی میری ہے اور وفاق المدارس بھی میرا ہے۔ فضل الرحمان بھی میرا ہے لدھیانوی بھی میرا ہے، حاجی عبدالوہاب بھی میرا ہے، مجاہد بھی میرا ہے، جو عقیدہ میں میرا ہے وہ میرا ہے جو عقیدہ میں میرا نہیں وہ ویسے بھی میرا نہیں ہے۔ عقیدہ والے سے اختلاف ہوگا برداشت کر جاؤں گا اور جس سے عقیدہ کا اختلاف ہوگا وہ پیار بھی کرے گا تو اس کے پیار کو جوتے کی نوک پر رکھ کر اڑادوں گا۔

نشانہ ہدف

میرا مسلک عقیدہ ہے میں نے عقیدے کی دعوت دی ہے۔ میں تیرے پیار کو نہیں مانتا تو نفرت دے میں خوش ہوں گا تم نہیں جانتے علامہ حیدری رحمہ اللہ کہتے تھے اگر تجھے صحابہ کو بھونکنے والا اچھا کہتا ہے اس کا معنیٰ تُو غلط ہے۔ پھر میں بھی کہتا ہوں پیغمبر کی حیات کے دفاع کرنے پہ مجھے حیات کا منکر طعنے دیتا ہے تو معنیٰ میں ٹھیک ہوں، اگر وہ بھی کہتا ہے کہ معاملہ ٹھیک ہے تو دال میں کالا ہو گا ناں۔ جب دشمن مجھے ٹھیک کہے تو تجھے سوچنا چاہیے اور جب دشمن مجھے گالی دے تو تجھے یقین آنا چاہیے کہ

www.ahnafmedia.com

www.ahnafmedia.com

تیر انوکر ٹھیک جنگ لڑتا ہے۔مجھے کبھی کہتے ہیں کہ مولانا تم نارووال میں گئے فلاں ضلع میں گئے تجھے فلاں یوں کہتا ہے۔اگر نشانہ ٹھیک لگے شکار تڑپتا ہے اگر نشانہ ٹھیک نہ لگے تو پھر تڑپتا نہیں ہے اگر کل میرا شکار نارووال میں تڑپے تو سمجھ لینا تیرے کارکن کا نشانہ ٹھیک لگا ہے اگر نہ تڑپے تو پھر تجھے شکار کرنا چاہیے۔

توجہ رکھنا میں بات سمجھا رہا تھا کہ میرے نبی کی حیات فی القبر ہے کیا؟ سمجھ آئی بات؟ میں دلائل دوں گا ان شاء اللہ ابھی دلائل کا معاملہ تو بعد کا ہے پہلے تجھے یہ تو پتہ چلے کہ نبی کی حیات فی القبر ہے کیا؟ یہ تجھے دھوکہ دے گا کہ نبی کو بھی زندہ مانتے ہیں اور ابوجہل کو بھی زندہ مانتے ہیں۔[العیاذ باللہ]

عام مردے اور نبی کی سماع میں فرق

ارے دونوں کو زندہ مانا وہ تجھے فوراً دھوکہ دے گا جی قبر میں سوئے ہوئے ہیں اور سویا مویا اکّوں جیا [سویا ہوا اور مردہ ایک ہی جیسے ہوتے ہیں] میں نے کہا نہیں نہیں سویا مویا اکوں جیا کا کیا مطلب ہے؟ توجہ رکھنا میں نے کہا اگر قبر میں عام مردہ ہے وہ بھی سنتا ہے، میرا پیغمبر قبر میں ہے وہ بھی سنتا ہے۔پھر دونوں میں کیا فرق ہے؟ میں نے کہا جاگنے والا بھی سنتا ہے سونے والا بھی سنتا ہے۔ نہیں سنتا؟ بولتے نہیں۔اگر نہیں سن داتے مماتی دے گھر جا کر دروازہ کھٹکھٹا، روڑے وجا، او آکھے کیوں بھائی؟ تو آکھ کہ "اے تے ستا پیا اے، ستا تے نہیں سُن دا۔اے تے سندا ای نہیں۔تے مچان دے شور۔مماتی اے ای آکھنا اے ناں کہ یار کھپ نہ پا مہمان ہن، پتر کھپ نہ پا حضرت جی سفر توں آئے نیں"

تو الارم لگا کر سوتا ہے جب الارم بجتا ہے تو تو مُماتی سے پوچھ کہ تُو الارم سن کر اٹھا ہے یا اٹھ کر الارم کو سنا ہے؟ اگر کہے کہ الارم کی آواز سے اٹھا ہوں تو تو کہنا کہ پھر

مان لے ناں کہ سونے والا بھی سنتا ہے۔

سونے والوں میں فرق کی مثال

پھر سونے والوں میں بھی فرق ہے۔ایک سونے والا صحت مند ہے اور ایک سونے والا جہاز ہے۔دونوں میں فرق ہے ناں؟ پاؤڈری کے اوپر بارش ہو جائے تب بھی نہیں اٹھتا، کان کے ساتھ الارم لگادے تب نہیں اٹھتا۔ میں نے کہاہاں ہاں ایک سونے والا میرا شیخ الہند ہے ایک سونے والا میرا حسین احمد مدنی ہے۔ایک سونے والا قاسم نانوتوی ہے ایک سونے والا حکیم الامت اشرف علی تھانوی ہے ایک سونے ولا امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری ہے، ارے ایک سونے والا احمد رضا خان ہے، ایک سونے والا شیخ الکل فی الکل نذیر حسین دہلوی ہے ان کے سونے میں فرق ہے ناں؟

ٹھیک ہے ناں؟ میں اس پر مثال نہیں دیتا تُو روٹھ جائے گا لیکن میں کہتا ہوں کہ ہاں ہاں ادھر سونے والا یہ بھی ہے، ادھر ابو جہل بھی ہے سونے والا، سوتا پاؤڈری بھی ہے لیکن صحت مند کے سامنے تھوڑی سی آواز آجائے تو بھی اٹھ جاتا ہے اور پاؤڈری کے کان میں ہارن بھی بجادے وہ تب بھی نہیں اٹھتا۔اس لیے میں کہتا ہوں قبر میں ولی بھی سنتا ہے اگر قبر میں ابو جہل نہ سنے تجھے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔اللہ قرآن میں کہتا ہے:

وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غَافِلُوْنَ

الاحقاف:5

ارے وہ تیری پکار نہیں سنتا۔تُو نے کہا مردہ نہیں سنتا یہ رب نے ولی کے بارے میں نہیں کہا یہ تو بت کے بارے میں کہا ہے۔یہ نبی کے بارے میں نہیں کہا، بت پکار نہ سنے تو کوئی عیب نہیں ہے ابو جہل نہ سنے عیب نہیں ہے۔

www.ahnafmedia.com

چیلنج

نبی کے بارے میں قرآن کہاں کہتا ہے کہ نبی نہیں سنتا؟ میں چیلنج دے کر کہتا ہوں ایک آیت پیش کر دے، اللہ قرآن میں کہہ دے نبی نہیں سنتا، میں عقیدہ بدل دوں گا، حدیث پیش کر دے پیغمبر فرمادیں نبی قبر میں نہیں سنتا، عقیدہ بدل دوں گا۔ لیکن تجھے قرآن کی ایک آیت بھی نہیں ملے گی تجھے میرے پیغمبر کا ایک فرمان بھی نہیں ملے گا نہ تیرے پاس آیت ہے نہ پیغمبر کا فرمان ہے، تجھے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

کافر، مومن اور نبی کی سماعت میں فرق

توجہ رکھنا! میں یہ کہہ رہا تھا ارے سونے والا بھی سنتا ہے اور جاگنے والا بھی سنتا ہے نبی تو سونے والا نہیں ہے نبی جاگنے والا ہے۔ دونوں میں فرق ہے۔ ارے مومن بھی سنتا ہے نبی بھی سنتا ہے۔ مومن یوں سنتا ہے جیسے سونے والا سنے، نبی یوں سنتا ہے جیسے جاگنے والا سنے اور سونے والے کی سماعت کمزور ہوتی ہے جاگنے والے کی سماعت مضبوط ہے، ہاں ہاں سونے والے میں پاؤڈری بھی ہوتا ہے اور صحت مند بھی، مومن بھی ہوتا ہے اور کافر بھی۔

تو مومن یوں سنتا ہے جیسے صحت مند سنتا ہے اور کافر یوں سنتا ہے جیسے پاؤڈری سنتا ہے۔ پاؤڈری کا سننا اور ہے صحت مند کا سننا اور ہے اور جاگنے والے کا سننا اور ہے اور سونے والے کا سننا اور ہے۔ کافر یوں سنے گا جیسے پاؤڈری سنتا ہے اور مومن یوں سنے گا جیسے صحتمند سنتا ہے۔ میرے دوستو! نبی یوں سنے گا جیسے جاگنے والا سنتا ہے۔ [نعرے]

مومن، کافر اور نبی کی حیات میں فرق

توجہ! پھر کہے گا ارے تُو تو مومن کو بھی زندہ مانتا ہے میں کہتا ہوں ہاں ہاں

مانتا ہوں زندہ، جی تُو تو کافر کو بھی مانتا ہے؟ میں نے کہاہاں کافر کو بھی مانتا ہوں۔ تم تو نبی کو بھی مانتے ہو پھر حیات میں فرق کیا ہے؟ توجہ رکھنا تجھے مثال دے کر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات سمجھانے لگا ہوں میرے چہرے کو دیکھنا میں چہرے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں میرا بال بھی زندہ ہے توجہ میں کہتا ہوں میرا رخسار بھی زندہ ہے، میں کہتا ہوں میری آنکھ بھی زندہ ہے، لیکن دونوں میں فرق ہے۔

ارے بال کو کاٹ دے درد نہیں ہوتا زندہ نہ ہوتا تو بال بڑھتا کیوں؟ زندہ ہے تو بڑھتا ہے۔ اگر تُو بال کاٹے درد نہیں ہوتا اگر بال پہ مٹی پھینکے تب بھی درد نہیں ہوتا۔ زندہ تیرا رخسار بھی ہے لیکن رخسار کو کاٹ دے تو درد ہوتا ہے آگے جا، تیری پُتلی بھی زندہ ہے تیری آنکھ کی پتلی بھی زندہ ہے تو پھر مجھے کہنے دے کافر یوں زندہ ہے جیسے تیرا بال زندہ ہے اور مومن ایسے زندہ ہے جیسے تیرا رخسار زندہ ہے۔ نبی یوں زندہ ہے جیسے تیری آنکھ کی پتلی زندہ ہے۔ تیرے بال کی حیات الگ ہے تیرے رخسار کی حیات الگ ہے اور تیری آنکھ کی پتلی کی حیات الگ ہے۔ کافر کی حیات الگ ہے تیری آنکھ کی پتلی کی حیات الگ ہے، مومن کی حیات الگ ہے، کافر کی حیات الگ ہے اور نبی کی حیات الگ ہے۔ اور نبی الانبیاء کی حیات اس سے بھی الگ ہے۔ [نعرے]

ارے دونوں میں بڑا فرق ہے یہ نہ کہنا کہ حیات میں فرق نہیں میں نے اس لیے کہا پہلے تُو سمجھ ناں کہ حیات انبیاء ہے کیا؟ حیات الانبیاء کو سمجھے گا تو دلائل تو بعد میں چلیں گے ناں، میں ابھی آپ کو عقیدہ سمجھا رہا ہوں تجھے یہ تو پتہ چلے کہ نبی قبر میں زندہ ہے۔

نبی اور شہید کی حیات میں فرق

ہاں ہاں دونوں کی حیات میں فرق ہے، توجہ رکھنا ارے کافر بھی زندہ ہے مٹی

www.ahnafmedia.com

نے کافر کو کھالیا، شہید بھی زندہ ہے جس کے بدن کو مٹی نہیں کھایا۔ نبی بھی زندہ ہے ہاں ہاں اس کا فرق یہ پڑے گا کہ کافر کے جسم کو مٹی نے کھالیا لیکن زندہ مٹی کے ذروں سے اس کی روح کا تعلق موجود ہے شہید بھی زندہ ہے اس کا بدن بھی محفوظ ہے لیکن نبی بھی زندہ ہے۔ اگر کافر چلا گیا کافر کا وجود بھی ختم ہے، کافر کی بیوی بھی الگ ہو گئی ہے لیکن اگر تو نے مومن شہید کو دیکھا ہے شہید کا بدن تو محفوظ ہے لیکن بیوی نکاح سے نکل گئی ہے۔

میرا نبی قبر میں زندہ ہے نبی کا جسم بھی محفوظ ہے، بیوی بھی نکاح میں ہے۔ کوئی فرق ہے ناں؟ میں نے کہا کافر بھی زندہ لیکن بدن پر اثر پڑا ہے۔ اس کو مٹی کھا گئی ہے بیوی الگ ہو گئی ہے، شہید بھی زندہ ہے اس کے بدن کو مٹی نہیں کھاتی لیکن اس کی بیوی الگ ہو گئی ہے، میرا نبی بھی حیات ہے نبی کے بدن کو مٹی بھی نہیں کھاتی اور نبی کی بیوی بھی الگ نہیں ہوتی۔

سنو ذرا حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ بیان القرآن میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا:

عام مومن کی حیات ہے لیکن حیاتِ ضعیفہ ہے، شہید کی حیات، حیاتِ کمیہ ہے نبی کی حیات تو اقویٰ ہے۔ حیات مومن کی ہے مگر کمزور درجہ کی حیات شہید کی بھی ہے مگر اس سے زیادہ اور پیغمبر کی حیات قوی ہے نبی الانبیاء کی حیات اقویٰ ہے۔ حیات تو سب کی ہے لیکن درجہ بدرجہ ہے ہم نے کہا حیات دونوں کی مانی لیکن مٹی کے جسم کو کھانے کے ساتھ مانی ہے شہید کو زندہ مانا ہے لیکن بدن کے محفوظ ہونے کے ساتھ مانا ہے۔ ارے نبی کو زندہ مانا ہے تو نبی کی بیوی کو بھی نکاح میں مانا ہے۔ زندگی دونوں کی الگ الگ ہے تو دونوں کے احکام بھی الگ الگ ہیں۔ [سبحان اللہ]

www.ahnafmedia.com

دلیل اول:

ہم نے کہا زندہ تو دونوں ہیں لیکن کافر کی قبر میں ٹھکائی ہوتی ہے مومن بھی قبر میں زندہ ہے مومن کو جنت کی نعمتیں ملتی ہیں۔ نبی بھی قبر میں زندہ ہے ارے نبی کا بدن بھی محفوظ ہے، نبی جنت کی نعمتیں بھی کھاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر نماز پڑھتا ہے۔ شہید کے بارے میں یہ نہیں ہے کہ وہ نماز ضرور پڑھتا ہے۔ نبی کے بارے میں اللہ کے پیغمبر نے خود فرمایا: الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون

مسند ابی یعلیٰ ص658

دلیل ثانی

فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

ابن ماجہ ص 524

نبی قبر میں زندہ بھی ہے اور نبی کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ پھر اللہ کے پیغمبر نے خود فرمایاہاں ہاں نبی قبر میں زندہ ہے نبی کو قبر میں رزق بھی دیا جاتا ہے۔ نبی قبر میں نماز بھی پڑھتا ہے۔ میں نے کہا ہاں ہاں ہم نے یوں تو نبی کو ماناہی نہیں ہے عقل میں آیا تب بھی مانا ہے عقل میں نہ آیا تب بھی مانا ہے۔

معراج النبی اور صداقت صدیق

توجہ رکھنا میرے نبی معراج پر گئے ہیں اور ایک رات میں سفر اتنا لمبا کیا ہے۔ نبی ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے ہیں نبی چاہِ زمزم پر گئے ہیں، وہاں سے حطیمِ کعبہ میں گئے ہیں۔ وہاں سے یثرب مدینہ منورہ گئے ہیں، وہاں سے پیغمبر بیت اللحم گئے ہیں، وہاں سے طور سینا گئے ہیں، وہاں سے بیت المقدس گئے ہیں۔ ارے وہاں سے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان پر گئے ہیں۔ نبی

www.ahnafmedia.com

سدرۃ المنتہیٰ پر گئے ہیں، نبی صریر الاقلام پہ گئے ہیں، نبی عرش معلیٰ پر گئے ہیں پھر واپس آئے ہیں۔ بیت المقدس میں نماز پڑھائی ہے۔ نبی مکرمہ میں آئے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں رات کو گیا اور آ گیا کتنی دیر میں گیا؟ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا

الاسراء: 1

رات کے ایک مختصر سے حصہ میں، اتنی جلدی نبی آیا اور گیا ہے۔ ابوجہل نے کہا میں نہیں مانتا، صدیق نے کہا میں مانتا ہوں۔ ابوجہل اینڈ کمپنی کہنے لگی ہم نہیں مانتے۔ ارے تم کیوں مانتے؟ کہتے ہیں ہماری عقل میں نہیں آیا۔ صدیق اکبر پھر فرمانے لگے میں تو مانتا ہوں۔ صدیق عقل میں نہیں آتا! صدیق اکبر نے زبانِ حال سے فرمایا میں نے عقل کا کلمہ نہیں پڑھا، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے ارے میں عقل کا غلام نہیں ہوں میں تو نبی کے جوتوں کا غلام ہوں۔ میں آج بھی کہتا ہوں جو پیغمبر کی حیات کو عقل سے پرکھتا ہے وہ ابوجہل کا ایجنٹ ہے۔ جو نبی کی حیات کو نبی کے قدموں کے صدقے مانتا ہے وہ ابوبکر صدیق کا روحانی بیٹا ہے۔ تیرا جی چاہے ابوجہل اینڈ کمپنی میں شامل ہو جا تیرا جی چاہے صدیق کے پروانوں میں شامل ہو جا۔ [نعرے]

مماتیوں کے اشکال کا جواب

توجہ رکھنا! میں نے کہا ہمارے نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں] اب سمجھ میں آیا؟ توجہ رکھنا! کہتا ہے جی سمجھ میں نہیں آتا۔ میں نے کہا کیسے نہیں آتا؟ کہتا ہے آپ کہتے ہو یہ قبر میں زندہ ہے اور قبر تا حد نگاہ کھلتی ہے۔ ایک مومن ہے، آگے دوسرا مومن ہے، آگے تیسرا مومن ہے ارے قبر تو ساتھ ہے حد نگاہ کیسے کھلی ہے؟ میں نے کہا اچھا پھر میں بھی تجھ سے پوچھتا ہوں ارے تیرے کندھے پر کراماً

کاتبین ہیں؟ کہنے لگا جی ہیں میں نے کہا تو اپنے کندھے پر ایک بوری گندم کی رکھے کراما کاتبین کہاں جاتے ہیں؟ کہتا ہے وہ بھی رہتے ہیں گندم کی بوری بھی رہتی ہے۔ نہیں سمجھے؟ حد نگاہ قبر کھلتی بھی ہے دوسری بنتی بھی ہے جیسے تجھے کراما کاتبین نظر نہیں آتے ایسے تجھے قبر کھلتی بھی نظر نہیں آئے گی۔ ہم نے اس کو مانا اُس کو بھی مانا۔

مماتی ڈھکوسلے کا جواب

مجھے ایک مماتی کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ مردہ قبر میں زندہ ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ کہتا ہے مومن بھی زندہ ہے؟ میں نے کہا ہاں؟ کہتا اچھا یہ بتاؤ مومن زندہ ہے تو اس کا سانس نہیں گھٹتا؟ میں نے کہا مجھے تو بتا تو ماں کے پیٹ میں زندہ تھا؟ کہتا ہے جی ہاں! میں نے کہا تیرا سانس نہیں گھٹتا تھا؟ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا ارے رب نے تیرا سانس ماں کے پیٹ میں گھٹنے نہیں دیا اللہ مومن کا بھی قبر میں سانس نہیں گھٹنے دیتا۔ وہ ماں کے پیٹ میں زندہ ہے سانس نہیں گھٹتا قبر کے پیٹ میں بھی زندہ ہے سانس نہیں گھٹتا پھر یہ بدبخت کہنے لگا نبی قبر میں زندہ ہے؟ میں نے ہاں جی زندہ ہے۔ نبی کو رزق ملتا ہے میں نے کہا جی ہاں۔

کہتا ہے نبی قبر میں کھاتے ہیں تو بتاؤ العیاذباللہ قضائے حاجت کے لیے کہاں جاتے ہیں؟ میں نے کہا اللہ تجھے کچھ عقل کا ذرہ عطا فرمادے پھر تجھے ہدایت دے اور تجھے جنت میں لے جائے مجھے یہ بتا تو جنت میں جائے گا تو کھائے گا؟ میں نے کہا وہاں قضائے حاجت کے لیے کہاں جائے گا کیا جہنم میں جائے گا؟ کہتا ہے نہیں نہیں میں نے کہا پھر کہاں جائے گا مجھے بتا ناں؟ کہتا ہے مولانا جنت میں کھائیں گے پاخانہ کی حاجت نہیں ہے۔ میں نے کہا میرا نبی تو جنت میں رہتا ہے تو میرے نبی کو قضائے

www.ahnafmedia.com

حاجت کی حاجت نہیں ہے ارے تیری جنت الگ ہے میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت الگ ہے۔

جنت سے اعلیٰ جنت

خدا کی قسم تُو جنت کی بات کرتا ہے میں کہتا ہوں کعبہ سے اعلیٰ ہے، تو جنت کی بات کرتا ہے وہ کرسی سے اعلیٰ ہے، تو جنت کی بات کرتا ہے وہ عرش سے اعلیٰ ہے۔ یہ میرا عقیدہ ہے کہ میرے پیغمبر کے وجود اقدس کے ساتھ ملنے والے قبر کے ذرے، وہ ہیں تو ذرے لیکن میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی برکت سے کعبہ سے بھی اعلیٰ ہیں، کرسی سے بھی اعلیٰ ہیں، میرے اللہ کے عرش سے بھی اعلیٰ ہیں، جنت الفردوس سے بھی اعلیٰ ہیں۔

المہند علی المفند ص35 مترجم

پھر میں ایک بات کہتا ہوں ذوق میں آکر، تیرے ایمان کو گرمانے کے لیے کہ قبر مبارک کی مٹی کا وہ ذرہ جو میرے پیغمبر سے مل جائے وہ عرش سے بھی اعلیٰ ہے اور صدیق جو میرے پیغمبر کے وجود سے مل جائے وہ کائنات کے نبیوں کے بعد سارے انسانوں سے اعلیٰ ہے۔ [نعرے]

[کسی نے نعرے میں کہا مماتیوں پر لعنت، تو حضرت نے فرمایا] نہیں نہیں آپ اتنی بات کرو جتنی میں کہتا ہوں۔ میں نے لعنت برسانے کی بات نہیں کی کفر کے فتوے ہم نہیں دیتے، کیوں؟ ہم اپنے اکابر کی تحقیقات کے پابند ہیں۔ خدا کی قسم میرے اکابر کہہ دیں لعنت برسا۔ میں دن میں کروڑوں مرتبہ برساؤں گا۔ میں تو اکابر کی تحقیقات کا پابند ہوں میں تو ناقل ہوں محقق نہیں ہوں۔ میں اپنے اکابر کی باتوں کو نقل کرتا ہوں۔ ہاں ہاں اللہ اکابر کی باتوں کو صحیح نقل کرنے کی توفیق عطا فرمادے تو

www.ahnafmedia.com

بڑی بات ہے۔ ہم دجل سے کام نہیں لیتے۔

مقام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

توجہ رکھنا میں ایک جملہ کہہ رہا تھا اور میں ایک بات اور بھی کہہ دوں تجھے سمجھانے کے لیے قبر مبارک کی مٹی کے ذرے وہ آئے نہیں ہیں ان کو پیغمبر کے وجود سے ملایا گیا ہے۔ ارے مٹی کے ذروں کو ملایا گیا قبر مبارک بنائی گئی ہے دونوں میں فرق یہ ہے۔ میں کہتا ہوں پیغمبر کے روضہ اقدس کے ساتھ مٹی لگی ہے یہ صحابہ لائے ہیں۔ توجہ جو پیغمبر کے وجود اطہر کے ساتھ مٹی لگی ہے یہ صحابہ لائے ہیں، لیکن صدیق لایا نہیں ہے صدیق کو پیغمبر نے بلایا ہے۔

تجھے یقین نہیں آتا تو تفسیر رازی سورہ کہف اٹھا کے دیکھ امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جنازے کو اٹھایا گیا جنازے کو اٹھا کے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کے سامنے رکھ دیا گیا صحابہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کے دروازے پر آپ کا غلام آیا ہے۔ فرماتے ہیں قبر مبارک سے آواز آئی ہے ادخلوا الحبیب إلی الحبیب

تفسیر الکبیر تحت سورہ کہف

اس کو باہر نہ رکھو اس کو اندر لے آؤ۔ اس کو باہر نہ رکھو اس کو مجھ تک پہنچا دو، دوست کو دوست کے پاس پہنچا دو۔ میرے دوستو! پھر میں تم سے پوچھتا ہوں اگر حضرت عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اگر ان کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ نبی نہیں سنتا تو انہوں نے قبر پہ کھڑے ہو کر کیوں فرمایا۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم! غلام آیا ہے" وہ مانتے تھے نبی سنتا ہے تبھی تو کہاناں!"غلام آیا ہے"۔

www.ahnafmedia.com

صحابہ کرام اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

میں ایک اور بات کہتا ہوں اگر صدیق کا عقیدہ یہ نہیں تھا کہ میرا نبی قبر میں سنتا ہے تو صدیق نے یہ کیوں کہا کہ میری میت کو روضے پہ رکھ دینا، آواز آئے، تالا کھلے تو داخل کرنا، تالا نہ کھلے تو داخل نہ کرنا۔ میرا معنیٰ یہ ہے کہ ارے صدیق کا عقیدہ بھی یہ تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ سلم سنتے ہیں اصحاب پیغمبر کا عقیدہ بھی یہ تھا کہ ہمارے نبی پاک قبر میں سنتے ہیں۔

اگر وصیت غلط ہو تو بعد والے کے ذمہ وصیت کو بدل دینا ہے۔ صحابی وصیت کو بدلتا نہیں اس پر عمل کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ ان سب کا عقیدہ یہ تھا کہ نبی قبر میں؟ [سامعین: سنتا ہے] نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں] میں ایک جملہ اور کہہ دوں تیرے ذوق کو گرمانے کے لیے، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ کیوں کہا کہ نبی کے روضے پر جا کر پوچھنا؟ وجہ میں ایک بات کہتا ہوں تم نے حدیث مبارک سنی ہو گی۔

حضرت امی عائشہ اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں لا تو ذوا رسول اللہ مدینہ منورہ کے دروازے پہ اگر وہاں کیل بھی لگا ہے تو امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ارے میرے نبی کو تکلیف نہ دو، بلند آواز سے یہاں شور نہ کرو، ارے عجیب بات ہے امی عائشہ رضی اللہ عنہا کیل لگانے سے منع کرتی ہیں میرے پیغمبر کو تکلیف ہو گی۔ جب دروازہ کھلے گا میرے پیغمبر کو تکلیف نہیں ہو گی؟ ساتھ قبر بنے گی نبی کو تکلیف نہیں ہو گی؟ میں کہتا ہوں ہاں ہاں دونوں میں فرق ہے۔

مثال

ارے فرق کیا ہے؟ رات کو تین بجے تُو آیا اپنے استاد کے پاس اور کہتا ہے کہ

www.ahnafmedia.com

استاد جی کو اٹھانا نہیں میرے استاد کو تکلیف ہو گی۔ مجھے تُو بتا اگر استاد یہ کہہ کر سویا ہو کہ اگر تین بجے بھی آ جائے مجھے اٹھا دینا۔ اب دروازے کے باہر کھڑے ہیں نہیں اٹھانا استاد جی نے منع کیا ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہیں نہیں استاد جی نے خود فرمایا تھا تین بجے بھی آ جائے تو مجھے اٹھا دینا۔ جب استاد خود کہے اٹھا دینا پھر اٹھانا بے ادبی نہیں ہے جب استاد کہہ کے نہ سوئے پھر رات کو تین بجے اٹھانا ادب کے خلاف ہے۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یوں نہ کرو میرے پیغمبر کو تکلیف ہو گی صدیق اکبر کے بھی علم میں تھا دروازہ کھلے گا میرے پیغمبر کے آرام میں خلل آئے گا قبر کھدے گی میرے پیغمبر کے آرام میں خلل آئے گا۔ پوچھ لینا اگر کہہ دیں تو کھول دینا اگر نہ کہیں تو نہ کھولنا۔ اگر کھلے گا نبی کو راحت ہے اگر نہیں کھلے گا پھر میرے نبی کو تکلیف ہے۔

صدیق نے فرمایا تھا میرے نبی سے پوچھ لینا اگر اجازت مل جائے تو پھر کوئی تکلیف نہیں ہے۔ صدیق روضے میں گیا تو نہیں، صدیق کو حضور نے بلایا ہے۔ [نعرے]

اب توجہ رکھنا! میں نے پہلے تجھے عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھایا۔ سمجھ آیا؟ جن کو سمجھ آیا ہاتھ کھڑا کریں۔ جو نہ مانے وہ نہ کھڑا کرے وہ الگ بات ہے۔ بہت سوں نے کہنا ہے کہ ہماری بے عزتی نہ ہو جائے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کس نے مانا میں یہ کہتا ہوں کس کو سمجھ آیا ہمارے ذمہ سمجھانا ہے منوانا نہیں ہے۔ اور میں نے بحمد اللہ تعالیٰ پورے ملک میں کہا تحدیث بالنعمۃ کے طور پر کہتا ہوں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ میرا موضوع ہے بلکہ پورا دین میرا موضوع ہے۔ میں نے کہا جب تم نے مجھے وکیل مانا ہے تو ان شاء اللہ ہم آپ کی کمر نہیں لگنے دیں گے ان شاء اللہ۔

آپ پر امید رہیں

ہم ہر موضوع پر کام کرتے ہیں اور دلائل رکھتے ہیں۔ یہ نہیں کہ میرا

www.ahnafmedia.com

موضوع یہ تھا، مجھے بلایا کیوں ہے؟ میں نے کہا مجھے جو بھی بلائے گا جس موضوع پر کہے گا وہ میرا موضوع ہے کیونکہ پورا دین ہی ہمارا ہے۔ ہمارے رائیونڈ بزرگ تو یہ بات کہتے ہیں کہ اللہ نے پورے دین پر چلنے میں کامیابی رکھی ہے۔ ایک مسئلہ بیان کرنے پر نہیں بلکہ پورے دین پر۔ میں اس لیے کہتا ہوں تجھے یہ شکوہ نہیں ہو گا کہ وکیل نے ہماری کمر لگوا دی ہے دعا تُو کر، اللہ عافیت کے ساتھ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

کیفیت پر بحث نہیں

توجہ رکھنا! میں نے آپ کو عقیدہ حیات سمجھایا ہے۔ میں یہ کہہ رہا تھا، وہ کہنے لگا او جی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر قبر میں نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا بھائی مجھے نہیں پتہ کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں یا لیٹ کر پڑھتے ہیں مجھے نہیں پتہ کیا معنیٰ ہے؟ میں نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں، کیسے پڑھتے ہیں؟ بس اس پر میں بحث نہیں کرتا کیونکہ میرا اللہ کہتا ہے۔ وَلَٰكِنۡ لَّا تَشۡعُرُونَ

البقرۃ:154

کہتا ہے جی نماز پڑھتے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں، اس کو بٹھایا جاتا ہے میں نے کہا جی ہاں کہتا نظر تو نہیں آتا، پھر کیسے مانتے ہیں؟

ایمان بالغیب کی مثال

توجہ رکھنا! میں نے کہا تیرے کندھے پہ کراما کاتبین ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا نظر آتے ہیں؟ کہتا ہے نہیں۔ میں نے کہا مانتے ہو؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا کیوں مانا؟ کہتا ہے نبی پاک نے فرمایا، توجہ رکھنا میں نے کہا درخت سجدہ کرتا ہے؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا سجدہ کرتے دیکھا ہے کہتا ہے نہیں میں نے کہا مانتے

www.ahnafmedia.com

ہو؟ کہتا جی ہاں اللہ پاک نے فرمایا ہے أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ

الحج:18

میرا اللہ قرآن میں کہتا ہے یہ آسمان والے بھی سجدہ کرتے ہیں، زمین والے بھی سجدہ کرتے ہیں، یہ پہاڑ بھی سجدہ کرتا ہے، درخت بھی سجدہ کرتا ہے، جانور بھی سجدہ کرتا ہے، اللہ نے فرمایا درخت بھی سجدہ کرتے ہیں ارے چاند اور ستارے بھی سجدہ کرتے ہیں، مجھے نارووال کے سنیو! تم بتاؤ کبھی سورج کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ کبھی چاند کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ کبھی درخت کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ [سامعین: نہیں] میں نے کہا ارے دیکھ کر ماننے کا نام ایمان نہیں ہے، نبی کے فرمان کو ماننے کا نام ایمان ہے۔ [سبحان اللہ]

مثال

توجہ! ایک آدمی جارہا تھا کہ سامنے پانی پڑا ہے۔ شیشے کے گلاس میں، ٹھوکر لگی، پانی گر گیا وہ نہیں دیکھ سکا، اسے کہتے ہیں تو بے ایمان ہے؟ کیا کہتے ہو؟ تو انّا ایں؟ تینوں دسدا نہیں؟ ایسے کہتے ہو ناں؟ توجہ! سامنے پانی شیشے کے گلاس میں تھا، نہیں دیکھا، اس کو ٹھوکر لگی پانی گر گیا کوئی یہ نہیں کہتا "تو بے ایمان ایں" کہتے ہیں "تو انّا ایں"؟ تجھے نظر نہیں آیا، میں نے کہا جو چیز آنکھ سے دیکھنے والی ہو، آدمی نہ دیکھے، اسے اندھا کہتے ہیں اور جو ایمان سے ماننے والی ہو نہ مانے اسے بے ایمان کہتے ہیں۔ اسے اندھا نہیں اسے بے ایمان کہتے ہیں۔ ارے ہم نے اس لیے نہیں مانا کہ دیکھتے ہیں ارے دیکھنے والی چیز ہوتی تو اسے اندھا کہتے جو ایمان سے ماننے والی چیز ہے اگر وہ نہ مانے

www.ahnafmedia.com

اسے اندھا نہیں بے ایمان کہتے ہیں۔

توجہ رکھنا! میں نے اس لیے کہا ہمارے نبی قبر میں؟ بولیں [سامعین: زندہ ہیں]

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم

ارے دلائل میں قرآن کی آیات بھی ہیں، دلائل میں پیغمبر کی احادیث بھی ہیں، میں کہتا ہوں ہاں ہاں قرآن کریم کی آیات موجود ہیں اب ذرا دلائل پر توجہ کرنا قرآن کریم نے کہا: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ

البقرۃ:154

جو میری راہ میں قتل ہو جائے اس کو تم نے مردہ نہیں کہنا۔ ارے قتل ہونے والا شہید کا جسم ہے تم نے جسم کو زندہ کہنا ہے، جسم کو مردہ نہیں کہنا۔

شہید فی اللہ اور شہید فی سبیل اللہ

حکیم الامت مولانا تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میرے اکابر کی دلیل کو سن ناں، فرمایا جو اللہ کے راستہ میں قتل ہونے والا ہے یہ شہید فی سبیل اللہ ہے، نبی اللہ کے راستے میں فوت ہوتا ہے وہ مقتول فی اللہ ہے۔ مقتول فی سبیل اللہ اگر زندہ ہے تو مقتول فی اللہ بھی زندہ ہے۔ [سبحان اللہ]

نہیں سمجھا؟ اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو نبی تو مقتول فی اللہ ہے فرمایا مقتول فی اللہ بھی زندہ ہے یہ اللہ کے راستے میں جان دیتا ہے نبی اللہ میں جان دیتا ہے۔ میں نے کہا ہاں ہاں مقتول فی سبیل اللہ زندہ تو مقتول فی اللہ بھی زندہ۔ میرے اکابر نے کہا ارے شہید کو شہادت ملی ہے نبی کے جوتوں کے صدقے ملی ہے جس کو شہادت ملی ہے اگر وہ زندہ ہے تو جس کی وجہ سے ملی وہ زندہ کیوں نہیں؟ ہاں! نبی بھی زندہ ہے۔

www.ahnafmedia.com

دلیل دوم

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ

آل عمران:169

قرآن کریم میں کہا ارے اللہ کے راستہ میں قتل ہونے والے کو مردہ گمان نہیں کرنا اللہ کے ہاں اس کو رزق ملتا ہے۔ توجہ! اس آیت کے تحت بیان القرآن میں اور دیگر تفاسیر میں لکھا ہے کہ شہید بھی زندہ ہے اور نبی بھی قبر میں زندہ ہے۔

دلیل سوم

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ

السجدۃ:23

اللہ نے قرآن میں فرمایا اے میرے پیغمبر میں نے موسیٰ کو تورات دی ہے میں تیری اور موسیٰ کی ملاقات کرآؤں گا ملاقات میں شک نہ کرنا۔ جب اللہ معراج پر لے گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس موقع پر فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ میرے اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ بیت المقدس میں جاکر پورا کیا ہے۔ یہ آیت کہتی ہے کہ نبی قبر میں زندہ ہے اس کی وجہ؟ ارے زندہ سے زندہ کی ملاقات ہے ناں!

ایک اشکال کا جواب

ارے تم کہو گے قبر میں زندہ؟ میں نے کہا جی ہاں! ارے وہ تو معراج پر گئے تھے، بیت المقدس میں تھے، قبر میں نہیں تھے۔ مماتی کہنے لگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ کہاں پر تھے؟ میں نے کہا وہ سرخ ٹیلے میں قبر میں

www.ahnafmedia.com

تھے، دیکھا وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہتا ہے وہ تو معجزہ تھا۔ میں نے کہا نبی پاک کا دیکھنا معجزہ تھا موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا تو معجزہ نہیں تھا۔ نہیں سمجھے؟ ایک ہے موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا ایک ہے ہمارے نبی کا دیکھ لینا موسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا معجزہ نہیں تھا اور ہمارے نبی کا دیکھنا معجزہ ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

توجہ رکھنا! میں تمہیں بات سمجھانے لگا ہوں۔ کہا موسیٰ علیہ السلام کہاں پر تھے؟ میں نے کہا قبر میں۔ کہتا ہے جب بیت المقدس میں نماز پڑھی ہے موسیٰ کہاں تھے؟ میں نے کہا بیت المقدس میں تھے۔ کہتا ہے جب اوپر چوتھے آسمان پر گئے ملاقات ہوئی کہاں پر تھے؟ میں نے کہا آسمان پہ، کہتا ہے آپ کہتے ہیں قبر میں زندہ، جب بیت المقدس میں تھے تو قبر میں نہیں تھے، جب وہ آسمان پر گئے قبر میں نہیں تھے؟ میں نے کہا نہیں۔ پھر قبر میں زندہ ہونے کا معنیٰ؟

مثال

میں نے کہا آپ سے پوچھوں کہاں رہتے ہو؟ کہتا ہے جی نارووال، تو درمیان میں جناب کراچی نہیں جاتے؟ بولیں ناں [جاتے ہیں] مزدوری کے لیے لاہور نہیں جاتے؟ [سامعین: جاتے ہیں] کہاں رہتے ہیں؟ [سامعین: نارووال] لاہور گئے ہیں لیکن لاہور جا کے بھی کوئی پوچھے کہاں رہتے ہو؟ تو نارووال کہا، مطلب رہتے تو نارووال میں ہیں لیکن لاہور جاتے ہیں تو واپس بھی آجاتے ہیں اگر کراچی جائیں تو واپس بھی آتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں اگر بیت المقدس جائیں تو واپس بھی آجاتے ہیں یہی کہیں گے قبر میں زندہ ہیں۔

جیسے تو نارووال کے خلاف نہیں ہے موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس جاسکتے

www.ahnafmedia.com

ہیں یہ بھی قبر میں زندہ رہنے کے خلاف نہیں ہے۔وہ جی بیک وقت دونوں طرف زندہ تھے؟ میں نے کہا جی ہاں کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا یہ بتا جب موسیٰ علیہ السلام قبر میں زندہ تھے ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا ہے قبر کے قریب، میں نے کہا جب موسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں تھے تو ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا ہے: بیت المقدس میں۔ میں نے کہا جب موسی علیہ السلام آسمان پر تھے تو ہمارے نبی کہاں تھے؟ کہتا آسمان پہ،تو میں نے کہا ہمارے نبی ایک جگہ پر تو نہیں تھے یہ بھی کئی جگہ پر تھے وہ بھی کئی جگہ پر تھے ان کا جانا بھی معجزہ تھا ان کا جانا بھی معجزہ ہے۔

توجہ! میں نے کہا قرآن کی آیت کہتی ہے کہ نبی قبر میں زندہ ہیں آیت نہیں بلکہ آیات، میں نے کہا احادیث بھی کہتی ہیں میں دلائل بڑے اختصار سے دے رہا ہوں۔میری دلیل پر اعتراض کرنا میں جواب دوں گا ہاں میں ایک بات کہتا ہوں میں اپنے موقف کی ایک ایک چیز پر الگ الگ دلیل دوں گا۔

- ہمارا عقیدہ ہے نبی قبر میں محفوظ ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے نبی قبر میں زندہ ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے پیغمبر کو رزق ملتا ہے حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ ہے پیغمبر پہ سلام پڑھیں تو سنتے ہیں حدیث الگ ہے۔
- ہمارا عقیدہ اگر دور سے درود پڑھے نبی پر پہنچایا جاتا ہے حدیث الگ ہے۔
- میں ہر ایک جزو پر حدیث پڑھنے لگا ہوں۔

جسد پیغمبر کا محفوظ ہونا

میرے پیغمبر کا جسد محفوظ ہے: إن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء

سنن ابن ماجہ ص76

www.ahnafmedia.com

اللہ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ نبی کے بدن کو کھائے۔

نبی کو رزق کا ملنا

نبی زندہ ہے اور رزق ملتا ہے: فنبی اللہ حی یرزق

سنن ابن ماجہ ص76

نبی کو رزق دیا جاتا ہے۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر

نبی قبر میں نماز پڑھتے ہیں:

الأنبياء أحياء في قبورهم يصلون

مسند ابی یعلیٰ ص658

سماع عند القبر

حدیث آگئی ارے نبی پر سلام پڑھے نبی سنتے ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ

جلاء الافہام لابن قیم ص22 رقم 25، شعب الإیمان

اگر دور سے پڑھا جائے تو پہنچایا جاتا ہے: وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُه،

اگر پیغمبر پر سلام پڑھا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا جاتا ہے:

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ

سنن نسائی

نبی کی قبر پر جا کر سلام پڑھے تو نبی اس سلام کا خود جواب دیتے ہیں:

مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ رُوحِي حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

سنن ابی داود

www.ahnafmedia.com

چیلنج

ارے میرا چیلنج ہے ایک حدیث تو بھی پڑھ دے الانبیاء میتون نبی قبر میں مردہ ہیں حدیث تو بھی پڑھ دے نبی فرمائے مَنۡ صَلَّی عَلَیَّ عِنۡدَ قَبۡرِی ما سَمِعۡتُہُ، میری قبر پر سلام پڑھو میں نہیں سنتا، اور جو دور سے پڑھا جائے مجھے نہیں پہنچایا جاتا، ایک حدیث پڑھ دے میں صحیح بھی نہیں مانگتا میں ضعیف بھی نہیں مانگتا تو موضوع پڑھ دے۔ میں نے کہا چیلنج تو ہوا ناں۔ میں ایک ایک چیز پر حدیث لایا ہوں، ایک ایک جزء پر الگ الگ، تجھے صحیح بھی نہیں ملتی تجھے ضعیف بھی نہیں ملتی تجھے موضوع بھی نہیں ملتی۔ اتنا گھڑنتو عقیدہ! یہ من گھڑت عقیدہ علماء دیوبند کے کھاتے ڈال کے دجل سے کام مت لے۔ بولیں دجل سے کام؟[سامعین: نہ لے]

میں نے حدیثیں پڑھی ہیں ہمارے نبی قبر میں زندہ ہیں، اچھا تجھے پھر بھی یقین نہ آئے اور کہہ دے کے راوی ضعیف ہے کہ کہہ دے گا فلاں شیعہ ہے یہ تجھے کہے گا مجھے نہیں کہے گا کیوں؟ جو حدیث میں پڑھوں گا حدیث کا دفاع میں کروں گا، میں ختم نبوت والوں کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں ایک جگہ چنیوٹ میں جلسہ تھا اور خود مولانا الیاس چنیوٹی صاحب نے چنیوٹ کے مسلمانوں سے کہا مرزا کہتا تھا میں مسیح موعود ہوں وہ جھوٹ بولتا ہے۔

مسیح ہدایت کی نشانیاں

دلیل کیا ہے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں بتائی ہیں۔ مسیح موعود کی وہ نشانیاں مرزے میں نہیں پائی جاتیں، وہ چار نشانیاں ہیں توجہ فرمایئے وہ چار نشانیاں ہیں۔

1: عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے حاکم بن کر یہ مرزا حاکم نہیں تھا۔

www.ahnafmedia.com

:2 خنزیر کو قتل کیا جائے گا یہودیت مٹ جائے گی، یہودیت نہیں مٹی۔

:3 صلیب کو توڑا جائے گا عیسائیت مٹ جائے گی، عیسائیت بھی باقی ہے۔

:4 مال اتنا زیادہ ہو گا کہ وادیوں میں بہہ پڑے گا لینے والا کوئی نہیں ہو گا اس کے دور میں اتنا مال نہیں آیا۔

توجہ: میں ختم نبوت والوں سے معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جس حدیث میں پیغمبر نے یہ نشانیاں بتائی ہیں ایک نشانی اور بھی ہے۔

[کوئی ساتھی اسٹیج پہ سو گیا تو فرمایا] میں ساتھیوں سے کہتا ہوں اگر کوئی سو جائے تو ہم ناراض نہیں ہوتے کیوں؟ ہم اسٹیج کے خطیب نہیں ہیں ہم تو خانقاہوں کے مرید بھی ہیں۔ ہم تو خانقاہوں میں رگڑے لگا کر اسٹیج پر آئے ہیں ایسے تھوڑا آئے ہیں۔ مجھے تو آج آپ نے اسٹیج پر دیکھا ہے میری ڈاڑھی سفید ہونے کے بعد، ہم نے جیلوں میں رگڑے کھائے ہیں محاذوں پر جنگیں لڑی ہیں، تبلیغی جماعت میں بستر اٹھا کر در در پر گئے ہیں، اپنے اکابر سے ہم نے علم پڑھا ہے اس کے بعد اسٹیج پر آئے ہیں اچانک تو نہیں آئے۔ میں نے اس لیے کہا ہم اپنے مشائخ کی بات کرتے ہیں میرے شیخ حضرت حکیم اختر دامت برکاتہم فرماتے ہیں: اگر کوئی مجلس اور وعظ میں سو جائے تو اس کو ڈانٹا نہ کرو کیوں؟

علمی مجلس کی مثال

علمی مجلس کی مثال تو ماں کی گود کی طرح ہے اگر لڑکا باہر کھیلے اور ماں کی گود میں آکر سو جائے تو ماں ڈانٹ کر نہیں کہتی "تینوں باہر گُلی ڈنڈا کھیڈ دیاں نیند نہیں آوندی تو میری جھولی وچ ہی آکے سوناسی"۔ ماں نہیں کہتی کہ ارے کرکٹ کھیلتے تجھے نیند نہیں آتی میری گود میں آکر ہی سونا تھا؟ ماں کیوں نہیں ڈانٹتی؟ اس لیے کہ ماں

www.ahnafmedia.com

سمجھتی ہے کہ اللہ نے کرکٹ میں سکون نہیں رکھا میری گود میں سکون رکھا ہے میں کہتا ہوں اسٹیج کے خطیب کو اللہ عقل دے وہ بھی سمجھ جائے کہ دوکان میں سکون نہیں رکھا اللہ نے میرے بیان میں سکون رکھا ہے۔ سبحان اللہ

خطیب کیا کہتے ہیں "تینوں دوکانداری کر دیاں نیند نہیں آوندی میری تقریر وچ ہی سونا سی، اٹھا اس بابے نوں"۔ میں کہتا ہوں نہیں تیرا ذہن ہونا چاہیے کہ دوکان میں سکون نہیں ہے میرے بیان میں سکون ہے ارے ماں سے تیرا ذہن کم نہیں ہونا چاہیے وہ عورت ہو کے بات سمجھتی ہے اور تو واعظ اور مبلغ ہو کے بات نہیں سمجھتا۔ اگلا جملہ میں اپنے شیخ کی بات پہ حاشیہ چڑھا کے کہتا ہوں ماں ڈانٹتی تو نہیں ہے لیکن ماں اس بیٹے کو گود میں لیتی ہے اور اس کے سر میں اپنی انگلیاں ہلا ہلا کے بات کہتی ہے کہ بیٹا اٹھ جا، دودھ پی لے پھر سو جانا۔ ہمارے جلسہ میں کوئی سوئے تو ہم ڈانٹتے تو نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ سکون آیا ہے لیکن اٹھا کر کہتے ہیں بھائی ایک گلاس دودھ پی لو پھر سو جانا۔ [سبحان اللہ]

"اے بابا جی نوں وی آکھو بھائی بابا جی تسی وی دودھ پی لو"

دودھ کی تعبیر علم ہے

توجہ اگر خواب میں دودھ دیکھا تو تعبیر علم ہے علم اور دودھ کا جوڑ ہے ناں۔ اللہ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

طٰہٰ:114

میرے نبی نے علم کی زیادتی مانگی ہے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

سنن ابی داود رقم 3732

www.ahnafmedia.com

میرے نبی نے حدیث میں دودھ کی زیادتی مانگی ہے۔ ارے دودھ اور علم تو لازم اور ملزوم ہیں۔

توجہ! میں سفر میں تھا پشاور میں، ساتھی کہنے لگا مولانا ناشتہ میں کیا پسند فرمائیں گے؟ میں نے کہا صبح اٹھ کر تلاوت کرتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں ہم دیہاتی اور جٹ مولوی ہیں ہم چائے وائے نہیں پیتے ہم صبح اٹھ کر ہی دودھ پیتے ہیں۔ میں نے محمد والی میں ابھی درس دیا انہوں نے کہا چائے؟ میں نے کہا میں نہیں پیتا۔ کہنے لگے بوتل؟ میں نے کہا میں نہیں پیتا، چائے پیوں گا تو پیشاب کا مرض ہو گا بوتل پیوں گا تو شوگر ہو گی، دعا کرو اللہ مرضوں سے بچا کر ہم سے دین کا کام لے لے۔ کہتا ہے کچھ تو لیں گے؟ میں نے کہا بھینس کا تازہ دودھ بوتل میں ڈال دیں ہم صبح ان شاء اللہ گرم کرکے پی لیں گے۔

توجہ رکھنا! اب میں ایک جملہ کہہ رہاں ہوں ہم کیا کہتے ہیں کوئی سو جائے تو اٹھ جاؤ ایک گلاس دودھ پی لو اور ہم تو گلاس نہیں پورا جگ دیتے ہیں۔ ہاں ہاں نہیں دیتے؟ ابھی نہیں دیا؟

میں کہتا ہوں ابھی قدر نہیں آئے گی۔ اس کیسٹ کو کل خرید لینا اور اس کو دس دن بعد سننا پھر تجھے پتہ چلے گا کہ دلائل کیا تھے۔ آدمی مجمع کے دوران خطیب کو سنتا اور دیکھتا رہتا ہے دلائل پر کبھی توجہ نہیں دیتا لیکن جب تُو خلوت میں بیٹھ کر سنے گا پھر تجھے گفتگو میں لذت آئے گی اللہ زندگی کے دنوں میں قدر دے۔ ورنہ جب ہم دنیا چھوڑ جائیں گے پھر سننا تو اس وقت کہو گے کہ دلائل دیتے ہیں۔ میں ساتھیوں سے کہتا ہوں اللہ کے بندو دعائیں کیا کرو کسی بھی آدمی کی موت کا پتہ نہیں ہے لیکن ہم تو جان ہتھیلی پر رکھ کر پھرتے ہیں۔ نا معلوم کب زندگی کی شام ہو جائے۔ پھر باطل سے کیا ڈرنا

www.ahnafmedia.com

پھر حق کو کیا چھپانا پھر مسئلہ بیان کرنے میں بخل سے کیا کام لینا۔ نا معلوم دوبارہ ملاقات ہو یا نہ ہو آدمی عقیدہ تو کھلا بیان کر دے۔ آدمی مسئلہ تو کھل کر بیان کر دے۔

یہاں دودھ خالص ہے

توجہ رکھنا: میں یہ کہہ رہا تھا کہ ماں ایک بات کہتی ہے ارے بیٹا دودھ پی لے پھر سو جانا۔ ہم بھی دودھ دیتے ہیں اور جس نے دودھ ملاوٹ والا پیا ہو اور خالص کبھی نہ پیا ہو اس کے پیٹ میں گُڑ گُڑ کرے گا ناں۔ تو آپ نے کہنا ہے اس بیچارے کا قصور نہیں ہے اس بچارے نے خالص دودھ آج پہلی بار پیا ہے۔ جب پہلی مرتبہ خالص مسئلہ سنے گا وہ ہضم تو نہیں ہو گا ناں۔ میرے جانے کے بعد کبھی ساتھی فون کرتے ہیں او جی فلاں لوگ یوں کہہ رہے تھے میں کہتا ہوں اس نے دودھ پہلی بار خالص پیا ہے دو تین مرتبہ پیے گا ناں ان شاء اللہ عادی ہو جائے گا، ان شاء اللہ۔

اس عقیدہ حیات کو پورے نارووال میں جگہ جگہ بیان ہونا چاہیے کہ نہیں؟

بلند آواز سے [سامعین: ہونا چاہیے]

تاکہ خالص دودھ پینے کے عادی بن جائیں اور گُڑ گُڑ والا مسئلہ ختم ہو جائے۔

میں یہ کہہ رہا تھا، توجہ! میں نے ایک ایک جزء پر حدیث پیش کی ہے۔ اچھا میں کہہ رہا تھا یہ کتابوں پر اعتراض کرے گا جب یہ کتاب پر اعتراض کرے ناں میں دلیل تجھے ایسی دوں گا ان شاء اللہ اس کا انکار کبھی نہیں کر سکے گا۔ کبھی اعتراض نہیں کرے گا۔ بحث ختم کر دے گا۔ میں ایک بات کہہ کے پھر دلیل دیتا ہوں۔

توجہ رکھنا! میں کہتا ہوں ہاں ہاں عقل بھی کہتی ہے نبی زندہ ہے، نقل بھی کہتی ہے نبی زندہ ہے۔ نقل کا معنیٰ وہ نہیں جو پرچہ میں سکول میں نقل ہوتی ہے نقل کا معنیٰ جو ہم نے دلائل سنے وہ بیان کر دیئے، نقل کا معنیٰ کبھی غلط نہیں، غلط فہمی میں

www.ahnafmedia.com

مبتلا نہ ہونا میں ایک بات کہنے لگا ہوں توجہ! ارے عقلی دلیل۔

دنیا اور جنت کی مٹی میں فرق

حضرت قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے مثال بیان کی ہے، نبی کی جو مٹی ہے وہ جنت والی مٹی ہے لیکن جنت کی مٹی کی خاصیت الگ ہے۔ دنیا کی مٹی میں اصل ظلمت ہے ارے سورج نکلتا ہے تو روشنی آتی ہے وہ عارضی آتی ہے۔ جو جنت کی مٹی ہے اس میں ظلمت اصل نہیں ہے اس میں تو حیات اصل ہے۔ اگر اس پہ موت آئے تو عارضی آئے۔ جنت میں آدمی سوئے گا نہیں جنت میں ہمیشہ رہے گا جنت میں آدمی مرے گا نہیں جنت میں آدمی ہمیشہ رہے گا۔

مثال

توجہ رکھنا! مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس مٹی میں اصل موت تھی۔ قرآن کہتا ہے یہ میت تھی ہم نے بارش برسائی ہم نے زندگی دے دی۔ اس میں اصل موت ہے لیکن جنت کی مٹی میں اصل؟ بولیں [سامعین، حیات ہے] آپ یہ مٹی دیکھ لو آپ نے پانی لگایا تو مٹی سرسبز ہو گئی ہے لیکن پانی گیا تو مٹی خشک ہو گئی ہے۔ دنیا کی مٹی میں اصل موت ہے اس کو حیات عارضی ملتی ہے، پھر موت آجاتی ہے۔ لیکن جنت کی مٹی میں اصل حیات ہے۔ فرمایا میرا نبی تو اس مٹی سے نہیں بنا نبی تو جنت والی مٹی سے بنا ہے ارے اس کے تو مزاج میں حیات ہے ارے موت آئے تو عارضی ہے، اصل تو حیات ہے، بالکل ایسے ہی جیسے حضرت نانوتوی رحمہ اللہ نے مثال دی ہے۔

مثال ثانی

فرمایا تم نے پٹرول کو دیکھا ہے؟ پٹرول کے اندر اصل حرارت ہے لیکن پانی

www.ahnafmedia.com

کو دیکھا پانی کے مزاج میں برودت ہے جسے ٹھنڈک کہتے ہیں۔ اگر آگ لگ گئی ہو آپ اس کے اوپر گرم پانی گرا دیں تو آگ بجھ جائے گی ٹھنڈا پٹرول ڈال دیں تو؟ [سامعین: آگ بھڑک جائے گی] پٹرول ٹھنڈا ہے آگ بھڑکی ہے، پانی گرم ہے تو آگ بجھی ہے۔وجہ؟ پانی کے مزاج میں ٹھنڈک اور برودت ہے اور پٹرول کے مزاج میں حرارت ہے۔پانی گرم کرنے کے لیے آگ چاہیے لیکن ٹھنڈا کرنے کرنے کے لیے آگ نہیں چاہیے۔ پانی سورج کے سامنے ہو گا تو گرم ہے سورج ہٹ جائے تو پانی ٹھنڈا ہے۔پانی کو آگ پر رکھ دو تو پانی گرم ہے۔ آگ سے اتار دو تو پانی ٹھنڈا ہے پانی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کچھ نہیں چاہیے لیکن گرم کرنے کے لیے آگ چاہیے۔پانی کے مزاج میں برودت ہے۔ فرمایا جنت کے مزاج میں حیات ہے جنت کے مزاج میں موت نہیں ہے۔

حضرت نانوتوی اور نبی کی حیات

اس لیے تو اور میں جب جنت میں جائیں گے ان شاء اللہ کے فضل سے۔ بولیں [ان شاء اللہ]۔ لیکن جنت میں جانے کے بعد کبھی موت آئے گی؟ [سامعین: نہیں] کیوں؟ اس لیے کہ جنت میں حیات ہی حیات ہے تو جنت میں جائے گا تجھے کبھی موت نہیں آئے گی اور نبی تو جنت سے بنا ہے [سبحان اللہ] نہیں سمجھے نبی تو جنت سے؟ [سامعین : بنا ہے] اور جنت کے مزاج میں حیات ہے۔ اس لیے مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نبی کی موت تو ایسے ہے جیسے ایک دیا تھا، جل رہا تھا، روشنی دے رہا تھا، ارے تو نے اس دیے کے اوپر یوں پیالہ رکھ دیا، جب پیالہ رکھا ہے دیا نیچے جلتا ہے لیکن اس پیالے نے دیے کی روشنی کو نیچے چھپا لیا ہے، جب تو نے پیالہ اٹھایا ہے یہ روشنی

تجھے نظر آنے لگی ہے۔ اب ہم یوں کہیں گے کہ یہ دیا روشن تھا پیالے نے آکر اس کی روشنی کو ختم نہیں کیا روشنی کو چھپایا ہے۔

نبی کی موت ساترِ حیات

ارے ختم کرنے والے کو عربی میں مزیل کہتے ہیں۔ چھپانے والے کو ساتر کہتے ہیں پیالے نے اس کو چھپا لیا ہے لیکن روشنی کو ختم نہیں کیا۔ فرمایا نبی تو جنت کی مٹی سے بنا ہے نبی میں حیات ہے جب نبی پہ موت کا پیالہ آیا ہے اس پیالے نے نبی کی حیات کو چھپایا ہے حیات کو ختم نہیں کیا۔ اس لیے قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی کی موت مزیل حیات نہیں ہے یہ ساتر حیات ہے۔ جب موت کا پیالہ آیا، حیات کو چھپا لیا ہے۔ نبی قبر میں گئے ہیں تو پیالہ اٹھایا ہے تو نبی پھر زندہ ہیں۔ [سبحان اللہ]

ایک مغالطہ کی اصلاح

یہ جنت کی مٹی سے بنا ہے اور جنت کی مٹی میں اصل حیات ہے۔ میں ایک جواب دے گیا ہوں تو نے خیال نہیں کیا، ارے کہے گا نبی زندہ ہیں ہم نے کہا جی ہاں، یہ فوراً کہے گا او جی حی قیوم تو اللہ کی ذات ہے تم نے ہمیشہ زندہ مان لیا، یہ تو تم نے شرک کیا۔ میں نے کہا نہیں نہیں عقل کے اندھے جب جنت میں ہم جائیں گے ہمیشہ زندہ رہیں گے جب جنت میں جائیں گے ہمیشہ؟ [سامعین: زندہ رہیں گے] ہمیشہ رہیں گے ہمیشہ سے تو نہیں ہیں ناں؟ میں نے کہا بالکل اسی طرح میرے پیغمبر کو زندگی ملی ہے نبی کو حیات ملی ہے لیکن ہمیشہ سے تو نہیں ہیں ناں۔ میرا اللہ بھی حی ہے میرا نبی بھی حی ہے لیکن حی حی میں فرق ہے۔

www.ahnafmedia.com

نبی کی حیات ازلی نہیں ابدی ہے

تجھے یقین نہ آئے تو میں قرآن کریم کی آیت پڑھتا ہوں تا کہ تجھے بات سمجھ آئے، ارے تو بھی سمیع ہے میرا اللہ بھی سمیع ہے، تو بھی سنتا ہے میرا اللہ بھی سنتا ہے تو بصیر ہے اللہ بھی بصیر ہے، بندہ بھی دیکھتا ہے اللہ بھی دیکھتا ہے۔ لیکن جب کہیں گے اللہ بصیر ہے معنٰی الگ ہو گا، بندہ بصیر ہے معنٰی الگ ہو گا، جب ہم یہ بات کہیں گے کہ بندہ سمیع ہے معنٰی الگ ہو گا، جب کہیں گے اللہ سمیع ہے تو معنٰی الگ ہو گا، جب کہیں گے اللہ حی ہے تو معنٰی الگ ہو گا، اور جب کہیں گے بندہ حی ہے تو معنٰی الگ ہو گا۔

جب کہیں گے کہ اللہ حی ہے معنٰی ہو گا کہ ازل سے زندہ ہے ابد تک زندہ ہے، نبی حی ہے ازل سے زندہ نہیں ابد تک زندہ ہے۔ ازلی وابدی حیات مل جائے خدا بنتا ہے لیکن نبی کی حیات ازلی نہیں ہے ابدی ہے۔ ازلی حیات الگ ہے اور ابدی حیات الگ ہے اللہ حی ہے معنٰی اور ہے نبی حی ہے معنٰی اور ہے۔ [سبحان اللہ]

[پھر حضرت نے مماتیوں کے شیخ القرآن، شیخ التفسیر وغیرہ جیسے القابات پر طنز کرتے ہوئے فرمایا:] عجیب بات ہے، ان کے ہاں قرآن غلط پڑھے تو شیخ القرآن بن جاتا ہے قرآن کی غلط تفسیر کرے تو شیخ التفسیر بن جاتا ہے، نہیں سمجھے؟ تھک گئے۔ تھکنا تو مجھے چاہیے۔ میں نے بیٹھ کر تقریر کرنی تھی، حضرت نے فریا کھلو جا، میں کھڑا ہو گیا، وکیل ہوں ناں، وکیل تو موکل کی بات مانتا ہے۔ میں کیس جے تہاڈا لڑنا اے گل وی تہاڈی مناں گا ناں! فیصل آباد میں جلسہ تھا رات بارہ بجے چٹ آ گئی مولانا کھڑے ہو کر تقریر کریں، میں نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کر دی۔ پھر چٹیں آنا شروع ہوئیں میں جواب دیتا رہا۔ اللہ کی شان آخری چٹ آئی مولانا بس کریں صبح

www.ahnafmedia.com

امتحان ہے۔ میں نے کہا جی بس کرتے ہیں۔ آپ نے کہا کھڑے ہو جاؤ میں کھڑا ہو گیا آپ نے کہا بس کرو، میں نے بس کر دیا، ہم اتنا کیس لڑیں گے جتنا آپ چاہیں گے لیکن لڑیں گے ضرور ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

دربار نبوی کے سائے میں

توجہ رکھنا! میں تجھے وہ دلیل دینا چاہتا ہوں کہ جس کا کوئی انکار نہیں کرے گا میں مدینہ منورہ میں تھا مجھے ایک ساتھی کا فون آیا مولانا کہاں پر ہیں؟ میں نے کہا مسجد نبوی میں، مسجد نبوی میں کہاں؟ میں نے کہا روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بر آمدہ ہے، بر آمدہ تُرکی ختم ہو گا، خالی جگہ ہے، چھتریاں بنی ہیں، چھتریوں کے پیچھے۔ میں نے کہا ایک بر آمدہ ہے اس کا ستون نمبر ایک اور دو ہے میں وہاں بیٹھا ہوں۔ آ گئے ملنے کے لیے،وہ ملنے والا ساتھ ایک مریض بھی لے آیا۔ میرے مریض نے پوچھا مولانا یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ میں نے کہا میری مرضی۔ وجہ تو ہو گی؟ میں نے کہا وجہ ہے! کہتا ہے کیا ہے؟ میں نے کہا جناب کو اچھی نہیں لگے گی۔ کہتا ہے بتائیں تو سہی ناں۔ میں نے کہا چلو بھائی مدینہ میں بیٹھے ہو یہاں تو مان لو گے؟ کہتا ہے مانوں گا۔ میں آپ کو بھی دعوت دیتا ہوں اللہ سب کو مدینہ لے جائے۔ آمین۔ اللہ بار بار لے جائے۔{سامعین : آمین} اللہ موت بھی مدینہ میں عطا فرمائے۔ آمین

امام اعظم نبی کا عاشق

میں نے کہا آؤ میں تجھے دکھاتا ہوں آپ بھی جائیں تو دیکھنا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک کے پیچھے چھتریاں ہیں، پیچھے بر آمدہ میں ستون نمبر ایک ہے اس کے ساتھ ستون نمبر دو ہے اس کے نیچے بیٹھا ہوں ذرا اوپر دیکھو کیا لکھا ہے؟ کہتا ہے نعمان بن ثابت، میں نے کہا نعمان بن ثابت کون ہے کہتا ابو حنیفہ، میں نے کہا

www.ahnafmedia.com

یہاں نام کن کا لکھا جاتا ہے۔ جو نبی کا عاشق ہو یا نبی کا دشمن ہو؟ کہتا ہے نبی کے عاشقوں کا میں نے کہامان لے نبی کا عاشق تیرے نبی کے روضے کے سامنے لکھا پڑا ہے۔

تیرے امام کا نام لکھا ہے میں نے کہا اس لیے بیٹھا ہوں ادھر پیغمبر کا روضہ ہے آگے نام لکھا ہے ابو بکر، عمر، عثمان، علی، حسن، حسین، عباس رضی اللہ عنہم، آگے لکھا ہے نعمان بن ثابت، محمد بن ادریس، مالک بن انس، احمد بن حنبل، چار نام لکھے ہیں۔ میں نے کہا اس لیے بیٹھا ہوں۔ میرا عقیدہ یہ ہے کہ علم و عمل اللہ سے روضے والے پر آیا ہے روضے والے نے ان صحابہ کو دیا ہے۔ صحابہ نے نعمان بن ثابت کو دیا ہے۔ نعمان بن ثابت نے مجھے دیا ہے۔ [سبحان اللہ] میں یہاں بیٹھا ہوں تا کہ مجھے سب کا علم مل جائے سب کا عمل مل جائے سب کی برکات مل جائیں۔

مسئلہ توسل

کہنے لگا مولانا یہ تو بتاؤ ہم نبی کا وسیلہ دے کر مانگ سکتے ہیں؟ میں نے کہا تیرا کیا خیال ہے؟ کہتا ہے نہیں مانگ سکتے۔ میں نے کہا کوئی وسیلہ دے بھی سکتے ہیں؟ کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا وسیلہ کون سا؟ کہتا ہے نماز کا وسیلہ دو، روزے کا دو۔ کہتا ہے جی دعا مانگو اللہ نماز کی برکت سے میرے گناہ معاف کر دے، نماز کی برکت سے مجھے اولاد دے دے، اللہ روزے کے وسیلہ سے مجھے فلاں نعمت دے دے۔ میں نے کہا مجھے یہ بتا نماز خود آئی ہے یا نماز کو کوئی لایا ہے؟ کہتا خود نہیں آئی میں نے کہا کون لایا ہے؟ کہتا ہے روضے والا، میں نے کہا جو آئی ہے اس کا وسیلہ دے سکتے ہو جو لایا ہے اس کا وسیلہ نہیں دے سکتے؟ [سبحان اللہ]

میں نے کہا اچھا میں تجھ سے پوچھتا ہوں نماز کا وسیلہ کیوں دیتے ہیں؟ کہتا ہے نماز سے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ میں نے کہا میرے دوست یہ یاد رکھنا اگر نماز کا وسیلہ اس

لیے جائز ہے کہ اس سے اللہ رب العزت کا قرب ملتا ہے۔ میں نے کہا پھر میرا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کی قسم کروڑوں نمازوں سے وہ قرب نہیں ملتا جو میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں کی برکت سے رب کا قرب ملتا ہے۔[نعرے]

صحبت نبوت کی برکت

توجہ! نعرے چھوڑو، مسئلہ سمجھو، میں اپنی بات آگے چلاتا ہوں توجہ رکھنا میں نے کہا کروڑوں نمازوں سے وہ قرب نہیں ملتا جو میرے پیغمبر کے روضہ اطہر سے ملتا ہے۔ میں نے کہا اگر تجھے یقین نہ آئے تو حدیث پڑھ، میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاتسبوا اصحابی لوگو میرے صحابہ کو برا نہ کہنا ان احدکم لو انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مدہ او نصیفہ ارے اگر میرے صحابی نے مٹھی جو کے برابر جو خرچ کر دیا تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو وہ مٹھی جو کے برابر نہیں ہے۔ وجہ؟ اس نے جو جو خرچ کیے میری صحبت میں رہ کر خرچ کیے ہیں ناں۔ میرے پیغمبر کی صحبت کی برکت ہی الگ ہے ناں۔

مجھے کہتا ہے مولانا یہاں کہہ سکتے ہیں اے نبی اللہ سے دعا مانگیں اللہ گناہ معاف کر دے؟ میں نے کہا تیرا کیا خیال ہے؟ کہتا ہے نہیں مانگ سکتے۔ میں نے کہا وجہ؟ کہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں۔ میں نے کہا اچھا! میرا خیال ہے کہہ سکتے ہیں۔ دلیل کیا ہے؟ میں نے کہا دلیل تجھے سناتا نہیں دکھاتا ہوں۔ توجہ دلیل دکھاتا ہوں۔ کیوں؟ تو دیکھنے کو مانتا ہے ناں۔ تُو مریض جو ہے کہتا ہے دیکھوں گا تو مانوں گا میں نے کہا آج دلیل تجھے دکھاتا ہوں۔

آج دلیل دیکھیں گے

سنیو! میں آپ سے کہتا ہوں صبح ان کو بھی کہنا ارے جاؤ جا کے دلیل دیکھو

www.ahnafmedia.com

تو سہی ناں۔ اگر سنتے نہیں تو دیکھ ہی لو وہاں دلیل لکھی پڑی ہے آ جا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پہ میرے نبی کا عاشق میرے نبی کے روضے پر آیا۔ حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ نے بھی معارف القرآن میں اس آیت کے تحت لکھا ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

النساء:64

وہ عاشق رسول آ کر کہنے لگا السلام علیك یا خیرالرسل حضور کے روضے پر آیت پڑھی وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا اگر کسی نے ظلم کیا پھر اللہ سے معافی مانگی نبی سے کہہ دیا حضور آپ بھی معافی مانگیں نبی اللہ سے معافی مانگے اللہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ روضے پر آ کر کہنے لگا حضور میں دعا مانگتا ہوں اللہ مجھے معاف کر دے آپ بھی دعا مانگیں اللہ مجھے معاف کر دے۔ یہ اس نے کہا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے معارف القرآن ص459 میں لکھا ہے جیسے مسئلہ اس دور میں تھا یہ آج بھی موجود ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے پر کھڑا ہو کر کہنے لگا:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم
نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

وفاء الوفاء ج4 ص185

کہتا ہے حضور آپ کا روضہ کائنات کی ساری جگہوں سے اعلیٰ ہے اس روضے کی خوشبو سے پوری کائنات معطر ہے میرا پیغمبر میری جان آپ پر قربان ہو، جملے پہ

غور کرنا۔ نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میری جان قربان ہو جائے اس قبر میں جس میں آپ ساکن ہیں جس میں آپ؟[سامعین: ساکن ہیں]

نفقہ اور سکنیٰ

آپ میں سے جن کی شادی نہیں ہوئی اللہ کرے ہو جائے۔ آمین کہو [سامعین: آمین] اور جن کی ہوئی ہے اللہ کرے وہ آباد رہیں کوئی تین طلاق نہ دے۔ توجہ رکھنا ایک بات کہنے لگا ہوں بات سمجھنا نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میں نے کہا جن کی شادیاں نہیں ہوئیں اللہ اپنے فضل سے کرادے اگر مناسب ہو تو جہاں چاہتے ہیں اللہ وہاں کرادے اگر نہیں ہے تو اللہ جہاں بہتر سمجھتے ہیں وہاں کرادیں دعا تو پوری پوری کرنی چاہیے ناں۔

بھائی یہ غلط بات نہیں ہے میں تو ٹھیک بات کہتا ہوں توجہ میں ایک جملہ کہنے لگا ہوں اگر آپ کی شادی ہو جائے تو آپ نے بیوی کو نفقہ بھی دینا ہے سکنیٰ بھی دینا ہے۔ نفقہ کسے کہتے ہیں؟ خرچہ روٹی کپڑا، نفقہ کا معنیٰ [سامعین: خرچہ] اور سکنیٰ کا معنیٰ مکان، سکنیٰ اسے کہتے ہیں جہاں بیوی کی لاش رکھنی ہے؟ سکنیٰ اسے کہتے ہیں جہاں بیوی کو زندہ رکھنا ہے اسے کہتے ہیں ناں۔ تو ساکن کسے کہتے ہیں؟ جہاں آدمی زندہ رہتا ہو یا لاش ہو؟ بولیں ناں۔ [سامعین: زندہ]

مثال

میں تو مثال دے رہا ہوں۔ تھانیدار پوچھے اپنی سکنیٰ دس، کی دسو گے؟ جتھے تیری لاش پئی اے؟ وہ پوچھے گا سکنیٰ؟ جہاں تو زندہ ہے۔ وہ کہنے لگا نفسی الفداء لقبر أنت ساکنہ میری جان قربان ہو جائے اس قبر پہ جس میں آپ ساکن ہیں جس میں آپ؟ [سامعین: ساکن ہیں]

www.ahnafmedia.com

دیوبند کا عقیدہ مسجد نبوی میں

میں نے اس سے بھی پوچھا آپ سے بھی پوچھتا ہوں میں نے کہا میرے نبی نے دعا مانگی ہے: اللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِی وَثَنًا یُعْبَدُ

موطا امام مالک رقم 593

اللہ میری قبر کو شرک کی جگہ نہ بنانا۔ حدیث ٹھیک ہے کہتا ہے جی ہاں، میں نے کہا اللہ نے دعا قبول کی ہے؟ کہتا ہے جی ہاں میں نے کہا میرے نبی کی قبر پر شرک تو نہیں ہوتا ناں؟ کہتا ہے نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ جو نبی کے روضے پر لکھا ہے جانبی کے روضے پر دیکھنا پاؤں مبارک کی طرف ایک نمبر ستون ہے آگے دو تین اور چار ہے یہ جو درمیان میں ستون ہے، ارے ایک ستون پر لکھا ہے تو قبلہ کی طرف پشت کرے۔ پیغمبر کے روضے کو دیکھنا شروع کر دے تیرے دائیں طرف لکھا ہوگا:

یا خیر من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طیبهن القاع والأکم

بائیں ستون پہ لکھا ہوگا:

نفسی الفداء لقبر أنت ساکنه
فیه العفاف وفیه الجود والکرم

میں نے کہا اگر یہ شرک ہے تو میرے نبی کے روضے پر کیوں ہے؟ میرے نبی کے روضے پر ہے تو پھر تو بھی اس کو ایمان مان لے۔ سبحان اللہ پھر تُو بھی اس کو ایمان؟ [سامعین: مان لے] میں نے دلیل تجھے سنائی نہیں دکھائی ہے ارے سن کر نہیں مانتا تو دیکھ کر ہی مان لے ناں۔ یہ دیکھ کر بھی نہیں مانے گا بات عقل میں آتی ہے تب بھی نہیں مانے گا، کیوں؟ بات سنتا ہے تب بھی نہیں مانے گا بات سمجھتا ہے تب

www.ahnafmedia.com

بھی نہیں مانے گا۔

حیات فی القبر پر اجماع صحابہ

میں نے کہتا اللہ کا قرآن کہتا ہے جو آدمی دلیل واضح ہو جانے کے بعد بھی نبی کی مخالفت کرے اور امت کا اجماع نہ مانے اللہ اس کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ میرے پیغمبر کی حیات فی القبر پر صحابہ کا اجماع ہے۔ میں دلیل آخری دینے لگا ہوں میرے پیغمبر دنیا سے چلے گئے صدیق نے کہا تھا طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا

بخاری ج1 ص517

میرے پیغمبر آپ کی حیات بھی مبارک ہو آپ کی وفات بھی مبارک ہو۔ علامہ کرمانی شرح بخاری میں لکھا ہے، ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے فرماتے ہیں:

مذهب اهل السنة والجماعة ان للميت فى القبر موتا وحياتا غير الانبياء

ارے اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے عام آدمی قبر میں جاتا ہے حیات ملتی ہے پھر روح نکلتی ہے روح کا تعلق باقی رہتا ہے اس کو موت بھی ملتی ہے لیکن نبی کے ساتھ یوں نہیں ہوتا نبی کو قبر میں حیات ملتی ہے تو پھر مسلسل ملتی ہے صحابہ کا عقیدہ ہے نبی قبر میں زندہ ہیں اگر عقیدہ نہ ہوتا تو صحابہ نبی کے روضے پر نہ جاتے۔ جب صدیق آیا ہے دروازہ نہ کھلتا۔ صدیق کا بھی عقیدہ تھا، عمر کا بھی عقیدہ تھا انہوں نے ابو بکر صدیق کی وصیت پر عمل کیا ہے۔ عقیدہ یہ تھا نبی قبر میں زندہ ہیں۔

شیخ زکریا رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

امت کا اجماع ہے نبی قبر میں زندہ ہیں۔

فضائل درود شریف ص19

www.ahnafmedia.com

1957ء سے پہلے حیات النبی کا منکر کوئی نہیں

میں آج تجھے چیلنج کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں ارے 1957ء سے پہلے پوری دنیا میں ایک امام کا نام پیش کر دے نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ایک صحابی کا نام پیش کر دے نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ایک ولی کو پیش کر دے جو نبی کو قبر میں زندہ نہ مانتا ہو۔ ارے میں صحابہ کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے ائمہ کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے فقہاء کی بات نہیں کرتا وہ تو بڑے تھے میرا چیلنج یہ ہے 1957ء سے پہلے ایک ڈاکو کا نام لے دے جو سُنی ہو اور نبی کی قبر میں حیات نہ مانتا ہو۔ ایک چور کا نام لے دے جو سنی ہو اور نبی کی قبر میں حیات نہ مانتا ہو۔ تو پھر مجھے یہ بات کہنے دے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ ڈاکو سے بھی گندا ہے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ چور سے بھی گندا ہے جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا وہ سُنی نہیں وہ بدعتی ہے۔

دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ارے میں نہیں کہتا فتویٰ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد حسن کا فتویٰ ہے:

جو نبی کی قبر میں حیات نہیں مانتا اہل السنۃ سے خارج ہے وہ بدعتی ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

فتاوی دار لعلوام دیوبند صفحہ نمبر 319

جامعہ اشرفیہ اور عقیدہ حیات النبی

میں نہیں کہتا جامعہ اشرفیہ کا مفتی حمید اللہ جان کہتا ہے نماز نہیں ہوتی۔

دارالعلوم کراچی اور عقیدہ حیات النبی

ارے میں نہیں کہتا دارالعلوم کراچی کا مفتی تقی عثمانی کہتا ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ فتاوی عثمانیہ جلد 1 ص70

www.ahnafmedia.com

جامعۃالرشید اور عقیدہ حیات النبی

ارے میں نہیں کہتا جامعۃ الرشید کے مفتی محمد اور ابولبابہ شاہ منصور کہتے ہیں نماز اس کے پیچھے نہیں ہوتی۔

امام اہل السنۃ والجماعۃ مولانا شیخ سرفراز رحمہ اللہ کہتے ہیں نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ ارے سب کو چھوڑ دے دارالعلوم کراچی کا فتویٰ مفتی عبد الروف سکھروی کہتے ہیں نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی۔ ان کو قربانی کی کھال بھی نہیں دینی، ان کے مدرسہ کو زکوۃ بھی نہیں دینی، ارے پوری دنیا کے علماء دیوبند نے کہا ہے جو قبر میں پیغمبر کی حیات کو نہیں مانتا، اہل السنۃ سے خارج ہے یہ بدعتی ہے یہ گمراہ ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر تو نے امام بنایا ہے۔ چودہ صفحات کا فتویٰ جامعۃ الرشید سے چھپا ہے اگر تجھے نہ ملے اپنے نوکر سے رابطہ کرلے فتویٰ تیری خدمت میں پیش کردوں گا۔ اگر امام بنایا ہے وہ مماتی ہے قبر میں پیغمبر کو زندہ نہیں مانتا میرے دوستو اس کو امامت سے معزول کرنا مسجد کی انتظامیہ کے ذمہ واجب ہے۔ مسجد کی انتظامیہ کے ذمہ؟

[سامعین: واجب ہے]

نوٹ: {یہ تمام فتاوی جات مرکز اہل السنت والجماعت، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا میں موجود ہیں اور بوقت ضرورت منگوائے جاسکتے ہیں۔}

مت پڑھ اس کے پیچھے نماز، اس کے پیچھے نماز چھوڑ اس کو پتہ تو چلے اس کو پتہ چلے میں گندا ہوں اس کی ٹکور تو ہوناں۔ تو نے کہا یہ بھی ٹھیک ہے یہ بھی ٹھیک ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے میں صاف صاف کہتا ہوں۔

مسیح ہدایت اور قادیانی ملعون

ہاں درمیان میں مجھے بات یاد آگئی کبھی بات نکل جاتی ہے پھر بعد میں کہتے

ہیں مولانا یہ بات رہ گئی تھی۔ میں نے چنیوٹ کے حوالے سے ایک بات کی تھی ہے ذہن میں؟ اچھا ہوا ذہن میں آگئی ہے میں کہتا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی نشانیاں بتائیں ہیں؟ چار! فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکم ہوں گے مرزا قادیانی حاکم؟ [سامعین: نہیں بنا] عیسائیت کو ختم کریں گے یہ عیسائیت کو ختم؟ [سامعین: نہ کر سکا] یہودیت کو ختم کریں گے یہ ختم نہیں کر سکا، مال بہت زیادہ ہوگا وادیوں میں ہوگا کوئی لینے والا نہیں ہوگا اور اس کے دور میں مال اتنا عام نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں یہ تو ختم نبوت والوں نے بیان کیا ہے ناں۔ اللہ اس کو قبول فرمائے لیکن تیرا یہ خادم اور وکیل کہتا ہے اسی حدیث میں پانچویں نشانی بھی ہے۔ تجھے پانچویں نشانی بھی بیان کرنی چاہیے ناں۔ مسند ابی یعلیٰ موصلی کی حدیث میں چار نشانیاں نہیں ہیں پانچ ہیں میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ ساری باتیں کرنے کے بعد ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لَأُجِيبَنَّهُ

مسند ابی یعلیٰ ص1164 رقم6584

عیسیٰ علیہ السلام میری قبر پہ آئیں گے کہیں گے یا محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] میں جواب دوں گا۔ [سبحان اللہ]

ملفوظ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ

یہ مرزا نبی کی قبر پہ نہیں گیا یا محمد نہیں کہا جواب نہیں آیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے کہیں گے: يَا مُحَمَّدُ لَأُجِيبَنَّهُ میں جواب دوں گا۔ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ ایک جملہ فرماتے تھے کہ یہودیت کا فتنہ اتنا بڑا ہے لیکن عیسیٰ علیہ السلام تنہا ختم کر دیں گے اور مماتیت کا فتنہ اتنا خطرناک ہے ایک نبی یا محمد کہے گا دوسرا نبی جواب دے گا، دو نبی مل کر فتنہ ختم کریں گے۔ میں کہتا ہوں عیسائیو! تمہارے فتنے نے مٹنا ہے

www.ahnafmedia.com

آج توبہ کرلو، یہودیو! تمہارے فتنے نے مٹنا ہے آج توبہ کرلو، مماتیو تمہارے فتنے نے تباہ ہونا ہے آج توبہ کرلو توبہ تو تم نے کرنی ہی کرنی ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تلوار دیکھ کر ضرور کرنی ہے ہماری نرم سی کھونڈی دیکھ کر کرلو، اس سے تمہیں کچھ نہیں ہو گا ارے عیسیٰ علیہ السلام کی تلوار تو بڑی سخت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ لَأُجِيبَنَّهُ عیسیٰ علیہ السلام یا محمد کہیں گے میں جواب دوں گا۔

روضہ مبارک سے حضرت مدنی کے سلام کا جواب

ارے کہتے ہیں ہم تو جاتے ہیں ہمیں تو جواب نہیں ملتا۔ میں نے کہا وہ سنتے ہیں جواب جس کو چاہیں دیتے ہیں۔ نہیں سمجھا؟ او جی آپ کہتے ہیں حضرت مدنی رحمہ اللہ نے کہا السلام علیك یا یاجدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیك السلام یا ولدی کہتا ہے جی صحابہ سلام کہتے ان کو جواب تو کبھی نہ ملا میں نے کہا ہاں ہاں اصحاب پیغمبر کے جنازے اٹھے تیرے علم میں ہے کتنے صحابہ کی قبروں سے خوشبو آئی ہے؟ کہتا ہے بہت کم ہیں، میں نے کہا آج کیوں آئی ہے؟ وجہ صحابہ کا ایمان اتنا تھا خوشبو نہ آئے تب بھی مانتے ہیں جنت ہے، جواب نہ آئے تب بھی مانتے ہیں جنت ہے۔

اہل حق کی قبور سے خوشبو کی وجہ

ارے وہ دلیل نہیں مانے گا اس کو دکھادوں۔

- ❖ یہ لال مسجد کی بچی شہید ہوئی قبر سے قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آئی ہے تجھے بتانے کے لیے یہی قبر جنت ہے۔
- ❖ ارے شیخ عبد اللہ شہید ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے یہ بتانے کے

www.ahnafmedia.com

لیے یہی قبر جنت بنتی ہے۔

- ❖ ارے تو نہیں مانتا تھا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ فوت ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے تجھے بتانے کے لیے یہ قبر جنت ہے۔
- ❖ شیخ موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ فوت ہوئے ہیں ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے۔یہ بتانے کے لیے کہ قبر اسی کو کہتے ہیں۔
- ❖ شیخ عبد الرشید شہید ہوئے ان کی قبر سے خوشبو آئی ہے۔
- ❖ علامہ حیدری شہید رحمہ اللہ گئے، قبر سے خوشبو آئی ہے۔

منکرین اجماع امت کی سزا

میں نے کہا ارے ہاں ہاں وہ بن دیکھے مان لیتے تھے انہیں دکھانے کی ضرورت نہیں تھی تجھے رب نے دکھا بھی دیا ہے اب بھی نہیں مانے گا؟ کہنے لگا مولوی صاحب !پھر بھی نہیں مانتا۔ میں کہہ رہا تھا ہاں یہ مانے گا بھی نہیں۔ تم کہو گے کیوں؟ میرا اللہ قرآن میں کہتا ہے وَمَنۡ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنۡ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الۡهُدَىٰ وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيلِ الۡمُؤۡمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصۡلِهِ جَهَنَّمَ

النساء:115

جو میرے پیغمبر کی بات نہ مانے، مومنین کا اجماع نہ مانے، میں اللہ اس کو دو سزائیں دیتا ہوں،

1: دنیا میں ہدایت نہیں دیتا۔

2: اس کو قیامت کے دن جنت نہیں دیتا۔

ارے اجماع امت کے منکر کو یہ سزا ملتی ہے، اللہ ماننے کی توفیق نہیں دیتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اجماع امت کا انکار کرنے والا ابلیس کے نقش قدم پہ چلتا ہے۔وہ

www.ahnafmedia.com

بھی نہیں مانتا تھا، یہ بھی نہیں مانے گا۔ تو کہے گا کیسے؟ میں بطور چیلنج کے کہتا ہوں اس کائنات میں سب سے پہلے اجماع کا انکار کرنے والا وہ ابلیس ہے میرے اللہ نے حکم دیا: اسْجُدُوا لِآدَمَ میرے آدم کو سجدہ کرو۔

البقرہ:34

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ سارے فرشتوں نے سجدہ کر دیا۔ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ابلیس نے کیا کیا؟ انکار کیا، کیوں؟ تکبر کرتا تھا۔ نتیجہ نکلا کہ کفر میں چلا گیا۔ یہ تکبر کرنے والا کبھی نہیں مانتا انکار کرنے والا کبھی نہیں مانتا اجماع کا منکر اگر نہ مانے تجھے تعجب نہیں ہونا چاہیے۔ اس لیے میں کہتا ہوں ہم پیغمبر کی حیات کو مانتے ہیں، دلیل قرآن میں بھی ہے۔ پیغمبر کی حیات مانتے ہیں، دلیل پیغمبر کی حدیث بھی ہے۔ پیغمبر کی حیات مانتے ہیں، دلیل امت کا اجماع بھی ہے۔

منکر حیات النبی خارج از اہل السنت ہے

جو مانے گا اہل السنۃ والجماعۃ میں شامل ہے اور جو نہیں مانے گا اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے۔ [نعرے] بات ٹھیک ہے؟ [سامعین: ٹھیک ہے] آج پھر طے کریں جو آدمی قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کو نہیں مانتا وہ اہل السنۃ سے خارج ہے اور اس کو اہل السنۃ کے اسٹیج پر آنا چاہیے؟ [سامعین: نہیں] اس لیے کہ وہ ہے ہی اہل السنۃ سے خارج۔ بولیں اہل السنۃ سے؟ [سامعین: خارج ہے] بدعتی ہے۔ بولو [سامعین: بدعتی ہے] آگے؟ [سامعین: گمراہ ہے]۔

مماتیوں کے ایک دھوکہ کا ازالہ

یہ تجھے دھوکہ دے گا نہیں نہیں پھر بات لمبی ہوتی ہے۔ تمہارے نعرے میں جان نہیں رہتی۔ میں سمجھتا ہوں تھک گئے ہیں میری باتیں تو ختم نہیں ہوئیں میں

نے بحمد اللہ پڑھا ہے دلائل کے معاملہ میں اللہ کے فضل سے کمی نہیں ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں پھر یہ تجھے دھوکہ دے گا نہیں جی ہم بھی حیات مانتے ہیں، بھائی تُو تو نہیں مانتا۔ کہتا ہے ہم اعلیٰ مانتے ہیں۔ بھائی اعلیٰ کون سی ہے؟ ہمیں بھی سمجھا۔ اعلیٰ روح والی، ارے روح تو جنت الفردوس میں ہے تم نے یہاں حیات مانی ہم نے وہاں مانی۔ میں نے کہا اچھا پھر تیرا عقیدہ وہ نہیں تھا ناں جو ہم نے بیان کیا؟

ہمارا عقیدہ یہ تھا جہاں پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک لگے یہ تو جنت سے بھی اعلیٰ ہے۔ عرش سے بھی اعلیٰ جو نبی کے اس روضے میں حیات کو مانتا ہے وہ حیات اعلیٰ مانتا ہے، تو حیات ادنیٰ مانتا ہے تونے حیات اعلیٰ نہیں ادنیٰ مانی ہے۔ یہ عوام کو دھوکہ دے، ہمیں نہ دینا۔ اس لیے آج یہ طے کرو اس مماتی کو اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج کہیں گے۔ [سامعین: ان شاء اللہ] بدعتی کہیں گے بلند آواز سے [سامعین: ان شاء اللہ] یہ دیوبندی نہیں ہیں۔

حضرت علامہ حیدری رحمہ اللہ کا چیلنج

حضرت حیدری رحمہ اللہ فرما کر گئے تھے یہ تیرے ساتھ شہر ہے تلونڈی بھنڈراں وہاں حضرت حیدری فرما کر گئے تھے۔ فرمایا میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا دیوبند میں اختلاف نہیں ہے، دیوبند سے اختلاف ہے۔ اس کو کبھی دیوبندی نہ ماننا، کہنا بدعتی ہے۔ اور بدعتیوں والا معاملہ رکھنا ان شاء اللہ دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ اس کے پیچھے نماز پڑھے گا؟ [نہیں] اس کے پیچھے نماز چھوڑ دے اس کا دماغ ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ مجھے اور آپ کو مسلک اہل السنۃ والجماعۃ پر پابندی کے ساتھ قائم ودائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

www.ahnafmedia.com

سوالات کے جوابات

تقریر کے اختتام پر حضرت نے سامعین کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔

سوال:

الأَنۡبِيَاءُ أَحۡيَاءٌ فِي قُبُورِهِمۡ يُصَلُّونَ روایت میں ایک راوی اسود ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حجاج بن اسود ثابت بنانی ہے منکر روایت نقل کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے ثابت کے ذریعے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک منکر روایت نقل کی ہے۔ میزان الاعتدال

جواب:

یہ تم نے جس ثابت بنانی کا حوالہ دیا ہے۔ اس کے بارے میں حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے اس ثابت نے کہا تھا: اللہ! اگر نبی قبر میں نماز پڑھتے ہیں تو مجھے بھی قبر میں نماز پڑھنے کی توفیق دینا۔ اسی ثابت بنانی کے بارے میں حلیۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہتے ہیں ثابت بنانی کو قبر میں دفن کر دیا۔ کوئی چیز گر گئی تو راوی کہتا ہے میں نے ثابت کو دیکھا قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ [سبحان اللہ]

جو راوی ہے وہ خود قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے اس لیے میں کہتا ہوں اعتراض وہ کرو جو قابل قبول تو ہو۔ ایک بات ذہن نشین کر لو جس حدیث کو تواتر کی حیثیت حاصل ہو جائے اس کی سند پہ بحث کرنا حماقت سے کام لینا ہے۔ الأَنۡبِيَاءُ أَحۡيَاءٌ فِي قُبُورِهِمۡ يُصَلُّونَ اس حدیث کے بارے میں امام بیہقی کہتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔ اور متواتر کی سند پر کلام نہیں کیا جاتا۔ متواتر کی سند پر کلام کرتا ہی وہ ہے جو اصول حدیث سے ناواقف اور جاہل ہو۔

www.ahnafmedia.com

سوال:

کہتے ہیں پیغمبر کی روح جس جگہ نکلتی ہے وہیں پہ قبر بنتی ہے، دوسرا یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا اور دادی کا نام بتادیں؟

جواب:

دیکھو! جو میرا موضوع ہے اس پر بات کرو پیغمبر کی روح جہان نکلتی ہے پیغمبر کو وہیں دفن کیا جاتا ہے اور میں یہ بات بتاچکا ہوں۔ دادا اور دادی پر میں نے بحث نہیں کی۔ حیات الانبیاء پر بات کرو، جس موضوع پر بات چلتی ہے اس موضوع پہ بات کرو۔

سوال:

مماتی کہتے ہیں "الفقہ الاکبر امام صاحب کی کتاب نہیں ہے۔"

جواب:

لعنة الله على الكاذبين سوانح شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کی سوانح چھپی ہے اس میں لکھا ہے کہ شیخ القرآن نبی کے عاشق تھے۔ نبی کے عاشق ہونے کی دلیل کیا دی ہے؟ کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے فرمایا کہ الفقہ الاکبر یہ کتاب ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ہے، تُو جھوٹ بولتا ہے یا وہ جھوٹ بولتے ہیں؟ میں نہیں کہتا وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ تُو جھوٹ بولتا ہے، اور الفقہ الاکبر کا مقدمہ حضرت امام اہل السنۃ نے لکھا ہے اس مقدمہ کو دیکھ لے اس میں دلائل سے ثابت کیا ہے الفقہ الاکبر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب ہے۔

سوال:

آپ خروج روح کے قائل ہیں یا حبس روح کے؟ بدلائل وضاحت فرمائیں۔

www.ahnafmedia.com

جواب:

اللہ تجھے عقل عطا فرمائے اس پر میں بحث کر چکا ہوں۔ میں نے کہا روح سمٹ جاتی ہے اس کو حبس روح کہتے ہیں۔ اس کا معنیٰ تجھے حبس روح کا ترجمہ بھی نہیں آتا ورنہ تو کبھی چٹ نہ دیتا۔ اصل میں بعض چٹ لے کے پہلے بیٹھے ہوتے ہیں کہ یہ چٹ ضرور دینی ہے جس چٹ کا جواب آگیا، وہ ہو گیا۔ چٹ وہ لکھو جس کا جواب نہیں آیا۔

سوال:

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ارواح شہداء کا اپنے جسدوں سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

جواب:

تُو بالکل جھوٹ بولتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ نے ہی تو آبِ حیات کتاب مستقل پیغمبر کی حیات پر لکھی ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی بات کو آدمی نہ سمجھے تو نتیجہ اور نکلتا ہے وہ تعلق روح کے بھی قائل ہیں۔ حبس روح کے بھی قائل ہیں۔ حبس روح کے بھی قائل ہیں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پیغمبر کی روح کو جسد میں ماننے کے قائل ہیں۔

سوال:

آپ اعادہ روح کے قائل ہیں، تعلق روح کے قائل ہیں ہر ایک کے لیے دلیل قطعی کی ضرورت ہے وضاحت فرمائیں۔

جواب:

تُو نے خود جھوٹ بولا ہے کہ دلیل قطعی کی ضرورت ہے۔ تجھے یہ نہیں پتا

www.ahnafmedia.com

دلیل قطعی کہتے کسے ہیں؟ اگر دلیل قطعی کا تجھے پتہ ہوتا تو کبھی انکار نہ کرتا۔ ایک دلیل ہوتی ہے قطعی الثبوت ایک ہوتی ہے قطعی الدلالۃ ارے اجماع سے بہتر کوئی دلیل قطعی نہیں ہے۔ امت کا اجماع ہے اعادہ روح پر۔ اب بھی باہر میری کیسٹ موجود ہوگی کہ میں نے یونس نعمانی اور خضر حیات کے جواب میں مسلسل حوالہ جات پیش کیے ہیں کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے مفتی شفیع رحمہ اللہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ اعادہ روح کے ساتھ ثواب ہوتا ہے۔

حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ نے احسن الفتاویٰ میں بھی لکھا ہے کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے۔

اعادہ روح کی تو پوری امت قائل ہے۔ اور اللہ کے نبی نے فرمایا **وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ**

اتحاف الخیرۃ المھرہ ج2 ص 437

تفسیر مدارک میں موجود ہے، یہ تو بغوی میں موجود ہے کہ روح کا اعادہ ہوتا ہے ہم روح کے اعادہ کے قائل ہیں۔ اعادہ ہوتا ہے۔

تفسیر بغوی جلد 4 ص 351

سوال:

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ میں ہے کہ مردے سنتے ہیں آپ سنا نہیں سکتے۔ اس سے اگلی آیت وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ کا بھی یہی مطلب ہوگا؟

جواب:

اب توجہ رکھنا آیت کا مطلب میں سمجھانے لگا ہوں۔ قرآن کریم نے کفار کے بارے میں کہا صم کیا وہ سنتے نہیں ہیں؟ بکم کیا وہ بولتے نہیں ہیں؟ عمی کیا وہ

www.ahnafmedia.com

اندھے ہیں؟ بولیں ناں۔ بھائی کا فر سنتے ہیں یا نہیں؟[سامعین: سنتے ہیں] قرآن کیا کہتا ہے؟صم وہ بولتے نہیں؟[سامعین: بولتے ہیں] قرآن کیا کہتا ہےبکم تو صم، بکم، عمی کا ترجمہ کہ وہ بولتے، سنتے اور دیکھتے نہیں ہیں لیکن اصل معنٰی ومطلب کیا ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر بولتا ہے لیکن حق نہیں بولتا، بے سود بولتا ہے۔ فائدہ کوئی نہیں۔ اب جو وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ کہا اس کا معنٰی وہی تھا۔ إِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتَىٰ سے مراد مردے نہیں ہیں۔ بلکہ إِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتَىٰ سے مراد کفار ہیں۔ دلیل کیا ہے؟ دلیل اس کی یہ ہے إِنۡ تُسۡمِعُ إِلَّا مَنۡ يُؤۡمِنُ بِآيَاتِنَا اور اللہ کافر کوصُم کہتا ہے جیسے اس آیت میں اللہ نے صم فرمایا ہے۔

سوال:

حضرت آپ نے فرمایا ہے مردہ سنتا ہے نبی نہیں سنا سکتا نہ سنانے کے دو سبب ہیں۔ سننے والے میں نقص ہو یا سنانے والے میں نقص ہو اگر مردہ سن سکتا ہے تو ظاہر سنانے والے میں نقص ہوا۔

جواب:

العیاذ باللہ! ارے نبی کو سنانے کی طاقت ہے ہی نہیں۔ سنانے کی طاقت کس کو ہے؟[سامعین: اللہ کو] میں تقریر سنا رہا ہوں۔ میں سنا رہا ہوں یا اللہ سنا رہا ہے؟ اللہ چاہیں تو زبان بند کر دیں اللہ چاہے تو زبان جاری فرمادیں۔ اللہ چاہے طاقت دے اللہ چاہے طاقت نہ دے۔ اب ہر بات کا معنٰی کوئی نقص لوگے؟ بھائی جو اختیار اللہ نے نبی کو دیئے ہیں وہی اختیار استعمال ہوں گے ناں! اتنے بڑے دجل سے کام لیتے ہیں کہ نہیں سنا سکتے تو نقص ہوگا۔ بریلوی کہہ دے اولاد نہیں دیتے تو نقص ہوگا۔ ہم کہتے ہیں، نبی کو جو اللہ نے دیا ہے وہی نبی آگے عطا فرمائیں گے ناں۔

www.ahnafmedia.com

سوال:

آیت کریمہ رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کی وضاحت فرمادیں۔

جواب:

دیکھیں آدمی یہاں بھی زندہ ہے آدمی قبر میں بھی زندہ ہے اور آدمی ماں کے پیٹ میں بھی؟ بولیں [سامعین: زندہ ہے] اگر کوئی پوچھے جی آپ کی عمر کتنی ہے کہتا ہے پچپن سال تو ماں کے پیٹ میں چھ یا زیادہ ماہ زندہ رہا تجھے ساڑھے پچپن سال کہنا چاہیے تھا۔ تم پچپن سال کیوں کہتے ہو؟ اب ماں کے پیٹ میں زندہ ہیں اس کو زندگی شمار کوئی نہیں کرتا۔ کیوں؟ وہ زندگی چھپی ہوئی ہے۔ یہ زندگی ظاہری ہے اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک حیات ظاہری ہے۔ تو جس طرح قبر کی حیات بھی چھپی ہے ماں کے پیٹ کی حیات بھی چھپی ہے۔ یہاں پر وہ حیات مراد ہے جو حیات چھپی نہیں بلکہ ظاہری ہے۔

سوال:

انبیاء کی حیات اعادہ روح کے طور پر مانتے ہو یا تعلق روح سے؟ دلائل قطعیہ سے وضاحت فرمائیں۔

جواب:

قطعی انج آکھدا اے جیویں ایہدے کول دلیلاں دی لین لگی اے! میں نے جو آپ کو چیلنج کیا ہے کہ ایک ضعیف حدیث لکھ دو کہ نبی قبر میں زندہ نہیں۔ تیرے پاس تو ضعیف بھی نہیں اور قطعی قطعی کی رٹ لگائی ہے۔ کوئی مماتی بیٹھا ہوگا کوئی ایجنٹ آیا ہوگا، ایک حدیث لکھ دو کہ مولوی صاحب یہ حدیث آگئی ہے نبی قبر میں زندہ نہیں

www.ahnafmedia.com

ہے۔ یہ آگئی ہے نبی قبر میں نماز نہیں پڑھتا۔ یہ آگئی نبی کو قبر میں رزق نہیں ملتا۔ کوئی ایک حدیث تم بھی پڑھ دو اور ہمیں کہتے ہیں قطعی قطعی۔ میں نے کہا اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبر میں بتعلق روح زندہ ہیں اور عجیب بات ہے جو بات میں سمجھانا چاہتا ہوں ایک ہے نبی کا زندہ ہونا ایک ہے زندگی کی کیفیت کا ہونا۔ اللہ قرآن میں کیا فرماتے ہیں:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ

ارے شہید زندہ تو ہیں لیکن وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ تم نے زندہ ماننا ہے لیکن شعور تمہیں نہیں۔ کیا مطلب زندہ ماننا ہے کیفیت میں بحث نہیں کرنی۔ مماتی کہتا ہے نہیں میں نے زندہ نہیں ماننا کیفیت میں بحث کرنی ہے۔ قرآن کہے ماننا ہے نہیں مانتا جو قرآن کہے بحث نہیں کرنی ہے تو کرتا ہے۔ جو قرآن کہے ماننا ہے نہیں مانتا۔ جو قرآن کہے بحث نہیں کرنی اس میں بحث کرتا ہے۔ یہ کیسی قرآن فہمی ہے بھائی!

سوال:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ کا وجود حدیث کی کتب میں تین سو سال تک کہیں نہیں تھا۔ چوتھی صدی میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے دشمن ابو شیخ نے اس کو ذکر کیا۔ امام صاحب کو ضال اور مضل کہتا رہا۔

جواب:

اللہ لعنت بھیجے ان پر جو ایسی بات کہتے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ جید فقیہ اور محدث ہیں مرقاۃ شرح مشکوۃ میں کہتے ہیں من صلی علی عند قبری سمعتہ بسند جید ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتا ہے بسند جید تو کہتا ہے سند ہی نہیں ہے۔ میں تیری گل مناں یا ملا علی قاری دی مناں؟ اپنی اوقات تے ویکھ! بسند جید

www.ahnafmedia.com

کسے کہتے ہیں؟ جس کی سند ثابت ہو یا نہ ہو؟

سوال:

جب مردے سنتے ہیں تو پھر حضرت گنگوہی نے الکوکب الدری میں، حضرت کشمیری نے فیض الباری میں، حضرت عزیز الرحمان نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں، مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ، مولانا ظفر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ نے اس کے عدم سماع پر فتویٰ کیوں دیا؟

جواب:

خدا جھوٹوں پر لعنت بھیجے۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں یہ بات موجود ہے فتاویٰ رشیدیہ میں یہ بات موجود ہے۔ مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ عام مردے کے سننے نہ سننے میں صحابہ کے دور سے اختلاف ہے۔ فتویٰ عدم سماع کا نہیں دیا ان میں اختلاف صحابہ سے ہے انہوں نے کہا سننے کا بھی قول ہے اور نہ سننے کا بھی قول ہے۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ دیوبند کے پہلے صدر مدرس ہیں اپنی کتاب بیاض یعقوبی میں لکھتے ہیں عہد صحابہ سے اختلاف ہے۔ اور میں ترجیح سننے کو دیتا ہوں۔ صحیح بخاری اٹھا کے دیکھ لے تیرے علم میں حدیث نہیں ہے۔ صحیح بخاری کے حاشیہ میں علامہ کرمانی نے لکھا ہے۔ امی عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انهم ليعلمون الآن۔ اور جمہور صحابہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ما انتم باسمع منهم۔ علامہ کرمانی کہتے ہیں پس امی عائشہ اس موقع پر موجود نہیں تھیں صحابہ کرام تو موجود تھے۔ جو موجود تھے وہ کہتے ہیں ما انتم باسمع منهم فرمایا۔ امی عائشہ کہتی ہیں انهم ليعلمون الآن فرمایا۔ تو جمہور صحابہ کی بات کو ترجیح ہو گی۔

ایک طرف امی عائشہ ہیں، ایک طرف جمہور صحابہ ہیں اور امی عائشہ کے

www.ahnafmedia.com

بارے میں بھی تجھے غلط فہمی ہے کہ امی عائشہ سماع موتیٰ کی قائل نہیں تھیں۔ اٹھا کے دیکھ سیرت مصطفیٰ حضرت کاندھلوی کی وہ فرماتے ہیں یہ قول غلط ہے کہ امی عائشہ سماع موتی کی قائل نہیں تھیں۔

سیرت مصطفی جلد دوم ص114

امی عائشہ سماع کی قائل تھیں، بعض نے لکھا ہے۔ حضرت کاندھلوی فرماتے ہیں امی عائشہ کا موقف سماع موتی کے قائل ہونے کا تھا۔ اگر نہ یقین آئے تو مسند احمد میں حدیث تم نے نہیں پڑھی امی عائشہ رضی اللہ عنہا خود فرماتی ہیں نبی کے روضے پر جاتی تو چادر کا اہتمام نہ کرتی حضرت ابو بکر صدیق آئے تو میں پھر بھی نہ کرتی حضرت عمر آئے تو پھر میں پردے کا اہتمام کرتی۔ مَا دَخَلْتُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ حضور تو میرے خاوند تھے صدیق تو میرے باپ تھے۔ عمر سے حیا کرتی تھی۔ اگر سماع تھا ہی نہیں حیات تھی ہی نہیں پھر حیا کا معنیٰ کیا ہوا؟

مسند احمد ص440

میں نے بات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ کی ہے تو نے چٹیں سماع موتیٰ پہ دی ہیں۔ تقریر کا عنوان کیا تھا؟[سامعین: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم]میں کہتا ہوں صحابہ کا عام مردے کے سماع میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں مردہ سنتا ہے بعض کہتے ہیں مردہ نہیں سنتا۔ لیکن انبیاء کی حیات میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو نے ابھی تک چٹ نہیں دی۔ کہ فلاں کہتا ہے نبی قبر میں زندہ نہیں۔ کوئی وہ بھی چٹ دے ناں۔ نہیں سمجھے؟ میں نے کہا ناں یہ ایسے دجل اور دھوکہ دیتے ہیں۔ حیات النبی اور سماع موتیٰ الگ ہے، امت کا سماع الگ ہے۔ عام مردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے؟ صحابہ سے اختلاف ہے لیکن نبی نہیں سنتے کوئی ایسی چٹ بھی پیش کریں۔ نہیں سمجھے؟ امت کا

www.ahnafmedia.com

اجماعی عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سماع موتیٰ؟ بولیں[سامعین: حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم] حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقی ہے اور سماع موتیٰ اختلافی ہے۔

یہ نہیں کہا کہ جو سماع موتی کا قائل نہیں اہل السنۃ سے خارج ہے۔ میں نے کہا جو نبی کی قبر میں حیات کا قائل نہیں وہ اہل السنۃ سے خارج ہے۔ کوئی ایک چٹ نبی کے سماع کے خلاف بھی دے ناں۔ یہی دجل سے کام لیتے ہیں۔ بات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو گی بحث سماع موتیٰ کی چھیڑیں گے میں تو پوری تقریر میں حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زور دے رہا ہوں۔

سوال:

مولانا صاحب دار العلوم دیوبند والوں کا عقیدہ سماع موتیٰ کے بارے میں؟

جواب:

پھر وہی بات میں کہتا ہوں حیات النبی کی بات کرو ناں اس کی چٹ ہمیں کیوں نہیں دیتے؟ پھر میرا بیٹا مان لے ناں۔ علماء دیوبند کا عقیدہ نبی قبر میں زندہ ہیں۔ نبی قبر میں؟[سامعین: زندہ ہیں] میں کہہ رہا ہوں سماع موتیٰ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں سماع موتیٰ ہے، بعض کہتے ہیں سماع موتی نہیں۔ اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری امت کا اتفاق ہے۔

سوال:

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون اس حدیث کو صحاح ستہ میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کو چوتھی صدی میں ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے جس کی کتاب طبقہ ثالثہ سے ہے۔ اس طبقہ کی حدیث کو محدثین ہرگز قبول نہیں کرتے۔ نہ عقیدہ میں نہ عمل میں۔

www.ahnafmedia.com

جواب:

لعنۃ اللہ علی الکاذبین میں ابھی تو حوالہ پیش کر رہا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو ان کی نشانیاں کہاں لکھی ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ، اگر کل کوئی مرزائی آجائے اور کہہ دے ہم اس کو حدیث کی کتاب نہیں مانتے تو مرزائیوں کو کیا جواب دو گے۔ تمہیں کس نے کہا کہ مسند ابی یعلیٰ قابل قبول نہیں ان کی حدیثوں کو نہیں مانا جاتا؟

توجہ رکھنا! میں اس لیے بات کہتا ہوں بات وہ کرو جو کرنے کی ہے غیر مقلد نہ بنا کرو۔ غیر مقلد یہ بات کہتا ہے جی صحاح ستہ میں نہیں ہے۔ تم بھی یہی کہتے ہو، کیا ساری احادیث صحاح ستہ میں ہیں؟ جب حیات النبی کی باری آئی تو صحاح ستہ، میں نے حدیث پڑھی۔ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ کیا یہ ساری صحاح ستہ میں نہیں ہے؟ نبی اللہ حی یرزق کیا یہ صحاح ستہ میں نہیں ہے؟ جو صحاح ستہ میں ہے تُو تو وہ بھی نہیں مانتا۔ میں نے تو صحاح ستہ والی پڑھی ہے چل اوہ ہی من لے، تُوں نہ منن دی قسم چکی اے۔ اجماع کا منکر مانے گا نہیں، ضدی ہے۔

سوال:

”اعلان حق“ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں؟ کہتے ہیں یہ سب غلو ہے نماز ان کے پیچھے بلا کراہت ہوتی ہے۔

جواب:

یہ کب کی بات ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار انہوں نے کھل کر نہیں کیا تھا۔ آج دار العلوم کراچی میں تم جاؤ وہاں داخلہ فارم موجود ہے اس میں لکھا ہوا ہے اگر حیات النبی کو مانتا ہے تو داخلہ ملے گا اگر نہیں

www.ahnafmedia.com

مانتا تو داخلہ ہی نہیں ملے گا۔ دار العلوم کراچی کا فارم چھپا ہے مماتی تقیہ کر کے فارم پُر کرتا ہے۔ پھر وہاں سے دورہ حدیث کر کے آتا ہے کہ میں مفتی تقی عثمانی صاحب کا شاگرد ہوں۔ جب ہم کہتے ہیں مفتی اعظم کا فتویٰ مان لے، معارف القرآن میں لکھا ہے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ کہتا ہے کیوں؟ مفتی اعظم دا کوئی کلمہ پڑھیا اے؟ اب نہیں مانتا۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے جو لکھا ہے کہ حضور کی قبر پر کہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا مانگیں ہمارے لیے، یہ جائز ہے۔ من لے مفتی اعظم دا فتویٰ! کہندا اے میں کیوں مناں؟ کیسی سینہ زوری ہے!

سوال:

کہتا ہے ساہڑی میں احمد سعید نے چیلنج کیا تھا ایک سو بیس روایات پیش کرتا ہوں جن میں نہ سننے کی دلیل ہے تو سنا ہے آپ نے جواب نہیں دیا۔

جواب:

لعنة الله علی الکاذبین میں نے تو احمد سعید کا وڈیو سی ڈی میں دو گھنٹے آپریشن کیا ہے اس خبیث نے آج تک جواب نہیں دیا۔ اگر احمد سعید کا چیلہ یہاں پر بیٹھا ہو احمد سعید کو مناظرے پر تیار کرو۔ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں۔ جو تاریخ آپ طے کریں گے وہ تاریخ میری طرف سے فائنل ہے میں نہیں کہوں گا کہ میرا جلسہ ہے۔ میں جلسہ ختم کر دوں گا میں، دس پندرہ دن کا وقفہ ہو، کہ مجھے آنے میں آسانی ہو۔ تسی کہو جی احمد سعید آیا اے تو وی آجا۔

میری بات سمجھے ہو؟ جو تاریخ احمد سعید ملتانی دے دے وہ تاریخ میری طرف سے فائنل ہے مدرسہ تیرا، جگہ تیری، احمد سعید تیرا جہاں جی چاہے رکھ لے میں احمد سعید سے مناظرہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔ [نعرے] میری کوئی شرط نہیں

www.ahnafmedia.com

ہے بلا شرط بس پندرہ دنوں کا وقفہ دینا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ملک سے باہر ہوں تسی کہو جی تاریخ رکھی اے آوندا نہیں پیا۔ میں کہتا ہوں تمہیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں میرے دن میں دو جلسے تین جلسے رات دن اندرون وبیرون میں اپنے مسلک کی حفاظت و وکالت پوری دنیا میں کرتا ہوں۔ تمہیں پوچھتا کوئی نہیں ہے، تم تو فارغ بیٹھے ہو۔ لیکن چتروڑی کے ہے جو تاریخ طے کرو پندرہ دن کا وقفہ ہو مجھے منظور ہے۔ اب میں انتظار کروں گا۔ یہ مولانا میری طرف سے نمائندہ ہیں، مولانا ہمارے ضلع کے امیر ہیں اور نمائندہ ہیں اور تبلیغی نمائندے ہیں جس میں کوئی جھوٹ کی بات نہیں ہے۔

سوال:

جن لوگوں نے مسجدوں کے باہر لکھا ہوتا ہے تبلیغی جماعت کا داخلہ منع ہے ان لوگوں کا کیا حال ہے؟

جواب:

ان کا وہی حال ہے جو منکرین کا ہوتا ہے اور یہ ذہن میں رکھو اشاعۃ التوحید کے ایک مولوی عبدالوکیل نے کتاب لکھی ہے کتاب کا نام ہے تحفۃ الاشاعۃ فی اصول التبلیغ والدعوۃ اس پر اشاعۃ التوحید کے امیر مولانا طیب طاہر نے تقریظ لکھی ہے کہ یہ کتاب ٹھیک ہے۔ اس میں پچیس دلائل دیے ہیں تبلیغی جماعت کے غلط ہونے پر۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھو تبلیغ والو! پچیس دلیلیں! اور یہ لکھا ہے کہ میں مولانا شیخ زکریا رحمہ اللہ کی وہ عبارتیں پیش کرنے لگا ہوں کہ جس سے کفر وشرک کی بو آتی ہے۔

اشاعۃ التوحید والے کہتے ہیں کہ شیخ زکریا کی عبارتوں سے کفر وشرک کی بو آتی ہے۔ بتا ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیے؟ ان کو عُشر، گندم اور قربانی کی کھالیں دو

www.ahnafmedia.com

گے؟ یہ جو حضرت شیخ زکریا رحمہ اللہ کو شرک کے قریب کہتا ہے۔ اللہ ہم سب کو بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعا

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

اے اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمادے۔

اے اللہ خطاؤں سے در گزر فرمادے۔

اے اللہ جائز حاجات کو پورا فرمادے۔

اے اللہ مشکلات کو دور فرمادے۔

عافیت کے ساتھ دین کی خدمت کے لیے قبول فرما۔

اے اللہ اس مدرسہ کو ظاہری اور باطنی ترقی عطا فرمایا۔

جو حضرات تشریف لائے ہیں جو خواتین ہماری مائیں بہنیں تشریف لائی ہیں، اے اللہ ان تمام کا آنا اپنے فضل و کرم سے قبول فرما۔

اے اللہ ہم سب کو مسلک اہل السنۃ والجماعۃ پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ جو مانگ سکے وہ بھی عطا فرما جو نہیں مانگ سکے وہ بھی عطا فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

www.ahnafmedia.com

صاحبِ تالیف

نام: محمد الیاس گھمن

ولادت: 12-04-1969

مقام ولادت: 87 جنوبی، سرگودھا

تعلیم: حفظ القرآن الکریم: جامع مسجد بوہڑ والی، گکھڑ منڈی، گوجرانوالہ

ترجمہ وتفسیر القرآن: امام اہل السنۃ والجماعۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ

مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ

درس نظامی: (آغاز) جامعہ بنوریہ کراچی، (اختتام) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

تدریس: (سابقا) معہد الشیخ زکریا، چپاٹا، زمبیا، افریقہ ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مناصب: سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ، پاکستان

چیف ایگزیکٹو احناف میڈیا سروس ، سرپرست احناف ٹرسٹ انٹرنیشنل

تبلیغی اسفار: ساؤتھ افریقہ، ملاوی، زمبیا، کینیا، سنگاپور، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات ، یمن ، بحرین

تصانیف: عقائد اہل السنۃ والجماعۃ ، اصول مناظرہ ، فضائل اعمال اور اعتراضات کا علمی جائزہ

نماز اہل السنۃ والجماعۃ ، فرقہ اہل حدیث پاک وہند کا تحقیقی جائزہ

شہید کربلا اور ماہ محرم ، قربانی کے فضائل ومسائل، صراط مستقیم کورس (بنین، بنات)

فرقہ سیفیہ کا تحقیقی جائزہ ، جی ہاں! فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے، حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ

فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ، فرقہ جماعت المسلمین کا تحقیقی جائزہ، خطبات متکلم اسلام

مضامین متکلم اسلام، مجالس متکلم اسلام، مواعظ متکلم اسلام (برائے خواتین)

بیعت وخلافت: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

امین العلماء، قطب العصر حضرت اقدس مولانا سید محمد امین شاہ رحمہ اللہ

اصلاح وارشاد: خانقاہ اشرفیہ اختریہ، 87 جنوبی، سرگودھا

www.ahnafmedia.com